
P-7

روزنامہ جنوبی سہارا بنگلورو

DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU

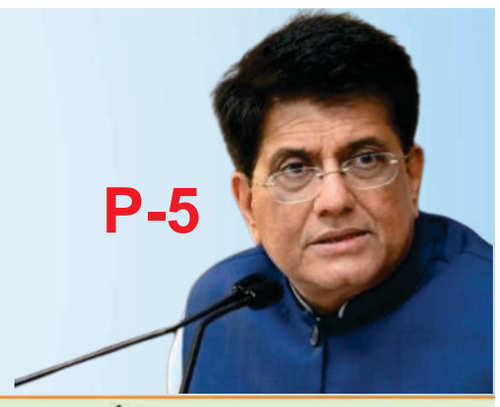
P-5

Tuesday 17 November 2026 | Pages - 8 | Rs. 5/- | Vol - 2 | Issue - 428 | RNI No.: KNURD/25/A2296 | dailyjunubisahaara@gmail.com | www.junubisahaara.com | منگل، ۶ / جمادی الثانی 1448

سونیا گاندھی کی خودنوشت 'بی لانگنگ: اے جرنی آف لو' کی رسم اجرا

خاندان کے تعلق سے پھیلائی جانے والی غیر حقیقی کہانیوں کا جواب دینے کے لیے کتاب تحریر کی: سونیا گاندھی







نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس پارلیمانی پارٹی کی صدر سونیا گاندھی نے کہا کہ انہوں نے اپنی خودنوشت ''A Journey:Belonging of Love'' اس مقصد سے تحریر کی ہے کہ ان کے خاندان کے بارے میں پھیلائی جانے والی غیر حقیقی اور بے بنیاد کہانیوں کے جواب میں اپنے تجربات اور خاندان کے متعلق اپنا مؤقف عوام کے سامنے پیش کرسکیں۔ نئی دہلی میں پیر کے روز اپنی کتاب کی رسمِ اجرا کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے سونیا گاندھی نے کہا کہ ان کی ساس، شوہر، بیٹے، بیٹی اور خود ان کے بارے میں کئی ایسی باتیں کہی جارہی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خاندان کے بارے میں جو کچھ بیان کیا جارہا ہے، اس میں سے بیشتر باتیں حقیقت سے دور ہیں اور ان کی خاندانی زندگی کی حقیقی تصویر پیش نہیں کرتیں۔ سونیا گاندھی نے کہا کہ خاندان کے بارے میں تکلیف دہ اور غیر حقیقی باتوں کے پیش نظر انہوں نے ضروری سمجھا کہ اپنے تجربات اور مشاہدات کو قلم بند کریں تاکہ قارئین ان کے خاندان کی زندگی کو ان کی اپنی نظر سے بھی سمجھ سکیں۔

انہوں نے اپنی کتاب کو ملنے والی پذیرائی اور عوام کی محبت پر اظہارِ تشکر کرتے ہوئے کہا کہ انہیں کتاب کے تعلق سے لوگوں کے مثبت ردعمل، تبصروں اور خریداری سے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ ناقدین کی آرا کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تنقید بھی ضروری ہے، اگرچہ بعض تبصرے نامناسب نوعیت کے بھی رہے ہیں۔ کتاب کی رسمِ اجرا کی تقریب میں ان کے فرزند اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی اور دختر و کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا بھی موجود تھے۔ اس موقع پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، کرناٹک کے چیف منسٹر ڈی کے شیوکمار، تمل ناڈو کے چیف منسٹری جوزف وجئے، جموں کشمیر کے چیف منسٹر عمر عبداللہ، جھارکھنڈ کے چیف منسٹر ہیمنت سورین اور ہماچل پردیش کے چیف منسٹر سکھوندر سنگھ سکھو سمیت مختلف سیاسی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی۔ تقریب میں سابق نائب صدر جمہوریہ حامد انصاری، پنجاب کے سابق چیف منسٹر امریندر سنگھ، جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر فاروق عبداللہ، کانگریس کے سینئر رہنما کے سی وینوگوپال، پی چدمبرم اور ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی بھی موجود تھے۔

تمل ناڈو میں برڈ فلو کا خطرہ

40 ہزار مرغیاں تلف، 3 ماہ تک برائلر فارمنگ پر پابندی عائد

چنئی: (ایجنسی) تمل ناڈو میں برڈ فلو کے خطرے کے پیش نظر احتیاطی اقدامات تیز کر دیے گئے ہیں۔ ریاست کے ضلع کڈلور کے ایک پولٹری فارم میں ایچ 5 این 1 وائرس کی تصدیق کے بعد تقریباً 40 ہزار مرغیاں تلف کر دی گئی ہیں، جبکہ متاثرہ علاقے میں تین ماہ تک برائلر مرغیوں کی پرورش پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ حکام نے ریاست بھر میں نگرانی اور بچاؤ کے اقدامات سخت کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ریاست کے ڈائریکٹر صحت ڈاکٹر سوم سندرم نے بتایا کہ اب تک تمل ناڈو میں انسانوں کے اندر برڈ فلو کے انفیکشن کا کوئی معاملہ سامنے نہیں آیا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ خوف زدہ ہونے کے بجائے احتیاط برتیں اور محکمہ صحت کی ہدایات پر عمل کریں۔ اطلاعات کے مطابق ضلع کڈلور میں کُرنجی پڈی کے قریب واقع ایک پولٹری فارم میں بڑی تعداد میں مرغیوں کی موت کے بعد برڈ فلو کا شبہ ظاہر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد متاثرہ مرغیوں کے نمونے جانچ کے لیے مدھیہ پردیش کے شہر بھوپال میں واقع نیشنل لیبارٹری بھیجے گئے۔ جانچ رپورٹ میں نمونے ایچ 5 این 1 ایویئن انفلوئنزا وائرس سے متاثر پائے گئے۔ انفیکشن کی تصدیق ہوتے ہی متاثرہ علاقے میں وائرس کی روک تھام کے لیے کارروائی شروع کر دی گئی اور تقریباً 40 ہزار مرغیوں کو تلف کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ کُرنجی پڈی کے متاثرہ علاقے میں تین ماہ تک برائلر مرغیوں کی پرورش پر پابندی لگا دی گئی ہے، تاکہ وائرس کو مزید پھیلنے سے روکا جا سکے۔ اس سے قبل چنئی کے ونڈلور چڑیا گھر میں بھی پرندوں کے اندر انفیکشن کا پتہ چلنے کے بعد اسے چند ہفتوں کے لیے بند کر دیا گیا تھا۔ دوسری طرف ریاست میں انڈوں کی پیداوار کے بڑے مرکز نمکل میں بھی نگرانی بڑھا دی گئی ہے اور پولٹری سیکٹر کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ڈاکٹر سوم سندرم نے عوام کو خبردار کیا ہے کہ وہ کسی بھی مردہ پرندے کو براہ راست ہاتھ نہ لگائیں۔ اگر کسی شخص میں انفیکشن سے متعلق علامات ظاہر ہوں تو اسے تاخیر کیے بغیر ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔ برڈ فلو بنیادی طور پر پرندوں کو متاثر کرنے والی بیماری ہے، تاہم متاثرہ پرندوں، ان کے فضلہ، جسمانی رطوبتوں یا آلودہ ماحول کے براہ راست رابطے میں آنے سے انسانوں میں بھی انفیکشن منتقل ہو سکتا ہے۔ اس لیے بیمار یا مردہ مرغیوں اور دیگر پرندوں کے رابطے میں آنے والے افراد کو خصوصی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔

گرفتاری کے وقت اعظم خان کو وجوہات بتائی گئی تھیں یا نہیں؟

الہ آباد۔ (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ نے سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اور اتر پردیش کے سابق کابینی وزیر محمد اعظم خان کی گرفتاری کے معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) سے حلف نامہ طلب کیا ہے۔ عدالت نے ای ڈی کو منگل تک یہ واضح کرنے کی ہدایت دی ہے کہ آیا اعظم خان کو 31 اکتوبر کو منی لانڈرنگ کے معاملے میں گرفتار کرتے وقت گرفتاری کی وجوہات بتائی گئی تھیں یا نہیں۔ معاملے کی اگلی سماعت منگل کو ہوگی، جس میں عدالت مناسب حکم صادر کرسکتی ہے۔ جسٹس راجیو گپتا اور جسٹس دیویندر سنگھ پر مشتمل بنچ نے یہ ہدایت اعظم خان کی اس عرضی پر سماعت کے دوران دی، جس میں انہوں نے ای ڈی کی جانب سے اپنی گرفتاری کو چیلنج کیا ہے۔ سماعت کے دوران ای ڈی کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل زہیب حسین نے عدالت کو بتایا کہ گرفتاری کے وقت ایجنسی کے افسران نے تین سے چار مرتبہ اعظم خان کو گرفتاری کی وجوہات بتانے اور ان کی تحریری تصدیق حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

این ڈی اے کو محض 320 اراکین پارلیمنٹ کی حمایت

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکز میں برسراقتدار 'نیشنل ڈیموکریٹک الائنس' (این ڈی اے) اب حد بندی اور خواتین ریزرویشن سے متعلق ترمیمی بل منظور کرانے کے لیے اپنی پوری طاقت جھونکتا نظر آرہا ہے۔ اطلاع کے مطابق آئندہ سرمائی اجلاس میں یہ بل پیش کیا جاسکتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس بل کو منظور کرانے کے لیے این ڈی اے کو لوک سبھا میں دو تہائی اکثریت کا ہدف حاصل کرنا ہوگا۔ راشٹریہ لوک دل کے سینئر لیڈر کے سی تیاگی کا کہنا ہے کہ ''حد بندی بل اور خواتین سے متعلق بل، دونوں پیش کیے جانے کا امکان ہے۔ این ڈی اے پوری طاقت کے ساتھ انہیں منظور کرانے کی کوشش کرے گا۔ ہمیں امید ہے کہ یہ بل پاس ہو جائے گا۔ کانگریس سمیت اپوزیشن کے بارے میں انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ حد بندی اور خواتین سے متعلق بل کی مخالفت کر کے کانگریس عوام میں اپنی ساکھ کمزور کرے گی۔''







کامارپیڈی میں 797 مستحقین کو نئی آسرا پنشن منظور

مزید 200 درخواستوں کی جانچ کا عمل جاری، ہر مستحق فرد تک فلاحی اسکیموں کے ثمرات پہنچانا کانگریس حکومت کا مقصد ہے: سرکاری مشیر محمد علی شبیر



کامارپیڈی، 16 نومبر (سید کوثر علی کی رپورٹ) ریاستی حکومت غریبوں، معمرین، بیواؤں، معذوروں اور تنہا خواتین کو معاشی تحفظ فراہم کرنے کے ساتھ ہر مستحق فرد تک فلاحی اسکیموں کے ثمرات پہنچانے کے مقصد سے کام کر رہی ہے۔ یہ بات ریاستی حکومت کے مشیر محمد علی شبیر نے کہی۔ پیر کے روز کامارپیڈی میونسپل دفتر میں منعقدہ تقریب کے دوران انہوں نے نئے منظور شدہ آسرا پنشن مستحقین میں تقسیم کیے۔ اس موقع پر انہوں نے بتایا کہ کامارپیڈی میونسپل حدود میں مختلف زمروں کے تحت ریاستی حکومت نے جملہ 797 نئی آسرا پنشنیں منظور کی ہیں۔ ان میں معمرین، بیواؤں، معذوروں اور تنہا خواتین کے علاوہ دیگر مستحق افراد شامل ہیں۔ محمد علی شبیر نے کہا کہ معاشی طور پر کمزور خاندانوں کے لیے پنشن ایک بڑا سہارا ہے۔ بالخصوص عمر رسیدہ افراد، شوہر سے محروم خواتین اور معذور افراد کو باعزت زندگی گزارنے میں پنشن سے کافی مدد ملتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کامارپیڈی میونسپل حدود میں مزید 200 سے زائد افراد نے پنشن کے حصول کے لیے درخواستیں اور نمائندگی پیش کی ہیں۔ متعلقہ عہدیداروں کے ذریعہ ان درخواستوں کی جانچ کرواتے ہوئے سرکاری قواعد کے مطابق تمام اہل افراد کو پنشن منظور کروانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کوئی بھی مستحق شخص سرکاری فلاحی اسکیموں سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ شبیر علی نے کہا کہ چیف منسٹر ریونت ریڈی کی قیادت میں کانگریس حکومت فلاح و بہبود اور ترقی کو یکساں اہمیت دے رہی ہے۔ انتخابی وعدوں کو مرحلہ وار پورا کرتے ہوئے عوام کی معاشی حالت بہتر بنانے کے لیے مختلف اسکیموں پر عمل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مہالکشمی اسکیم کے تحت خواتین کو مفت بس سفر، غریبوں کو 500 روپے میں گیس سلنڈر، گروہ جیوتی کے تحت 200 یونٹ مفت بجلی، اندراماں مکانات، راجیو آروگیہ شری، رعیتو بھروسہ، کسانوں کے قرضوں کی معافی اور باریک چاول کی تقسیم جیسی اسکیموں کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کامارپیڈی حلقہ کی ترقی کے لیے حکومت خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ تعلیم، طب، سڑکوں، پینے کے پانی اور بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لیے فنڈز جاری کیے جا رہے ہیں۔ امروت اسکیم کے تحت تقریباً 93 کروڑ روپے سے پینے کے پانی کی سہولتوں کو بہتر بنانے کے علاوہ تالابوں کی ترقی، سڑکوں اور ڈرینج نظام کی بہتری کے اقدامات بھی کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے پنشن حاصل کرنے والے مستحقین کو مشورہ دیا کہ وہ اس رقم کو روزمرہ ضروریات، ادویات اور دیگر بنیادی اخراجات کے لیے استعمال کریں۔ عوامی مسائل کی یکسوئی اور کامارپیڈی کی مجموعی ترقی کے لیے وہ ہمیشہ دستیاب رہیں گے۔ اس موقع پر میونسپل چیئرپرسن اپا اُمارانی سرینواس، لائبریری چیئرمین مدّی چندر کانت ریڈی، ریاستی یوتھ کانگریس قائد محمد الیاس، ٹاؤن کانگریس صدر آئیرینی سندیپ، گوڑم سرینواس ریڈی، محمد اسحاق شیرو کونسلر، سید انور احمد کونسلر، سدھاکر ریڈی، رام موہن، ماجد، واجد کونسلر، بھوپتی، امجد کونسلر، سید اسرار احمد، لڈو، بنٹو وینکٹ راؤ، گمپا پرساد، عظمت، سید مبشر علی، عبدالقدیر، اور دیگر کانگریس قائدین، کارکنان اور عہدیداران موجود تھے۔

ضلع کلکٹریٹ میں پرجاوانی پروگرام کا انعقاد، ایڈیشنل کلکٹر کی ہدایتیں

بھینسہ: 16 نومبر (جاوید ساحل رجنوبی سہارا) عہدیداران کو کو چاہیئے کہ پرجاوانی میں عوام کی جانب سے کئی گئی شکایتوں اور مسائل کی یکسوئی کیلئے فوری اقدامات کریں۔ تاکہ عوام کو وقت مقرر میں شکایتوں کا ازالہ کیا جاسکے۔ ان خیالات کا اظہار ایڈیشنل کلکٹر لوکل باڈیز بی وینکٹیشور لو نے آج پرجاوانی پروگرام کے موقع پر عہدیداران کو ہدایتیں جاری کرنے کے دوران کیا ۔ضلع کلکٹریٹ دفتر میں آج پرجاوانی پروگرام عوامی شکایتی دربار کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ جہاں ایڈیشنل کلکٹر بی وینکٹیشورلو اور ایڈیشنل کلکٹر ویونیو وینکٹ مادھوراؤ دیگر ضلعی عہدیداران نے عوامی شکایتیں سماعت کی ۔پرجاوانی پروگرام کے دوران عوام کی جانب سے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، اندیرماہاؤسنگ اسکیم، پنشن اور زمین سے متعلق معاملات پر اپنی درخواستیں جمع کرائیں۔ جبکہ اس موقع پر کلکٹریٹ میں بچوں کے مسائل پر ایک خصوصی کاؤنٹر بھی پرجاوانی کی شکل میں منعقد کیا گیا ۔جہاں متعدافراد نے بچوں کے متعلق اپنے مطالبات اور شکایتیں پیش کی ۔اس موقع پر اے وانی پرساد، اسپورٹس اتھارٹی آف تلنگانہ کی وائس چیئرمین و مینجنگ ڈائریکٹر اسے سونی بالا دیوی اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں کے ہمراہ ضلع کلکٹرس کے ساتھ ویڈیو کانفرنس منعقد کرتے ہوئے کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ محبوب نگر کلکٹریٹ کے ویڈیو کانفرنس ہال سے ضلع کلکٹر خوشبو گپتا نے اجلاس میں شرکت کی۔ وزیر واٹکی سری ہری نے کہا کہ ہر ضلع میں کھیلو انڈیا پروگرام کو تہوار کے ماحول میں منعقد کیا جائے۔ چونکہ اس پروگرام میں وزیر اعظم کی شرکت بھی متوقع ہے، اس لیے تمام انتظامات کو غیر معمولی اہمیت دی جائے اور کسی بھی مرحلے پر معمولی کوتاہی کی گنجائش نہ رکھی جائے۔ انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر اے ریونت ریڈی اس پروگرام پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں اور تمام محکمہ جات کے عہدیدار باہمی تال میل کے ساتھ کام کرتے ہوئے اسے کامیاب بنائیں۔ انہوں نے عوامی نمائندوں کی شرکت کے ساتھ افتتاحی تقریبات منعقد کرنے، شہروں کے اہم مقامات پر سیلفی پوائنٹس قائم کرنے اور کھیلوں کے تمام میدانوں کا زمینی سطح پر معائنہ کرتے ہوئے بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ ریاستی چیف سکریٹری سنجے جاجو نے کہا کہ آئندہ ایک ماہ تلنگانہ کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ایک طرف گلوبل انویسٹمنٹ سمٹ کی تیاریاں جاری ہیں تو دوسری جانب کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کے انعقاد کے لیے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے متعلقہ اضلاع کے کلکٹرس کو ہدایت دی کہ کھیلوں کے مقابلوں کے کامیاب انعقاد کے لیے تمام ضروری انتظامات بروقت مکمل کریں۔ انہوں نے بتایا کہ حیدرآباد کے علاوہ کھمم، ہنمکنڈہ، کریم نگر، نظام آباد اور محبوب نگر اضلاع میں بھی کھیلوں کے مقابلے منعقد ہوں گے۔ حکومت کا مقصد نوجوانوں کو منشیات اور دیگر بری عادتوں سے دور رکھتے ہوئے کھیلوں کی جانب راغب کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں ریاست کے تمام اقامتی اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں کھیلو انڈیا پروگرام کی تشہیر کرنے اور طلبہ و نوجوانوں کی شرکت کے ساتھ مشعل بردار ریلیاں منعقد کرنے کی بھی ہدایت دی گئی۔ چیف سکریٹری نے بتایا کہ پروگرام کے انعقاد کے لیے فی الحال ہر ضلع کو 5 لاکھ روپے جاری کیے گئے ہیں جبکہ مزید 15 دنوں میں اضافی 5 لاکھ روپے جاری کیے جائیں گے۔ اضلاع کی ضروریات اور تخمینوں کے مطابق مزید فنڈز بھی مختص کیے جائیں گے۔ اسپیشل چیف سکریٹری اے وانی پرساد نے بتایا کہ آٹھویں کھیلو

کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کے انعقاد کو وقار کا مسئلہ بنائیں، انتظامات میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں: واکٹی سری ہری

11 تا 22 دسمبر تلنگانہ میں آٹھویں کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کا انعقاد

محبوب نگر میں کبڈی کے مقابلے، ضلع کلکٹرس کو وسیع تر انتظامات کی ہدایت

محبوب نگر، 16 نومبر:* ریاستی وزیر کھیل و امور نوجوانان واکٹی سری ہری نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ تلنگانہ میں منعقد ہونے والے آٹھویں کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2026 کو انتہائی شاندار پیمانے پر



انڈیا یوتھ گیمز 2026 کا انعقاد 11 تا 22 دسمبر، 12 دن تک جاری رہے گا۔ ملک کی مختلف ریاستوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور مختلف اداروں کی ٹیموں سے تعلق رکھنے والے نوجوان کھلاڑی اور معاون عملہ اس میں حصہ لیں گے۔ محبوب نگر میں کبڈی کے مقابلوں کے انعقاد کے پیش نظر کھیلوں کے میدانوں، بنیادی سہولتوں، کھلاڑیوں اور کوچس کی رہائش اور ٹرانسپورٹ کے انتظامات قبل از وقت مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی۔ ویڈیو کانفرنس کے بعد ضلع کلکٹر خوشبو گپتا نے متعلقہ عہدیداروں کے ساتھ اجلاس منعقد کرتے ہوئے محبوب نگر میں کھیلو انڈیا مقابلوں کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کھلاڑیوں، کوچس اور عہدیداروں کے لیے رہائش، ٹرانسپورٹ اور انڈور اسٹیڈیم میں بیت الخلاء کی تعمیر سمیت مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کرتے ہوئے ضروری ہدایات جاری کیں۔ اس موقع پر ایڈیشنل کلکٹر (مقامی ادارہ جات) پی مدھوسودھن نائک، ڈی ایف او نوین ریڈی، اسسٹنٹ کلکٹر ٹرینی سائی شوانی، ڈی آر او اے نرملا، ڈی وائی ایس او سرینواس اور دیگر عہدیدار موجود تھے۔

کارکنوں کے ساتھ بی آر ایس قیادت سڑک حادثے میں زخمی رحمت علی کی رویندر یادو نے عیادت کی

رنگاریڈی 16 نومبر (محمد معز الدین) رنگاریڈی ضلع شادنگر حلقے کے بی آر ایس اقلیتی کارکن رحمت علی آج ایک سڑک حادثہ میں زخمی ہوئے اس سڑک حادثے میں زخمی ہوکر حیدرآباد کے ملک پیٹ یشودھا اسپتال میں زیر علاج بی آر ایس کارکن رحمت علی کی پارٹی کے سینئر قائد رویندر یادو نے عیادت کی۔ اس موقع پر انہوں نے ڈاکٹروں سے ملاقات کرتے ہوئے رحمت علی کی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ رویندر یادو نے رحمت علی کی جلد صحت یابی اور مکمل صحت کے ساتھ دوبارہ عوام کے درمیان واپسی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی آر ایس قیادت ہمیشہ اپنے کارکنوں کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ اس موقع پر کونسلر محمد اعجاز (اڈو) سید فیض اور دیگر موجود تھے۔

نوجوانوں، طلباء اور لوگوں کو پداپلی صحت مند دوڑ میں بڑی تعداد میں شرکت کرنی چاہیے

ڈسٹرکٹ کلکٹر کویا سری ہرشا، منشیات سے پاک معاشرے کی تعمیر کے مقصد سے 29 نومبر کو صحت مند دوڑ کا انعقاد



پداپلی۔16 / نومبر (امتیاز علی نصرت) ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے ضلع کے نوجوانوں، طلباء اور لوگوں سے درخواست کی ہے کہ وہ منشیات سے پاک معاشرے کی تعمیر کے مقصد سے 29 نومبر 2026 (اتوار) کو منعقد ہونے والے پداپلی ہیلتھی رن۔5K پروگرام میں بڑی تعداد میں شرکت کریں اور اسے کامیاب بنائیں۔ پیر کو ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے اپنے چیمبر میں پداپلی ہیلتھی رن۔5K پروگرام کے پوسٹر کی نقاب کشائی کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے کہا کہ اس پروگرام کا بنیادی مقصد لوگوں میں منشیات کے استعمال سے ہونے والی بیماریوں کے بارے میں بیداری پیدا کرنا ہے جس کا نعرہ "YES for LIFE, SAY NO TO Drugs" ہے۔ انہوں نے ہر ایک سے پداپلی ضلع کو منشیات سے پاک ضلع بنانے کے لیے سماجی طور پر ذمہ دار شراکت دار بننے کی اپیل کی۔ انہوں نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ منشیات سے دور رہیں اور صحت مند طرز زندگی اپنائیں اور خاندان کے افراد، دوستوں اور معاشرے کے ہر فرد کو منشیات کے استعمال کے مضر اثرات سے آگاہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس "رن اینڈ واک" پروگرام کے ذریعے منشیات کے خلاف ایک مضبوط سماجی پیغام عوام تک پہنچایا جائے۔ کلکٹر نے کہا کہ اس پروگرام میں عوام، نوجوانوں اور طلباء کو بڑی تعداد میں شرکت کرنی چاہئے اور رجسٹریشن مکمل طور پر مفت ہے۔ ہر ایک سے کہا گیا کہ وہ منشیات سے پاک معاشرے کی تعمیر کے لیے اپنی ذمہ داری سمجھ کر اس پروگرام میں شرکت کریں۔

حلقہ کے تمام مستحقین کو وظیفہ کی فراہمی کیلئے اقدامات کیئے جائیں گے، رکن اسمبلی مدہول پوار راماراؤ پٹیل کا خطاب



بھینسہ۔16 نومبر (جاوید ساحل اسٹاف رپورٹر رجنوبی سہارا) حلقہ مدہول کے تمام مستحقین کو چیوتھا اسکیم کے تحت وظیفہ کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے ہر ممکنہ اقدامات کیئے جائیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جن مستحقین کے نام اس مرحلہ میں شامل نہیں ہوئے ہیں وہ مزید درخواستیں داخل کریں۔ ان خیالات کا اظہار رکن اسمبلی مدہول پوار راماراؤ پٹیل نے آج بھینسہ منڈل کے مستحقین میں چیوتھا اسکیم کے تحت منظور کردہ وظیفہ کے سرٹیفکیٹ کی تقسیم کرنے کے دوران کیا۔ رکن اسمبلی مدہول پوار راماراؤ پٹیل کے ہاتھوں آج ایک تقریب میں فنکشن ہال میں چیوتھا اسکیم کے تحت بھینسہ منڈل کے 637 مستحقین میں وظیفہ کی منظوری کے سرٹیفکیٹ کی تقسیم عمل میں آئی۔ اس موقع پر ایم پی ڈی او بھینسہ نیرج کمار سرپنچ، نائب سرپنچ مختلف قائدین عبدالرزاق، پنڈت راؤ پٹیل، بی گنگا دھر کے علاوہ دیگر، عہدیداران اور مستحقین کی کثیر تعداد موجود تھی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے رکن اسمبلی مدہول پوار راماراؤ پٹیل نے کہا کہ اس اسکیم میں ایسے افراد کو ناموں کو حذف کیا ہے گیا ہے جن کے پاس کار، آٹو رکشہ اور ٹراکٹر موجود ہیں، جبکہ یہ افراد اپنی روزگار کیلئے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گذشتہ دس سالوں سے وظیفہ کی فراہمی کو لیکر مستحقین اور غریب افراد کو زبردست مشکلات کا سامنا تھا۔ اور ایسے کئی افراد بھی اس میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستحقین فوری اپنی درخواستیں داخل کریں۔ انہوں نے اس موقع پر اس بات کا تیقن دیا کہ وہ ہر ممکنہ کوشیش کرتے ہوئے حکومت سے نمائندگی کریں گے اور تمام مستحقین کو وظیفہ کی فراہمی کیلئے اپنا اہم رول ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مستحقین کو مشورہ دیا کہ جو افراد کو وظیفہ کی منظوری نہیں ہوئی ہے وہ ابھی بھی درخواستیں داخل کریں۔ اور کہا کہ تمام مستحقین کو وظیفہ کی منظوری کروانے کی کوشیش کی جائیگی۔ انہوں نے کہا کہ مدہول کی عوام نے جو موقع دیا اس کو بہ خوبی نبھاتے ہوئے حلقہ مدہول کی ترقی کی راہ میں آگے بڑھ رہا ہے۔ اور تمام ترقیاتی کاموں کو انجام دیا جارہا ہے اور مزید دو سالوں میں حلقہ مدہول میں ہر ممکنہ ترقیاتوں کا مکمل کیا جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ جن افراد کو وظیفہ کیلئے مشکلات پیش آرہے ہیں جو اپنی روزی روٹی کیلئے کارٹراکٹر، آٹو خریدے ہیں ۔انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے افراد کو بھی وظیفہ کی فراہمی کی جائے۔ انہوں نے بتایا کہ چیوتھا اسکیم کے تحت حلقہ میں 4606 رافراد کو وظیفہ کی منظوری عمل میں آئی ہے ۔انہوں نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے انتخابی وعدوں پر عمل آواری کریں اور تمام اسکیمات کو فوری طور پر عوام کو مستفید کروائیں۔ اس موقع پر انہوں نے حلقہ میں کیئے جانے والے ترقیاتی کاموں کا تذکرہ کیا اور مزید ترقی کاموں کا انجام دینے کا اعلان کیا۔

ٹمریز جونیر کالج کوٹگیر بوائز 1 کے طلبہ کی کبڈی میں شاندار کامیابی



بودھن 16 / نومبر (نامہ نگار) ٹمریز جونیر کالج کوٹگیر بوائز 1 کے طلبہ نے کھیلوں کے میدان میں بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے اوپن اسٹیٹ چیمپئن شپ کبڈی مقابلوں میں انعام اول حاصل کرکے ادارے کا نام روشن کیا۔ اس مقابلے میں طلبہ نے اپنی بہترین کھیل کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور کامیابی حاصل کی۔ اس موقع پر کالج کے پرنسپل کے جے پال طلباء کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیل کود بھی طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے بے حد ضروری ہیں۔ کھیلوں سے طلبہ میں جسمانی صحت، نظم وضبط، خود اعتمادی اور ٹیم ورک کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اس موقع پر پی ڈی سنجو کمار عابد پاشاہ افضل حسین عمر خان عامر محی الدین رویندر محمد عبداللہ قریشی سوجتا کے علاوہ دیگر طلباء موجود تھے۔

آئی جے یو انتخابات میں نارائن پیٹ کے صحافیوں کا شاندار مظاہرہ

نارائن پیٹ 16 /نومبر (محمد ارشد فیصل) انڈین جرنلسٹس یونین (آئی جے یو) کے انتخابات میں ضلع نارائن پیٹ کے صحافیوں نے نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے قومی اور ریاستی سطح پر اپنی نمائندگی درج کرائی ہے۔ ضلع کے تین صحافی قومی ممبران جبکہ چار صحافی ریاستی کونسل کے لیے منتخب ہوئے ہیں۔ ایک ہی ضلع سے سات صحافیوں کا مختلف سطحوں پر منتخب ہونا صحافتی حلقوں کے لیے باعثِ مسرت و افتخار بن گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق آئی جے یو کے قومی ممبران کی حیثیت سے وارادھی نوین کمار، اوٹی راج شیکھر اور کوگی موہن منتخب ہوئے، جبکہ ریاستی کونسل کے ارکان کے طور پر سری دھر سرگم، محمد ظہیر صوفی، اوٹکورایلا ریڈی اور مکتھل وجے کمار گوڑنے کامیابی حاصل کی۔

ورنگل کے مٹھواڑہ اور انتصار گنج پولیس اسٹیشن حدود میں آپریشن چبوترا، خصوصی تلاشی مہم

32 ٹو ہیلر ضبط، ای چالان کیخلاف 30 مقدمات درج، ورنگل سنٹرل زون ڈی سی پی دھارا کویتا



ورنگل۔/16 نومبر (محمد عبدالعلیم) ورنگل پولیس کمشنر این شویتا آئی پی ایس کی ہدایت پر سنٹرل زون ڈی سی پی دھارا کویتا کی نگرانی میں ہفتہ کی شب مٹھواڑہ اور انتصار گنج پولیس اسٹیشنوں کے حدود میں آپریشن چبوترا منعقد کیا گیا۔ اس آپریشن کے تحت پولیس نے آٹھ خصوصی ٹیمیں تشکیل دیتے ہوئے رنگم پیٹ، آٹو نگر، رامنا پیٹ، منڈی بازار، ریلوے اسٹیشن، سبزی منڈی، گرما جی پیٹ، لکشمی پورم، بس اسٹینڈ، وینکٹ رام جنکشن، چار باؤلی، نظام پورہ، مولالی، ڈی مارٹ علاقہ، ایل بی نگر، شانتی نگر، ٹیچرس کالونی، نوایوگ کالونی، کاشی بگہ، تلک روڈ، اوٹی روڈ، پدم نگر کالونی اور وویکا نند کالونی سمیت مختلف علاقوں میں خصوصی تلاشی مہم چلائی گئی۔ اس دوران گاڑیوں کی جانچ، ڈرنک اینڈ ڈرائیو کی تلاشی، عوامی مقامات پر شراب نوشی کرنے والوں کے خلاف کارروائی اور مشتبہ افراد کی جانچ کی گئی۔ مٹھواڑا پولیس اسٹیشن کے حدود میں مناسب دستاویزات نہ رکھنے والی 32 ٹو ہیلر گاڑیاں ضبط کی گئیں۔ عوامی مقامات پر شراب نوشی کرنے والوں کے خلاف 9 مقدمات درج کیے گئے۔ ڈرنک اینڈ ڈرائیو کے تحت 16 مقدمات درج کیے گئے۔ لاپرواہی اور تیز رفتار ڈرائیونگ پر 3 ای چالان مقدمات درج کیے گئے۔ دو بیلٹ شاپس پر دھاوے کرتے ہوئے تقریباً 10 ہزار روپے مالیت کی شراب ضبط کی گئی۔ سات روڈی شیٹرس اور سات مشتبہ افراد کی جانچ کی گئی۔ اسی طرح انتصار گنج پولیس اسٹیشن کے حدود میں عوامی مقامات پر شراب نوشی اور ای چالان کی خلاف ورزیوں کے سلسلے میں 30 مقدمات درج کیے گئے۔ ڈرنک اینڈ ڈرائیو کے تحت 12 مقدمات درج کیے گئے۔ درست ڈرائیونگ لائسنس کے بغیر گاڑیاں چلانے والوں کے خلاف 5 مقدمات درج کیے گئے۔ جملہ 56 گاڑیاں پولیس اسٹیشن میں ضبط کی گئیں۔ چار روڈی شیٹرس اور پانچ مشتبہ افراد کی جانچ کی گئی۔ اس موقع پر سنٹرل زون ڈی سی پی دھارا کویتا نے کہا کہ مستقبل میں آپریشن چبوترا جیسی مہمات مزید مؤثر انداز میں چلائی جائیں گی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ عوامی مقامات پر شراب نوشی، شراب پی کر گاڑیاں چلانے اور غیر سماجی سرگرمیوں سے گریز کریں اور امن وقانون کی برقراری میں پولیس سے تعاون کریں۔ اس آپریشن میں مٹھواڑا انسپکٹر کرونا کر، ملزکا لونی انسپکٹر منگی لال، ٹاسک فورس انسپکٹرس راجا گوپال، کرانتی کمار، کیو آر ٹی عملہ اور انتصار گنج وملزکا لونی پولیس اسٹیشنوں کے تقریباً 50 ملازمین نے حصہ لیا۔

عالمی یوم ذیابیطس پر شعور بیداری ریالی، 320 افراد کے مفت طبی معائنے: ڈاکٹر اجیت محمد

ورنگل۔/16 نومبر (محمد عبدالعلیم) عالمی یوم ذیابیطس کے موقع پر جے پی این روڈ پر واقع عثمانیہ ہاسپٹل کے زیر اہتمام ذیابیطس سے متعلق عوام میں شعور بیدار کرنے کیلئے ریالی نکالی گئی۔ ہاسپٹل کے سربراہ ڈاکٹر اجیت محمد کی قیادت میں نکالی گئی یہ ریالی جے پی این روڈ سے شروع ہوکر پوچما میدان جنکشن تک پہنچی۔ ریالی کا آغاز نیشنل آئی ایم اے کنوینر اور تلنگانہ آئی ایم اے کے سابق صدر ڈاکٹر پی۔ کالی پرساد راؤ نے ہری جھنڈی دکھا کر کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ مناسب غذا، باقاعدہ ورزش، وزن پر قابو اور شوگر کی مسلسل جانچ کے ذریعے ذیابیطس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اس پروگرام میں ڈاکٹر انور میاں، ڈاکٹر وینکٹ سوامی، ڈاکٹر سُرجن، ڈاکٹر دیپ سمیت دیگر ڈاکٹرس، طبی عملہ اور عوام نے شرکت کی۔ ریالی کے بعد عثمانیہ ہاسپٹل کے زیر اہتمام مفت میگا میڈیکل کیمپ منعقد کیا گیا، جس میں تقریباً 320 افراد کے شوگر، بلڈ پریشر اور ای سی جی ٹیسٹ مفت کیے گئے۔ ڈاکٹر اجیت محمد نے بتایا کہ عوام میں ذیابیطس سے متعلق شعور بیدار کرنا اور مرض کی بروقت تشخیص کی اہمیت سمجھانا اس پروگرام کا مقصد ہے۔

طالبات کی سلامتی کے معاملے میں حکومت کی غفلت ناقابل برداشت: ضلعی صدر ستیہ یادو

سرکاری میڈیکل طالبات کے ہاسٹل میں آتشزدگی پر بی جے پی ضلع صدر کا اظہارِ برہمی



نارائن پیٹ 16 / نومبر (محمد ارشد فیصل) نارائن پیٹ ضلع مستقر پر واقع سرکاری میڈیکل طالبات کے ہاسٹل میں پیش آئے آتشزدگی کے واقعہ پر بی جے پی کے ضلع صدر ستیہ یادو نے شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت اور متعلقہ عہدیداروں کی لاپرواہی کو تشویشناک قرار دیا۔ انہوں نے پیر کے روز ہاسٹل کا دورہ کیا اور آتشزدگی سے متاثرہ کمرے کا معائنہ کرتے ہوئے طالبات سے ملاقات کی اور حادثہ کی تفصیلات کے علاوہ ہاسٹل میں درپیش بنیادی مسائل سے واقفیت حاصل کی۔ اس موقع پر ستیہ یادو نے کہا کہ 24 طالبات کی رہائش پر مشتمل ہاسٹل میں بنیادی حفاظتی انتظامات کا فقدان انتہائی افسوسناک اور تشویشناک ہے۔ آتشزدگی کے نتیجے میں طالبات کی کتابیں، تعلیمی اسناد، شناختی کارڈز، نقد رقم اور دیگر قیمتی ذاتی اشیاء جل کر خاکستر ہوگئیں، جو ان کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب طالبات کی جان کو خطرہ لاحق ہونے کے امکانات موجود تھے تو متعلقہ حکام نے پیشگی حفاظتی اقدامات کیوں نہیں کیے؟ انہوں نے کہا کہ کسی بھی تعلیمی ہاسٹل میں آتش فرو آلات، مناسب حفاظتی انتظامات، بہتر ہوا کی آمدورفت (وینٹی لیشن) اور پینے کے صاف پانی جیسی بنیادی سہولتوں کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ افسوس کہ طالبات کی جانب سے بارہا مسائل کی نشاندہی کے باوجود ان کے حل کے لیے کوئی مؤثر اقدامات نہیں کیے گئے۔ بی جے پی ضلع صدر نے مطالبہ کیا کہ کرایہ کی عمارت میں چلائے جارہے اس ہاسٹل میں فوری طور پر تمام ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں۔

محمد یوسف آزاد کا انتقال جگتیال کی ملی وسماجی زندگی کیلئے بڑا نقصان

بی آر ایس قائد وسابق وزیر ٹی جیون ریڈی کا گہرے رنج وغم کا اظہار



جگتیال 16 نومبر (شیخ جمیل احمد) سابق امیر ملت اسلامیہ وسابق نائب صدر نشین بلدیہ محمد یوسف آزاد کے انتقال کی اطلاع ملتے ہی سابق وزیر سینئر سیاسی رہنما اور بی آر ایس جنرل سکریٹری ٹی جیون ریڈی نے مرحوم کے مکان پہنچ کر اہل خانہ اور ان کے رشتہ داروں سے ملاقات کی، انہیں پرسہ دیا اور میت کا دیدار کرتے ہوئے اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر اپنے تعزیتی بیان میں ٹی جیون ریڈی نے کہا کہ محمد یوسف آزاد گزشتہ چار پانچ دہائیوں سے جگتیال کی ملی، سماجی اور سیاسی سرگرمیوں میں سرگرم رہے۔ وہ ملت اسلامیہ کے 5 مرتبہ صدر منتخب ہوئے یوسف آزاد مسلم مسائل، اور عوام کی فلاح وبہبود اور اجتماعی مفادات کے تحفظ کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ ان کی عوامی خدمات اور سماجی وابستگی کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں دو مرتبہ مجلس بلدیہ کا کونسل منتخب کیا گیا، جبکہ ایک مرتبہ بلدیہ کے نائب صدر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم کا اچانک انتقال جگتیال کی ملی وسماجی زندگی کے لیے ایک بڑا نقصان ہے۔

نئی نسل میں فکر اقبال کے فروغ، ادبی ذوق کی آبیاری ضروری یومِ اقبال کے موقع پر مختلف قائدین کا خطاب



کامارپیڈی 16 نومبر (سید کوثر علی کی رپورٹ) شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبالؒ کے یومِ پیدائش کے موقع پر نظام آباد میں طلبہ و نوجوانوں میں فکرِ اقبال، قومی شعور اور ادبی ذوق کو فروغ دینے کے مقصد سے علامہ اقبال ویلفیئر سوسائٹی و لائبریری قلعہ نظام آباد میں 16 نومبر 11 بجے دن "یوم اقبال" کا انعقاد عمل میں آیا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو مسٹر ایم مہیندر، میونسپل کارپوریٹر وارڈ 28 نے سوسائٹی کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ مختلف علمی وفلاحی کاموں کے ذریعے نوجوانوں کی مستقبل کو تابناک بنانے کی کوششیں قابل ستائش ہے انہوں ہر ممکنہ تعاون دینے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے سوسائٹی کے بانیان سید واجد علی اور مجید عارف نظام آبادی کی کوششوں کو سراہا اور کہا کہ اس وقت کے ایم ایل اے مسٹر ستیش پوار، میونسپل کونسلر مسٹر رکمیا سے کامیاب نمائندگی کرتے ہوئے لائبریری ہال کی تعمیر عمل میں لائی گئی۔ ضلع نظام آباد کے لئے ایک مثالی کارنامہ ہے۔ مسٹر سید واجد علی، حائل، سعودی عرب نے قومی یکجہتی کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرنے کی ضرورت پر زور دیا انہوں نے کہا کہ آپسی بھائی چارے کے ذریعے ہی ملک وقوم کی ترقی ممکن ہے۔ مہمان خصوصی مسٹر سید عثمان علی شوکت، ایڈیٹر روزنامہ "فکر جمہور" و نمائندہ "آداب تلنگانہ" نے کہا کہ نئی نسل کو اقبال کے افکار و تعلیمات سے روشناس کرانے اور انہیں مطالعہ، تحریر اور تقریر کی جانب راغب کرنا از حد ضروری ہے۔ اس اجلاس کو مشیر مسرز ملک مظہر اللہ احمد انجینئر، مشیر اعلی، سید فیروز علی صدر، عظیم ملک سکریٹری، شیخ امروز نائب صدر، سید ساجد، شریک معتمد، سید ساجد خازن کے علاوہ محمد عمر بہلو سابق صدر، نے بھی مخاطب کیا۔ مہمانان خصوصی کے ہاتھوں تحریری وتقریری مقابلہ میں انعام پانے والے طلباء وطالبات کو اعزازات وانعامات تقسیم کئے گئے۔

پرجاوانی میں عوام اپنے مسائل پیش کریں 9 شکایتیں موصول

ہریش راؤ کی مبینہ بدعنوانیوں کی مکمل تحقیقات ضروری

- عوامی سطح پر جدوجہد کے ساتھ قانونی اور عدالتی راستے بھی اختیار کرنے کا اظہار،
- وزیراعظم سے ملاقات میں چیف منسٹر کا خشک سالی، کسانوں کے مسائل پر بات نہ کرنا افسوسناک
- ریاست بھر میں دورہ کا اعلان نظام آباد میں میڈیا سے کویتا کا خطاب



نظام آباد: 16/نومبر (جنوبی سہارا) تلنگانہ رکشنا سینا کی چیف کلوا کنٹلہ کویتا نے سابق وزیر ہریش راؤ سے متعلق مبینہ بدعنوانیوں کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا اور کہا کہ حقائق عوام کے سامنے لانا ضروری ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہریش راؤ کی مبینہ بدعنوانیوں کے خلاف عوامی سطح پر جدوجہد جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ قانونی اور عدالتی راستے بھی اختیار کئے جائیں گے۔ آج ضلع نظام آباد کے دورہ کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے کویتا نے کہا کہ اس معاملہ سے متعلق تمام ثبوت سی بی سی آئی ڈی اور سنٹرل ویجلنس کمیشن کو بھی روانہ کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت کا اصول ہے کہ قصوروار کوئی بھی ہو، اسے قانون کے مطابق سزا ملنی چاہئے۔ کویتا نے ریاست میں ال نینو کے اثرات کے باعث پیدا ہونے والی خشک سالی کی صورتحال پر چیف منسٹر ریونت ریڈی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ اس معاملے میں انتہائی غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر نے گزشتہ روز وزیراعظم نریندر مودی سے ملاقات کی، لیکن ریاست میں خشک سالی، کسانوں کی پریشانیوں اور فصلوں کی صورتحال سے انہیں واقف نہ کرانا حیرت انگیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر کو وزیراعظم سے ریاست کے کسانوں کے لئے امداد طلب کرنی چاہئے تھی، لیکن عوامی مسائل کو نظرانداز کیا گیا۔ اسی طرح زیرالتواء بی سی بل کا مسئلہ بھی وزیراعظم کے سامنے پیش نہ کرنا افسوسناک ہے۔ کویتا نے الزام عائد کیا کہ عوامی مسائل کے بجائے کنٹراکٹ اور کمیشن جیسے معاملات کو ترجیح دی جارہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ریاست میں خشک سالی سے متاثرہ منڈلوں کا فوری اعلان کیا جائے۔ کویتا کے مطابق متحدہ آندھرا پردیش اور تلنگانہ کے قیام کے بعد یہ پہلی مرتبہ ہے کہ کسی چیف منسٹر نے کسانوں سے فصلیں نہ بونے کو کہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر کسان فصلیں نہیں بوئیں گے تو حکومت انہیں کیا معاوضہ دے گی؟ کویتا نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ کسانوں کو فی ایکڑ 25 ہزار روپئے معاوضہ ادا کیا جائے۔ تلنگانہ رکشنا سینا کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے کویتا نے کہا کہ ان کی جماعت ہر شہری کو مفت تعلیم اور مفت طبی سہولتیں فراہم کرنے کے عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح سماج کے ہر طبقہ کو سماجی انصاف فراہم کرنا بھی ان کی جماعت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پنچا جنیم سنکلپ کے تحت جلد ہی بھیرو واہن کے ذریعہ ریاست بھر میں دورہ کا آغاز کیا جائے گا۔ کویتا نے کانگریس حکومت پر بے روزگار نوجوانوں کو گمراہ کرنے اور اب تک جاب کیلنڈر جاری نہ کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ گریجویٹ ایم ایل سی انتخابات میں عوام کو حکومت سے اس کا جواب طلب کرنا چاہئے۔ انہوں نے بی آر ایس اور بی جے پی کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ دونوں جماعتیں کانگریس حکومت سے عوامی مسائل پر سوال کرنے کے بجائے وقت گزار رہی ہیں۔ کویتا نے کہا کہ تلنگانہ رکشنا سینا عوام میں سیاسی شعور بیدار کرنے کی کوشش کررہی ہے اور گریجویٹ انتخابات میں ان کی جماعت کے امیدواروں کی حمایت کی اپیل کی۔ کویتا نے انٹرمیڈیٹ بورڈ کو ختم کرنے سے متعلق حکومت کے فیصلے کو غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس مسئلہ پر منگل کے روز تلنگانہ رکشنا سینا کی جانب سے گول میز کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی شعبہ سے متعلق اہم فیصلے تمام متعلقہ فریقوں سے مشاورت کے بعد ہی کئے جانے چاہئیں۔

کندروگ، رنندی گاؤں منڈلوں کو قحط زدہ منڈل قرار دیا جائے

ٹی آر پی شادنگر انچارج ایم اے سنتوش نے آر ڈی او کو یادداشت پیش کی

رنگاریڈی 16 نومبر (محمد معز الدین) رنگاریڈی ضلع ٹی آر پی شادنگر اسمبلی حلقہ کے انچارج ایم اے سنتوش نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کندروگ اور رنندی گاؤں منڈلوں کو قحط زدہ منڈل قرار دیتے ہوئے خشک سالی کے باعث تباہ ہونے والی فصلوں کے لیے کسانوں کو معاوضہ فراہم کیا جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے شادنگر آر ڈی او دفتر میں منعقدہ پرجاوانی پروگرام کے دوران آر ڈی او کو تحریری یادداشت پیش کی۔ اس موقع پر ایم اے سنتوش نے کہا کہ بارش کی کمی اور زراعت کے لیے درکار بجلی کی مناسب سربراہی نہ ہونے کے باعث کندروگ اور رنندی گاؤں منڈلوں میں بڑے پیمانے پر دھان کی فصلیں سوکھ گئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کسانوں نے فی ایکڑ تقریباً 45 ہزار روپے کی سرمایہ کاری کی تھی، لیکن فصل کی کٹائی کے وقت فصلیں تباہ ہونے سے وہ شدید مالی مشکلات کا شکار ہوگئے ہیں۔ قرض لے کر کھیتی کرنے والے کسان اب قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں پریشان ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر دونوں منڈلوں کو قحط زدہ قرار دے کر متاثرہ کسانوں کو فصلوں کے نقصان کا معاوضہ دیا جائے۔ اس کے علاوہ جو فصلیں اب بھی بچائی جاسکتی ہیں۔

سرکاری دواخانوں میں ادویات کی شدید قلت، غریب مریض علاج کیلئے پریشان

تقریباً 9 کروڑ روپئے کے ادویہ کے آرڈرس زیرالتوا، فوری طور پر سپلائی بحال کرنے کا مطالب

حکومت کی انتظامی غفلت کا خمیازہ غریب عوام کیوں بھگتیں؟ ریاستی صدر مائناریٹی ونگ ٹی آر ایس محمد صہیب کا بیان



حیدرآباد: تلنگانہ رکشنا سینا (ٹی آر ایس) کے قومی میڈیا ترجمان و ریاستی صدر مسلم مائناریٹی ونگ محمد صہیب نے ریاست کے سرکاری دواخانوں میں ضروری ادویات کی شدید قلت پر شدید تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ سرکاری اسپتالوں میں علاج کے لئے آنے والے غریب مریضوں کو ادویات کی عدم دستیابی کے باعث شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کے سرکاری دواخانوں کی صورتحال انتہائی ابتر ہوچکی ہے۔ مریض اسپتال پہنچتا ہے، ڈاکٹر علاج تجویز کرتا ہے، لیکن دواخانہ میں ضروری دوا ہی دستیاب نہیں ہوتی۔ بلڈ پریشر، شوگر اور گیسٹرو جیسے عام امراض کی ادویات تک سرکاری اسپتالوں میں موجود نہیں ہیں۔ جس کے نتیجہ میں مریض دوائیں خریدنے کے لئے پرائیویٹ میڈیکل اسٹورس کا رخ کرنے اور اپنی جیب سے رقم خرچ کرنے پر مجبور ہیں۔ محمد صہیب نے کہا کہ ایک طرف حکومت بجٹ کے اختصاص اور عوامی فلاح و بہبود کے بڑے بڑے دعوے کرتی ہے، لیکن دوسری طرف سرکاری اسپتالوں میں بنیادی ادویات کی عدم دستیابی صحت کے شعبہ میں حکومتی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔ اطلاعات کے مطابق تقریباً 9 کروڑ روپئے کے ادویات کے آرڈرس زیرالتوا ہیں۔ آخر ٹنڈر کے عمل میں تاخیر اور انتظامی غفلت کا خمیازہ غریب اور متوسط طبقے کے مریض کیوں بھگتیں؟ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر تمام سرکاری اسپتالوں میں ضروری ادویات کی سپلائی بحال کی جائے۔ زیرالتوا آرڈرس کی تکمیل کے لئے ہنگامی اقدامات کئے جائیں اور ہر سرکاری دواخانہ میں مریضوں کو مفت ادویات کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔

اردو کے تحفظ اور فروغ کیلئے آرکیٹیکٹ محمد عبدالرحمٰن سلیم کی کاوشیں قابل ستائش

شکاگو میں اولین کتاب "دردِ اردو" کی تقریب رونمائی اور محفلِ مشاعرہ کا شاندار انعقاد

شکاگو (الینوائے :15/نومبر (ای میل) ادب نواز شخصیات، شعراء، دوستوں اور اہلِ خانہ کی موجودگی میں آرکیٹیکٹ محمد عبدالرحمٰن سلیم کی پہلی تصنیف "دردِ اردو" کی تقریبِ رونمائی کے سلسلے میں ایک دوشنستوں پر مشتمل پُروقار ادبی وثقافتی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمانِ خصوصی قونصل جنرل آف انڈیا، عزت مآب ڈاکٹر ایم آنند پرکاش تھے۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر افضل الرحمٰن افسر اور ڈاکٹر عبدالحکیم نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ پہلی نشست کا آغاز عائشہ مدیحہ بصیر کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جس کے بعد سلیمان احمد سلیم نے قرآنِ مجید کا ترجمہ پیش کیا۔ تقریب میں کتاب کے ادبی محاسن اور مصنف کے ادبی سفر پر روشنی ڈالی گئی۔ مصنف کے صاحبزادے عدنان احمد سلیم نے اپنے والد کا تعارف کراتے ہوئے ان کی زندگی اور پہلی کتاب کی اشاعت کے سفر پر اظہارِ خیال کیا، جس کے بعد ان کی بہو کلثوم خان سلیم نے اہلِ خانہ کی نمائندگی کرتے ہوئے جذباتی کلمات پیش کیے۔ بعدازاں مصنف آرکیٹیکٹ اے آر سلیم نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ معروف اردو دانشوروں اور ادبی شخصیات جن میں جناب محبوب علی خان، جناب امین حیدر، پروفیسر مسرور قریشی، ڈاکٹر منیر الزماں منیر، محترمہ رئیس یاور اور جناب سید اشفاق حسین شامل تھے۔ کتاب پر جامع تبصرہ کیا، اردو زبان کے فروغ میں اس کی اہمیت کو سراہا اور مصنف کی ادبی کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ پہلی نشست کا سب سے اہم مرحلہ مہمانِ خصوصی عزت مآب ڈاکٹر ایم آنند پرکاش کے ہاتھوں مصنف، معززین اور اہلِ خانہ کی موجودگی میں کتاب "دردِ



اردو" کی باضابطہ رونمائی تھا۔ اپنے کلیدی خطاب میں ڈاکٹر پرکاش نے اردو ادب کے تحفظ اور فروغ کے لیے آرکیٹیکٹ محمد عبدالرحمن سلیم کی جانے والی اس کاوش کی بھرپور ستائش کی اور اور کہا کہ اردو زبان کی چاشنی دنیا بھر میں مشہور ہے آرکیٹیکٹ کے عبدالرحمن سلیم نے اس کتاب کی تصنیف کے ذریعے اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ کیا ہے اس طرح کی کوششوں اور کاوشوں کو ہم سب کو سراہنا چاہیے عبدالرحمن سلیم ہمیشہ ہی سے اردو کے فروغ میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں اور اہم کردار ادا کرتے ہیں ان کے اردو کے جذبے کو ہم قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ تقریب کے صدر ڈاکٹر توفیق انصاری احمد نے اپنے صدارتی کلمات کے ساتھ رسمی تقاریر کا اختتام کیا۔ ظہرانے سے قبل شرکائے تقریب نے آرکیٹیکٹ سلیم کو ان کی اس شاندار کامیابی پر گلدستے پیش کر کے تہنیت پیش کی۔ ظہرانے کے بعد تقریب کی دوسری نشست یعنی محفلِ مشاعرہ کا انعقاد دوپہر 00:2 بجے سے شام 00:4 بجے تک ہوا۔ اس مشاعرے میں شریک متعدد شعرائے کرام نے اپنی خوبصورت نظموں اور اشعار کے ذریعے سامعین کو محظوظ کیا اور اردو شاعری کی چاشنی اور گہرائی کا جشن منایا۔

بچپن بول اٹھا بچوں کا منفرد کثیر لسانی تمثیلی مشاعرہ



حیدرآباد، (راست) ''اردو صرف ایک زبان ہی نہیں، بلکہ ایک مکمل تہذیب، شائستگی اور مشترکہ ثقافتی ورثے کا نام ہے، جس سے نئی نسل کو جوڑنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔'' ان خیالات کا اظہار ممتاز ادیبہ و دانشور پروفیسر اشرف رفیع نے 'یومِ اطفال' کے موقع پر منعقدہ بچوں کے کثیر لسانی تمثیلی مشاعرے بعنوان ''بچپن بول اٹھا'' سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ منفرد اور معیاری مشاعرہ گزشتہ روز 11 نومبر کی شام سات بجے لامکاں، بنجارہ ہلز میں 'سی ڈی پی پی' (CDPP) اور 'اردو شاہکار' کے باہمی اشتراک سے محترمہ انیس عائشہ کی سرپرستی میں منعقد کیا گیا، جس کی کنوینر معروف سماجی جہدکار رفیعہ نوشین تھیں۔ تقریب میں محترمہ لکشمی دیوی راج کی خصوصی شرکت نے محفل کو مزید وقار بخشا۔ اس تمثیلی مشاعرے میں شہر کے دس نمایاں کارپوریٹ انگریزی میڈیم اسکولوں کے 16 طلبہ و طالبات نے حصہ لیا اور اپنی خداداد صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ کم سن فنکاروں نے حیدرآباد کی نامور ادبی شخصیات اور شعرا و شاعرات کے کلام کو نہایت خوبصورت تمثیلی انداز میں پیش کر کے سامعین سے بھرپور داد سمیٹی۔ جن شعرا کے کلام پیش کیے گئے ان میں ماہ لقا بائی چندا، سروجنی نائیڈو، مخدوم محی الدین، بانو طاہرہ سعید، انور معظم، فاطمہ تاج، سعید شہیدی، پروفیسر اشرف رفیع، اسلم فرشوری، کویتا کرن، فرید سحر اور تلگو شاعرہ ڈاکٹر زرینہ شامل ہیں۔ تقریب کا ایک نہایت خوشگوار اور یادگار لمحہ وہ تھا جب ممتاز ماہر اقتصادیات و پالیسی تجزیہ کار پروفیسر عامر اللہ خان کو، جنہیں اسی روز حکومتِ تلنگانہ کی جانب سے باوقار 'مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ' سے نوازا گیا تھا، ننھے بچوں نے پرجوش انداز میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہدیۂ گل پیش کیا۔ مشاعرے کے اختتام پر منتظمین کی جانب سے پروگرام میں شریک ہونے والے تمام طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں اسناد (سرٹیفکیٹس) عطا کی گئیں۔ سامعین نے نئی نسل کو ادب اور تہذیب سے جوڑنے کی اس کاوش کو بے حد سراہا۔

کوہیر جمعیۃ علماء کے اجلاس میں ہیٹ کرائم، ہیٹ اسپیچ کیخلاف بیداری پر زور

حافظ پیر خلیق احمد صابر صاحب کی سرپرستی میں عوامی مسائل کی سماعت، اتحاد و بھائی چارگی کا پیغام

کوہیر دکن 16/نومبر (نمائندہ۔ جی۔ یم) جمعیۃ علماء تلنگانہ کے تنظیمی وتربیتی دورے کے سلسلے میں ضلع سنگاریڈی کے ظہیرآباد ینٹ کے زیر اہتمام، نیو ایس ایس فنکشن ہال، کوہیر میں ''ہیٹ کرائم اور ہیٹ اسپیچ'' کے عنوان سے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی سرپرستی جمعیۃ علماء تلنگانہ کے جنرل سکریٹری حضرت حافظ پیر خلیق احمد صابر صاحب، محسنِ ملت نے فرمائی۔ اس موقع پر انہوں نے ظہیرآباد کے عوام، خواتین اور علماء کے مسائل سماعت کیے اور یقین دلایا کہ ان مسائل کو حکومتی سطح پر پیش کر کے ان کے حل کے لیے ممکنہ کوششیں کی جائیں گی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں اتحاد، باہمی تعاون، بھائی چارگی اور مل جل کر حالات کا مقابلہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اجلاس کا آغاز حافظ و قاری عبدالمجیب کتوری کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جبکہ حافظ محمد منصور امام ٹوپن پلی نے نعتِ رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ مفتی عبدالصبور صاحب، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع سنگاریڈی نے افتتاحی خطاب کیا۔ اس موقع پر ''آزادیِ ہند میں مسلمانوں کا کردار'' کے عنوان سے بھی تفصیلی گفتگو کی گئی۔ حافظ و قاری یونس علی خان صاحب نے پروجیکٹر کے ذریعے جمعیۃ علماء ہند کی دینی، ملی، سماجی اور فلاحی خدمات کو عوام کے سامنے پیش کیا اور جمعیۃ کی مختلف سرگرمیوں سے واقف کروایا۔ مولانا عبدالمجیب صاحب، صدر جمعیۃ علماء تعلقہ ظہیرآباد و صدر جمعیۃ علماء منڈل جھرا سنگم نے اپنے منڈل کے حالات اور تنظیمی سرگرمیوں کی تفصیلات پیش کیں۔ اسی طرح کرشنا پور اور بردی پور کے نوجوانوں نے اپنے اپنے دیہات کے حالات سے واقف کروایا۔ حافظ اکبر صاحب، خازن جمعیۃ علماء ضلع سنگاریڈی نے جمعیۃ کے تنظیمی طریقۂ کار اور کام کرنے کے نظام پر روشنی ڈالی۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء تلنگانہ کے سکریٹری مفتی سید مہراج الدین ابرار صاحب، حاجی شیخ یونس الدین ہاشمی، جناب محمد اکبر الدین صاحب، مفتی شبور احمد صاحب قاسمی، مولانا نجیب صاحب سمیت دیگر ذمہ دارانِ جمعیۃ اور علماء کرام نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ منڈل مگدام پلی، کوہیر اور نیا کلل کے صدور و جنرل سکریٹریز بھی شریک رہے، جبکہ سداشیو پیٹ سے حافظ شفیع صاحب نے شرکت کی۔ اجلاس کے انتظامات میں کوہیر منڈل کے نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنی خدمات پیش کیں۔ آخر میں عبدالقادر، ایم۔ ایم۔ میڈیکل، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تعلقہ ظہیرآباد اور حافظ ارشد صاحب، خازن جمعیۃ علماء تعلقہ ظہیرآباد نے تمام مہمانوں، علماء کرام اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس کا بنیادی مقصد عوام تک پہنچ کر ان کے مسائل سے واقفیت حاصل کرنا، ان کے حل کی کوشش کرنا، تنظیمی سرگرمیوں کو وسعت دینا اور جمعیۃ علماء کے کام کو مزید مستحکم بنانا تھا۔ اس موقع پر عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ جمعیۃ علماء کے ملی، سماجی اور فلاحی کاموں میں تعاون کریں اور تنظیمی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

تلنگانہ رکشنا سینا کے دونوں ایم ایل سی امیدواروں کو کامیاب بنائیں، مفتی محمد فیض الدین کی اپیل

حیدرآباد۔16 نومبر مفتی محمد فیض الدین نے تمام گریجویٹ ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ آنے والے ایم ایل سی انتخابات میں تلنگانہ رکشنا سینا کے دونوں امیدواروں کو بھاری اکثریت سے کامیاب بنائیں انہوں نے کہا کہ محترمہ کلوا کنٹلہ کویتا کا پیش کردہ منشور "پنچ جنیم" (Panchajanyam) تعلیم، صحت، روزگار اور سماجی انصاف کے ذریعہ عوامی ترقی کی ضمانت ہے محترمہ کویتا حقیقی سیکولر اقدار کی علمبردار ہیں اور تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "محترمہ کلوا کنٹلہ کویتا سے ہمارے دیرینہ اور خوشگوار تعلقات ہیں، ہم انہیں بہت قریب سے جانتے ہیں اور ان کی عوامی خدمت کے جذبہ پر ہمیں پورا اعتماد ہے۔

تلنگانہ کے تمام شعبوں میں ترقی کو یقینی بنانے کیلئے عالمی سرمایہ کاری ناگزیر: بی جے پی کے الزامات کی شدید مذمت

''گلوبل سمت'' قابل خیر مقدم و ناقابل فراموش

کھمم میں "منورو کا پوسنگم" کے بڑے جلسہ عام سے ہنمنت رائو کا خطاب



حیدرآباد: 16/نومبر (جنوبی سہارا) مسٹر وی۔ ہنمنت راؤ سابق ایم پی و مشیر حکومت تلنگانہ برائے ترقی پسماندہ طبقات نے اتوار 15/نومبر کو کھمم میں "منورو کا پوسنگم" کی جانب سے منعقدہ ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تلنگانہ کے تمام شعبوں میں ترقی کو یقینی بنانے کیلئے ریاستی چیف منسٹر مسٹر اے۔ ریونت ریڈی نے ملک کی ہر ریاست کی ترقی کیلئے سرمایہ کاروں کو عالمی سرمایہ کاری کیلئے حیدرآباد مدعو کیا ہے۔ جو قابل ستائش ہے و ناقابل فراموش ہے مسٹر وی۔ ہنمنت راؤ سینئر کانگریس قائد نے بی جے پی کے الزامات کی سخت مذمت کی ہے۔ انہوں نے بی جے پی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کا ہرا اچھا عمل بی جے پی کو خراب نظر آتا ہے۔ بی جے پی کے اس الزام کی سخت مذمت کرتا ہوں کہ حیدرآباد میں بھارت سمٹ میں شرکت کر کے مسٹر راہول گاندھی نے ملک کے مفادات کے خلاف کام کیا ہے۔ بی جے پی محض سیاسی فائدہ حاصل کرنے اور کانگریس پارٹی، مسٹر راہول گاندھی اور معزز وزیر اعلیٰ جناب ریونت ریڈی کی شبیہ کو خراب کرنے کے مقصد سے بے بنیاد الزامات عائد کررہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی و کست بھارت (ترقی یافتہ ہندوستان) کی تعمیر کی بات کرتے ہیں۔ اس خواب کو اسی وقت حقیقت میں بدلا جاسکتا ہے جب ملک کی ہر ریاست ترقی کرے۔ اسی ویژن کے تحت معزز وزیر اعلیٰ جناب ریونت ریڈی نے تلنگانہ کی تمام شعبوں میں ترقی کو یقینی بنانے اور عالمی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے ''بھارت سمت'' ''گلوبل سمت'' کا انعقاد کررہے ہیں۔ ایک طرف وزیر اعلیٰ تلنگانہ کو ترقی کی راہ پر آگے لے جانے کے ویژن کے ساتھ کام کررہے ہیں، تو دوسری طرف بی جے پی قائدین اس خوف سے ایسے بیانات دے رہے ہیں کہ ریاست میں کانگریس پارٹی دوبارہ اقتدار میں آجائے گی۔ اگر غیر ملکی مندوبین کا استقبال کرنا، بین الاقوامی نمائندوں کا اعزاز و استقبال کرنا اور تلنگانہ کی ترقی کے لیے سرمایہ کاری کو راغب کرنا ملک دشمنی قرار دیا جارہا ہے، تو پھر بی جے پی غیر ملکی مندوبین کے سامنے احتجاج کرنے کو کس طرح جائز قرار دے سکتی ہے جب بین الاقوامی نمائندے حیدرآباد آکر تلنگانہ کی ترقی میں شراکت دار بننے کی خواہش ظاہر کررہے ہیں، تو ان کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنا اور ایسے ترقیاتی اقدامات کے خلاف احتجاج کرنا ہی دراصل قابل سوال عمل ہے۔ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی تلنگانہ کی ترقی کے لیے ایسے تاریخی اقدامات کے ذریعے دن رات محنت کررہے ہیں، لیکن بی جے پی ریاست کی ترقی سے بوکھلاہٹ کا شکار ہے۔ اسے یہ خوف ستا رہا ہے کہ کانگریس پارٹی دوبارہ اقتدار میں آئے گی اور مسٹر ریونت ریڈی ایک بار پھر وزیر اعلیٰ بنیں گے۔ بی جے پی قائدین کو سمجھ لینا چاہیے کہ اگر وہ اسی طرح غیر ذمہ دارانہ بیانات دیتے رہے تو آئندہ انتخابات میں وہ گزشتہ انتخابات میں حاصل کردہ اپنی آٹھ نشستیں بھی کھو سکتے ہیں۔ تلنگانہ کی ترقی کو بی جے پی کے محدود سیاسی مفادات پر ترجیح دی جانی چاہیے۔

کامارپڈی میڈیکل کالج کی ترقی کیلئے 40.24 کروڑ منظور

32 پی جی سیٹس کی منظوری سے طبی تعلیم کو فروغ، جلد ہی کریٹیکل کیئر سینٹر اور مدر اینڈ چائلڈ ہاسپٹل کا افتتاح "محمد علی شبیر"

کامارپڈی، 16 نومبر (سید کوثر علی کی رپورٹ) کامارپڈی گورنمنٹ میڈیکل کالج کی ترقی اور بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لیے تلنگانہ حکومت نے 24 کروڑ 40 لاکھ روپے کی خطیر رقم منظور کرتے ہوئے احکامات جاری کیے ہیں۔ یہ بات ریاستی حکومت کے مشیر محمد علی شبیر نے پیر کے روز میڈیکل کالج کے احاطے میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر ریونت ریڈی کی قیادت میں ریاستی حکومت طبی تعلیم کو مستحکم بنانے اور غریب و متوسط طبقے کے عوام کو معیاری طبی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے خصوصی اقدامات کررہی ہے۔ حکومت نے جی او نمبر 175، (C2HM&FW)) کے تحت یہ فنڈز منظور کیے ہیں، جنہیں کالج کی عمارتوں، طلبہ و طالبات کے ہاسٹلز، کچن، ڈائننگ ہال، پرنسپل کوارٹرز، پینے کے پانی، صفائی، برقی سہولتوں، سڑکوں، ڈرینیج اور کمپاؤنڈ وال کی تعمیر و ترقی پر خرچ کیا جائے گا۔ محمد علی شبیر نے بتایا کہ منظورہ فنڈز کے تحت مختلف ترقیاتی کام انجام دیے جائیں گے۔ ان میں سول ورکس کے لیے 84 لاکھ 96 ہزار روپے، واٹر سپلائی اور سینیٹری کاموں کے لیے 21 لاکھ 57 ہزار روپے، سڑکوں، ڈرینیج، سمپ، مشن بھگیرتھ کنکشن، 33 کے وی برقی لائن کی منتقلی، 700 آر ایم ٹی کمپاؤنڈ وال اور بی ٹی روڈ کی تعمیر کے لیے ایک کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اسی طرح الیکٹریفکیشن اور الیکٹرو مکینیکل خدمات کے لیے 17 لاکھ 78 ہزار روپے، اضافی سول ورکس کے لیے ایک کروڑ 9 لاکھ روپے اور دیگر بنیادی سہولتوں، واٹر سپلائی و سینیٹری کاموں کے لیے ایک کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ میڈیکل کالج میں ڈولفٹس کی تنصیب سمیت دیگر ترقیاتی کام بھی انجام دیے جائیں گے۔ انہوں نے اس موقع پر چیف منسٹر ریونت ریڈی اور وزیر صحت و طبابت دامودر راج نرسمہا سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ کامارپڈی کے عوام، میڈیکل کالج کے طلبہ، اساتذہ اور طبی عملے کی جانب سے حکومت کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ شبیر علی نے کہا کہ کامارپڈی میڈیکل کالج کو 32 پی جی سیٹس کی منظوری ملنا انتہائی مسرت کی بات ہے۔ اس سے میڈیکل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو مزید مواقع فراہم ہوں گے اور مستقبل میں ماہر ڈاکٹروں کی تیاری میں یہ ادارہ اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کالج کے پرنسپل، تدریسی عملے اور متعلقہ عہدیداروں سے اپیل کی کہ طلبہ کو معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ صحت بخش، صاف ستھری اور غذائیت سے بھرپور غذا بھی فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کی تعلیم، صحت اور فلاح و بہبود پر یکساں توجہ دینا ضروری ہے تاکہ وہ مستقبل میں ملک و قوم کی خدمت کرنے والے قابل اور ذمہ دار ڈاکٹر بن سکیں۔ ریاستی مشیر نے مزید بتایا کہ کامارپڈی کے طبی شعبہ میں ایک اور اہم پیش رفت کے طور پر بہت جلد وزیر صحت دامودر راج نرسمہا کے ہاتھوں کریٹیکل کیئر سینٹر اور مدر اینڈ چائلڈ ہاسپٹل کا افتتاح عمل میں لانے کے اقدامات کیے جارہے ہیں۔ ان دونوں طبی مراکز کے قیام سے ہنگامی حالات میں مریضوں کو بہتر علاج کی سہولت حاصل ہوگی، جبکہ حاملہ خواتین، زچہ اور بچوں کے لیے خصوصی طبی خدمات دستیاب ہوں گی۔ اس سے غریب خاندانوں کو علاج کے لیے دوسرے شہروں کا رخ کرنے کی ضرورت بھی کم ہوگی۔ انہوں نے واضح کیا کہ کامارپڈی میڈیکل کالج کو مزید ترقی دے کر تمام جدید طبی سہولتوں سے آراستہ کرنے کے لیے وہ مسلسل کوششیں جاری رکھیں گے اور کالج کی ترقی کے لیے ان کا تعاون ہمیشہ برقرار رہے گا۔ اس موقع پر میونسپل چیئرپرسن اپّا سرینواس اُمارانی، ضلع لائبریری چیرمین مَدَی چندر کانت ریڈی، میونسپل کونسلرس، آر اینڈ بی عہدیداران، میڈیکل کالج کے پرنسپل، وائس پرنسپل، کالج کا عملہ، صحافیوں اور دیگر قائدین نے شرکت کی۔

جناب میر اظہر سابقہ بی ڈی اے چیرمین، آج بعد نماز مغرب سینکڑوں ساوگراں کی موجودگی میں درگا سید خواجہ تاج الدین بابر شیر سوار احاطہ میں سپرد لحد



بسوا کلیان۔: 15/نومبر (نامہ نگار خواجہ سرتاج الدین) جناب الحاج میر اظہر علی نورنگ صاحب، صدر بلاک کانگریس، و سابق صدر مجلس بلدیہ بسوا کلیان، ضلع بیدر کو آج بعد نمازِ مغرب۔ احاطہ درگاہ راجہ باگ سوار بسوا کلیان میں تدفین عمل آئی جلوس جنازہ میں انچارج بیدر ضلع منسٹر ایشوار کھنڈرے نیلکھنڈ راٹھور رورل کانگریس صدر۔ مالہ بی نارائن ریاستی کانگریس لیڈرز۔ میر وارث علی سابقہ بی ڈی۔ اے۔ چیئرمین۔ بسوا کلیان میر تحسین علی جمعدار۔ منہاج نواب سابقہ یوتھ کانگریس صدر بسوا کلیان۔ میر ژاں قاسم بیگ جناب صادق بھالدار۔ نواذ کاذمی۔ نامنیڈ تعلقہ پنچایت۔ ممبر۔ رکن اسمبلی بسوا کلیان شرنوں سلگر۔ مرحوم کی رہائش۔ اکرا اظہار تعزیت پیش کی مرحوم کے انتقال پر اہلِ خانہ، عزیز و اقارب اور متعلقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے تمام احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

محبوب نگر، حیدرآباد میں اے سی بی کے دھاوے، ٹاؤن پلاننگ آفیسر کی رہائش گاہ سے غیر قانونی اثاثوں کا انکشاف

آٹھ مقامات پر بیک وقت تلاشی، بے نامی اور رشتہ داروں کے نام پر جائیدادوں کی نشاندہی



محبوب نگر، 16 نومبر: ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ڈی ایس پی) اے سی بی گنگا سنی سریدھر نے بتایا کہ معین آباد کی ٹاؤن پ

ملت کے نام پر سیاست کب تک؟

شخصیت پرستی سے نکل کر علاقائی قیادت کے فروغ اور اجتماعی بیداری کا وقت



شاہنواز بدر قاسمی

آج ہندوستانی مسلمانوں کے درمیان جو بے چینی، اضطراب اور بے یقینی پائی جاتی ہے، وہ محض جذباتی کیفیت نہیں؛ اس کے پیچھے برسوں کے مسائل، بدلتے ہوئے سیاسی حالات، سماجی کمزوریاں اور قیادت کے حوالے سے پیدا ہونے والے کئی اہم سوالات ہیں۔ ملک کی موجودہ صورتِ حال میں مسلمانوں کو اپنے مستقبل، شناخت، تعلیم، روزگار، مذہبی وتہذیبی حقوق اور سیاسی نمائندگی کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے کی ضرورت ہے۔ ایسے وقت میں صرف تشویش کا اظہار کافی نہیں، بلکہ حالات کا درست تجزیہ، ترجیحات کا تعین اور ایک واضح عملی لائحۂ عمل ناگزیر ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مسلمان اس ملک کے شہری ہیں اور آئین نے ہر شہری کو مساوی حقوق اور آزادیوں کی ضمانت دی ہے۔ اس لیے کسی بھی طبقے کے ساتھ ناانصافی، امتیاز یا حق تلفی پر آواز اٹھانا ضروری ہے۔ لیکن یہ آواز محض وقتی نعروں، جذباتی تقریروں اور سوشل میڈیا کی بحثوں تک محدود نہیں رہنی چاہیے۔ ہمیں اپنے آئینی حقوق، جمہوری اداروں اور قانونی راستوں سے واقف ہونا ہوگا، اعداد وشمار اور حقائق کی بنیاد پر اپنی بات رکھنی ہوگی اور ہر سطح پر منظم، پُرامن اور مسلسل جدوجہد کرنی ہوگی۔

اس صورتِ حال کا ایک اہم پہلو ہماری اپنی اجتماعی کمزوریاں بھی ہیں۔ ہماری آبادی، ووٹ اور سماجی موجودگی اپنی جگہ اہم ہیں، مگر محض تعداد کسی قوم کو بااختیار نہیں بناتی۔ تعلیم، معاشی خود کفالت، سماجی تنظیم، سیاسی شعور، باہمی اعتماد اور مضبوط ادارے ہی کسی ملت کو فیصلہ سازی میں مؤثر کردار ادا کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ جب ہم ذاتی، گروہی اور مسلکی اختلافات میں الجھ کر مشترکہ مسائل کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں تو ہماری اجتماعی قوت کمزور پڑ جاتی ہے۔

سب سے زیادہ غور طلب مسئلہ قیادت اور نمائندگی کا ہے۔ ملت کے نام پر بولنے والے ہر شخص کو ملت کا حقیقی خیر خواہ سمجھ لینا دانش مندی نہیں۔ قیادت محض جذباتی بیانات، بڑے بڑے دعووں، ملت کے نام پر بھیڑ جمع کرنے، سوشل میڈیا کی مقبولیت یا اقتدار کے ایوانوں تک رسائی کا نام نہیں۔

حقیقی قیادت وہ ہے جو مشکل وقت میں عوام کے درمیان موجود رہے، ان کے مسائل کو سمجھے، ان کے حل کے لیے مسلسل کوشش کرے، اپنے وعدوں کا حساب دے اور اپنی ذات یا حلقۂ اثر کے بجائے اجتماعی مفاد کو ترجیح دے۔

ہمیں ایسے عناصر سے بھی ہوشیار رہنا ہوگا جو ملت کی بے چینی اور محرومی کو اپنے سیاسی مفادات کا ذریعہ بناتے ہیں۔ کبھی خوف کے نام پر، کبھی جذبات کے نام پر اور کبھی قیادت ونمائندگی کے خوش نما نعروں کے ذریعے عوام کو اپنے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے؛ لیکن وقت آنے پر نہ کوئی واضح منصوبہ سامنے آتا ہے، نہ جدوجہد کا تسلسل دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی عوام کے سامنے جواب دہی ہوتی ہے۔ کسی پر محض اختلاف کی بنیاد پر الزام لگانا درست نہیں، لیکن کسی کے دعوے کو بلا تحقیق قبول کر لینا بھی نقصان دہ ہے۔ شخصیت پرستی کے بجائے کردار، کارکردگی، دیانت، صلاحیت اور عملی نتائج کو معیار بنانا ہوگا۔

آخر کب تک ملت کے نام پر سیاست ہوتی رہے گی اور ہماری اجتماعی محرومی کسی کی سیاسی مقبولیت کا ذریعہ بنتی رہے گی؟ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم قیادت کے تصور اور ترجیحات پر ازسرِ نو غور کریں۔ ملکی اور ریاستی سطح کی قیادت اپنی جگہ اہم ہے، لیکن ہماری تمام تر امیدیں صرف چند بڑے چہروں، سیاسی شخصیات یا ریاستی سطح کے رہنماؤں سے وابستہ رہنا بھی مناسب نہیں۔ ہمیں اپنی علاقائی قیادت کو ترجیحی بنیادوں پر مضبوط کرنا ہوگا۔ گاؤں، پنچایت، بلاک اور ضلع کی سطح پر ایسے باصلاحیت، مخلص، تعلیم یافتہ اور عوام کے درمیان رہنے والے افراد کو آگے لانا ہوگا جو مقامی مسائل کو سمجھتے ہوں، عوام کی آواز بن سکیں اور ضرورت پڑنے پر متعلقہ حکام وایوانوں تک مؤثر انداز میں اپنی بات پہنچا سکیں۔

یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی قوم کی سیاسی قوت صرف پارلیمنٹ یا اسمبلی میں نمائندگی سے نہیں بنتی، بلکہ اس کی بنیاد مقامی سطح سے پڑتی ہے۔ جب ہماری پنچایتوں میں ہماری آواز مؤثر ہوگی، ہمارے بلاک اور ضلع میں ہماری نمائندگی مضبوط ہوگی اور ہمارے نوجوان مقامی مسائل کے حل کے لیے منظم ہوں گے، تبھی ریاستی اور ملکی سطح پر بھی ہماری اجتماعی آواز زیادہ مؤثر انداز میں سامنے آ سکے گی۔ ہمیں دوسروں کی قیادت کے انتظار میں بیٹھنے کے بجائے اپنے درمیان سے قیادت پیدا کرنے کا حوصلہ پیدا کرنا ہوگا۔

اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہم ملکی یا ریاستی سطح کے رہنماؤں سے تعلق یا تعاون ختم کر دیں، بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر سطح کی قیادت اپنی ذمہ داری ادا کرے اور علاقائی قیادت محض بڑے رہنماؤں کی تابع دار یا سیاسی مہم کا حصہ بن کر نہ رہ جائے۔

اسے اپنے علاقے کے عوام کے سامنے جواب دہ ہونا چاہیے۔ ہماری ترجیح ایسے افراد ہوں جو انتخابات کے موسم میں ہی نہیں، بلکہ عام دنوں میں بھی عوام کے درمیان نظر آئیں، ان کے مسائل اٹھائیں اور ان کے حل کے لیے عملی کوشش کریں۔ یہی مقامی خود اعتمادی اور حقیقی سیاسی بیداری کی بنیاد ہے۔

اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ہم ہر رہنما، ہر جماعت یا ہر سیاسی کوشش کو شک کی نگاہ سے دیکھیں۔ اختلافِ رائے جمہوریت کا حسن ہے۔ مختلف جماعتوں اور شخصیات سے تعاون یا اختلاف کا فیصلہ جذبات کے بجائے اصولوں، عوامی مفاد اور عملی کارکردگی کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ جو شخص یا جماعت مسلمانوں کے بنیادی مسائل پر سنجیدہ ہو، آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے عملی کردار ادا کرے اور اپنے وعدوں کے بارے میں جواب دہ ہو، اس کے ساتھ مسئلہ بہ مسئلہ تعاون کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کسی کو بھی غیر مشروط طور پر ملت کا واحد نجات دہندہ سمجھ لینا درست نہیں۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی ترجیحات واضح کریں۔ معیاری تعلیم اور تعلیمی اداروں کا فروغ، نوجوانوں کے لیے ہنر اور روزگار کے مواقع، صحت اور معاشی ترقی، اوقاف کا تحفظ، اردو زبان وادب کی بقا، مدارس اور عصری تعلیم کے درمیان مثبت ربط، خواتین کی تعلیم وخود اعتمادی، قانونی رہنمائی اور بلدیاتی و پنچایتی سطح سے لے کر اسمبلی اور پارلیمان تک مؤثر نمائندگی، یہ سب ہمارے اجتماعی ایجنڈے کا حصہ ہونے چاہئیں۔ ان مسائل پر مستقل تحقیق، دستاویز بندی، قانونی پیروی اور متعلقہ حکام سے منظم رابطہ ضروری ہے۔

ہمیں گاؤں، پنچایت، بلاک، ضلع اور ریاست کی سطح پر ایسے باصلاحیت اور دیانت دار افراد کی ٹیمیں تیار کرنی چاہئیں جو تعلیم، روزگار، صحت، سرکاری اسکیموں، قانونی حقوق اور عوامی نمائندگی کے معاملات میں لوگوں کی رہنمائی کر سکیں۔ نوجوانوں کو صرف نعروں اور احتجاج تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ انہیں مطالعہ، تحقیق، مکالمہ، تنظیم سازی اور قیادت کی تربیت دی جائے۔ علماء، دانش وروں، اساتذہ، سماجی کارکنوں، وکلا، صحافیوں اور سیاسی کارکنوں کے درمیان باوقار مکالمے کا مستقل نظام قائم ہو۔

ہماری صفوں میں اختلافات رہیں گے، لیکن اختلاف کو دشمنی میں تبدیل ہونے سے روکنا ہوگا۔ کسی کی سیاسی رائے مختلف ہو تو اس کے احترام کو ملحوظ رکھا جائے۔ تنقید دلیل اور شائستگی کے ساتھ ہو، اور حمایت بھی اصولوں کے دائرے میں رہے۔ ملت کی اجتماعی طاقت اسی وقت بڑھے گی جب ہم ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے بجائے ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اتحاد کا مطلب یکسانیت نہیں، بلکہ مشترکہ مسائل پر مشترکہ جدوجہد ہے۔

آج مسلمانوں کو مایوسی، خوف یا جذباتی نعروں کے حوالے کرنے کے بجائے حقیقت پسندانہ امید، خود اعتمادی اور عملی جدوجہد کا راستہ دکھانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے حقوق کے لیے آواز بھی بلند کرنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنا ہے۔ اپنے اداروں کو مضبوط بنانا ہے، نئی نسل کو تعلیم و ہنر سے آراستہ کرنا ہے، سیاسی قیادت سے سوال بھی کرنا ہے اور خود بھی اہل، باکردار اور جواب دہ قیادت تیار کرنی ہے۔

یاد رکھیے، ملت کا مستقبل کسی ایک فرد، خاندان، جماعت یا تنظیم کے ہاتھ میں نہیں؛ یہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ جو قیادت عوام کے دکھ درد میں شریک ہو، مسائل کے حل کا واضح منصوبہ دے اور اپنے عمل سے اعتماد پیدا کرے، اسے آگے بڑھایا جائے۔ اور جو صرف جذبات بھڑکا کر، وعدے کر کے یا ملت کے نام کو ذاتی مفاد کے لیے استعمال کر کے غائب ہو جائے، اس سے سوال کیا جائے۔

اب وقت صرف قیادت کے انتظار کا نہیں، بلکہ اپنی قیادت پیدا کرنے کا ہے۔ ہمیں نعروں سے آگے بڑھ کر شعور، شخصیت پرستی سے نکل کر اجتماعی خود مختاری اور وقتی سیاسی وابستگیوں سے بلند ہو کر اپنے بنیادی مسائل اور علاقائی نمائندگی کو ترجیح دینی ہوگی۔ ملت کی حقیقی بیداری اسی وقت ثابت ہوگی جب ہم اپنے حقوق کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھیں گے اور اپنے درمیان سے ایسی قیادت تیار کریں گے جو عوام کے سامنے جواب دہ ہو۔

اصلی دماغی نکسل تو سنگھی دہشت گرد ہیں



ڈاکٹر سلیم خان

چھتیس گڑھ میں سی آر پی ایف اہلکاروں سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا تھا کہ نکسل ازم (ماؤازم) کا خاتمہ ہی ملک کی آخری منزل نہیں ہے، بلکہ ملک کو اب بھی 'دماغی نکسل' عناصر کے چیلنج کا سامنا ہے، جنہوں نے کئی اداروں پر اپنا اثر ورسوخ قائم کر لیا ہے۔ مودی جی کے بیان کو غلط سمجھا گیا حالانکہ یہ انہوں نے صاف کہا تھا کہ دماغی نکسلوں نے کئی اداروں کو اپنے قبضے میں لے رکھا ہے۔ یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ آر ایس ایس کا ہی بے شمار اداروں پر قبضہ ہے ورنہ سرکاری کارخانے سے اتنا سارا اسلحہ چرانا ممکن نہیں تھا۔ وزیر اعظم کے مطابق یہ لوگ ملک کے آئین اور جمہوریت کے خلاف عوام کو اکسا رہے ہیں۔ آر ایس ایس کی آئین دشمنی جگ ظاہر ہے اور اب تو وہ زبانی جمع خرچ پر اکتفاء کرنے کے بجائے بندوق کی نوک پر مخالفت کو دبانے کے درپے ہیں۔ یوگی تو دہلی کے اندر بول چکے ہیں کہ 'جو بولی سے نہیں مانتا اسے گولی سے منوالیا جائے گا' کسی ریاست کا وزیر اعلیٰ اگر ایسا غیر ذمہ دارانہ بیان دے سکتا ہے تو اس کی سرپرستی میں کام کرنے والے دہشت گرد اس پر عملدرآمد کیوں نہیں کر سکتے؟

سمراٹ چودھری اور یوگی ادیتیہ ناتھ جیسے جرائم پیشہ وزرائے اعلیٰ اپنی ریاست کو جرائم پاک کرنے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں لیکن مرکزی حکومت کے ذریعہ شائع شدہ رپورٹ اس کو منہ چڑھاتی ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کی تازہ ترین رپورٹ (کرائم اِن انڈیا 2024) کے مطابق اتر پردیش (یو پی) کے جرائم کے اعداد وشمار اور درجہ بندی چونکانے والی ہے۔ مجموعی طور پر دیکھیں تو حالت بہت خراب ہے۔ سال 2024 میں یو پی کے اندر کل 552,30,4 جرائم درج کیے گئے، جو ملک کے مجموعی جرائم (608,44,35) کا تقریباً 14.12٪ ہیں۔ اتر پردیش میں اوسطاً 2.180 فی لاکھ آبادی ریکارڈ کیا گیا۔ ان میں قتل کا تناسب 3.1 فی لاکھ آبادی ہے۔ عصمت دری کی بات کریں یہ 8.2 فی لاکھ اور خواتین کے خلاف جرائم کا تو بہت ہی برا حال ہے کیونکہ یہ 0.58 فی لاکھ ہے اور کیوں نہ ہو جب سرکار خود کلدیپ سینگر جیسے ریپسٹ کو سزا سے بچانا چاہتی تو بدمعاشوں کو حوصلہ نہیں ملے گا تو کیا ہوگا؟ ویسے نئے زمانے کے جرائم مثلاً سائبر کرائم کے معاملے میں بھی یو پی کے اندر ہر ایک لاکھ 6.4 لوگ اس میں ملوث ہیں۔ ان اعداد وشمار پر شرمندہ ہونے کے بجائے اس کا قومی اوسط سے موازنہ کر کے فخر جتایا جا رہا ہے۔

یو پی کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس راجیو کرشن نے اس رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ کی 'زیرو ٹالیرنس' کی پالیسی اور پولیس کی بہتر کارکردگی کی وجہ سے ریاست میں امن وامان کی صورتحال بہتر ہوئی ہے لیکن سچائی یہ ہے کہ اتر پردیش کے اندر خواتین اور دلتوں کے خلاف مقدمات ہی درج نہیں ہوتے بلکہ ایک مظلوم خواتین پولیس کے مظالم کا شکار بھی ہو جاتی ہیں۔ اس کی تازہ مثال امسال ستمبر میں سامنے آئی۔ اتر پردیش کے امروہہ میں ایک خاتون نے جو اجتماعی زیادتی کا مقدمہ درج کرایا وہ خون کے آنسو رلاتا ہے۔ مودی جی خوب سینہ پھلا کر کہتے ہیں کہ پہلے کانوڑ یاترا کو روکا جاتا تھا اب کھلی چھوٹ ہے بلکہ پھول برسائے جاتے ہیں۔ درگا کے جلوس کی اجازت نہیں ملتی تھی مگر اب اس کھلی چھوٹ ہے تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس بدقسمت لڑکی کو بھی دھارمک یاترا کے بہانے ساتھ لیا گیا۔ پولیس کے مطابق ہریانہ کے فتح آباد کی رہنے والی خاتون کو مذہبی مقامات کی سیر کے بہانے امروہہ لایا گیا، جہاں ایک فارم ہاؤس میں اس کے ساتھ مبینہ طور پر جنسی زیادتی کی گئی۔ حیران کن بات یہ ہے کہ ایسا کرنے والے کوئی 'لو جہادی' نہیں تھے۔ اس معاملے میں دو یوپی پولیس اہلکار اور دو نیم فوجی دوستے سی آر پی ایف کے اہلکار گرفتار کیے گئے۔ ایسے میں امر پریم فلم کا مشہور نغمہ یاد آتا ہے ؎

منجدھار میں نیّا ڈوبے تو مانجھی پار لگائے مانجھی
جو ناؤ ڈبوئے اسے کون بچائے

اس بدقسمت خاتون کی مالاقات امسال 21 ستمبر کو سونی پت میں سی آر پی ایف کے ہیڈ کانسٹیبل سے ہوئی تھی۔ اس کے بعد وہ سی آر پی ایف کے ایک انسپکٹر کے ساتھ امروہہ پہنچی، جہاں حسن پور تھانے میں تعینات سب انسپکٹر بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اس خاتون کو کیا پتہ تھا کہ دھرم کی آڑ میں یہ درندے اسے فارم ہاؤس لے جا کر کھانے ساتھ اور شراب پلا کر اس کی عزت تار تار کر دیں گے۔ اس مظلوم خاتون نے اپنے ساتھ یکے بعد دیگرے تین افراد کے ذریعہ زیادتی کرنے کا الزام لگایا۔ آگے چل کر جب چوتھا شخص بھی مبینہ کوشش کے لیے آگے بڑھا تو اس خاتون نے خود کو کمرے میں بند کر لیا اور پولیس کو فون کیا۔ پولیس کی ٹیم جائے واردات پر پہنچی اور خاتون کو وہاں سے بحفاظت باہر نکالا۔ چاروں ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا اور ان کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 70(1) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یو پی پولیس کے دونوں اہلکاروں کو معطل کر کے محکمانہ کارروائی شروع کی گئی ہے، جبکہ سی آر پی ایف اہلکاروں کے خلاف کارروائی کے لیے رپورٹ ان کے متعلقہ ہیڈ کوارٹرز کو بھیجی گئی ہے۔

اس معاملے کا ایک اور دلچسپ پہلو یہ ہے کہ وہ فارم ہاؤس کسی انڈر ورلڈ ڈان کا نہیں بلکہ اتر اکھنڈ کے خانپور سے آزاد رکن اسمبلی امیش شرما سے منسوب بتایا گیا ہے۔ امیش شرما نے واقعے سے خود کو الگ کرتے ہوئے کہا ہے کہ واقعے کے وقت وہ لینڈ ھورا میں ایک روڈ شو اور عوامی پروگرام میں موجود تھا۔ اس نے فارم ہاؤس میں پولیس اہلکاروں کے داخلے کے حوالے سے بھی سوال اٹھایا۔ کیا یہ کوئی قابلِ یقین تردید ہے۔ موجودہ دور میں کسی رکن اسمبلی کا حفاظتی دستہ اس قدر بزدل اور غافل ہو سکتا ہے کہ اس کے مکان میں کوئی بھی گھس جائے اور انہیں اعتراض تک نہ ہو۔ وہ اپنے مکان مالک کو فون کر کے نہ بتائیں۔ پولیس تھانے میں جا کر شکایت نہ درج کرائیں۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ان بدمعاشوں کو اس برے کام کے لیے کوئی اور مقام کیوں نہیں ملا؟ انہوں نے اسی مکان کا انتخاب کیوں کیا؟ ان کو ایسا کرنے میں خوف کیوں محسوس نہیں ہوا۔ دوسروں کی حکومت کو جنگل راج کہنا اور خود اس طرح کی حرکتیں روکنے میں ناکام ہو جانا کیا رام راج ہے؟

اتر پردیش کی زمینی حقیقت یہ ہے کہ وہاں عتیق احمد اور اشفاق احمد کا پولیس کی حراست میں قتل ہو جاتا ہے۔ جگدیپ سینگر جیسے عصمت دری کے مجرم اور قاتل کو بچانے کے لیے یوپی حکومت عدالت میں گہار لگاتی ہے۔ اخلاق احمد کو ہجومی تشدد میں قتل کر دینے والے سارے مجرموں کے مقدمات کمزور کر دیئے جاتے ہیں۔ ابھی فی الحال اتر پردیش کے رامپور میں سی آر پی ایف گروپ سینٹر پر ہونے والے دہشت گردانہ حملے کے معاملے میں ایک بڑا واقعہ سامنے آ گیا۔ اس حملے کے کیس میں رامپور کی سیشن کورٹ سے پھانسی کی سزا پانے والے محمد شریف کو ہائی کورٹ نے بری کر دیا۔ ان کے بیٹے کا الزام ہے کہ پولیس کے بلانے پر وہ اپنے والد کو تھانے لے کر گیا تھا اور وہاں سے واپس لوٹتے وقت موٹر سائیکل سوار بدمعاشوں نے ان پر گولیاں برسا دیں۔ اس قتل کی واردات نے کئی سنگین سوالات کھڑے کر دیئے۔ یہ معاملہ سال 2007 جبکہ دہشت گردوں نے نئے سال کے آغاز پر یکم جنوری 2008 کو علی الصبح تقریباً 2 بج کر 15 منٹ پر اے کے-47، اے کے-56 اور ہینڈ گرینیڈ سے لیس ہو کر سی آر پی ایف کیمپ پر حملہ کر دیا تھا سے متعلق ہے۔ اس حملے میں سی آر پی ایف کے چھ جوان اور ایک رکشہ ڈرائیور ہلاک ہو گیا تھا۔

اس معاملے میں پولیس نے محمد شریف سمیت آٹھ افراد کو گرفتار کیا تھا۔ محمد شریف کو سیشن کورٹ نے مجرم قرار دیتے ہوئے پھانسی کی سزا سنائی تھی۔ تاہم، بعد میں ہائی کورٹ نے انہیں اس حملے کے الزام سے بری کر دیا تھا۔ آرمز ایکٹ (اسلحہ ایکٹ) کے مقدمے میں ان کی سزا برقرار رہی تھی۔ سزا مکمل ہونے کے بعد تقریباً ایک سال قبل وہ بریلی سینٹرل جیل سے رہا ہوئے تھے۔ اب قتل کی اس واردات کے حوالے سے مقتول کے بیٹے ابو واحد کا کہنا ہے کہ بنٹی نامی ایک پولیس اہلکار نے فون کر کے اس کے والد کو ویریفکیشن اور میٹنگ کی بات کہہ کر دونوں کو تھانے بلایا۔ وہاں ملاقات نہیں ہو سکی اور کچھ دیر بعد انہیں واپس بھیج دیا گیا۔ تھانے سے نکلنے پر تقریباً 500 میٹر دور پہنچتے ہی سفید رنگ کی اپاچی بائیک پر سوار دو نقاب پوش بدمعاش پیچھے سے آئے اور فائرنگ شروع کر دی۔ ابو واحد نے پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات اور ملزمین کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے والد کے لیے انصاف چاہتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (SP) انیل کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ بیٹے کی تحریری شکایت (تحریر) کی بنیاد پر مقدمہ درج کر کے آگے کی قانونی کارروائی کی جائے گی۔

پولیس تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے قتل کے پیچھے وجہ جاننے کی کوشش کرے گی۔ یہاں دو سوال اہم ہیں کیا اس قتل میں آر ایس ایس کے دہشت گرد ملوث نہیں ہو سکتے اور اس کے ثبوت مل گئے تو کیا انہیں کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے گا؟ اتر پردیش کے جرائم سے پاک ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ دہلی کے جنتر منتر پر مظاہرہ کرنے والے طلبا اور نوجوانوں کے ساتھ مار پیٹ کرنے والے چنکی چودھری جیسے سارے بدمعاش یوگی کے اتر پردیش میں ہی پناہ گزین ہیں۔ اوزیر اعظم خود اعتراف کرتے ہیں کہ ان 'دماغی نکسل' عناصر نے کئی سیاسی جماعتوں اور مختلف اداروں میں بھی اپنی جگہ بنالی ہے۔ سارے ادارے چونکہ بی جے کے قبضۂ قدرت میں ہیں اس لیے دیر کس بات کی؟ یہ کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے کہ 'ہمیں ان کی شناخت کرنی ہوگی، انہیں شکست دینی ہوگی اور ملک کی سلامتی کو یقینی بنانا ہوگا۔ سنگھی دہشت گرد فی الحال قومی سلامتی کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں۔ وزیر اعظم کی یہ بات درست ہے کہ آج کی کامیابیاں ہمیں حوصلہ دیتی ہیں، لیکن یہ سفر کا اختتام نہیں ہے۔ لیکن کیا وہ ملک میں امن وسلامتی کو یقینی بنانے کے لیے خود اپنے سنگھ پریوار کے خلاف کارروائی کرنے کا خطرہ مول لیں گے۔ اگر نہیں تو اس زبانی جمع خرچ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہے۔

روزنامہ جنوبی سہارا بنگلورو
DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU

کیا شہریوں کا ایک اور فرضی رجسٹر تیار کیا جا رہا ہے؟

مردم شماری 2027 میں ملک کے 148 کروڑ شہریوں سے توقع کی جا رہی ہے کہ وہ اپنی نجی معلومات حکومت کے حوالے کریں گے۔ حکومت جس غیر معمولی پیمانے پر لوگوں کا ذاتی ڈیٹا جمع کرنے کی تیاری کر رہی ہے، اس سے اس پورے عمل کی شفافیت اور تحفظ کے حوالے سے کئی سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ خاص طور پر اس وقت جب اس مقصد کے لیے ایک ایسے سافٹ ویئر کا استعمال کیا جا رہا ہے، جس کے ہیک ہونے کا واقعہ سامنے آ چکا ہے اور جس کی حفاظتی انتظامات بھی سوالات کی زد میں رہے ہیں۔ روایتی طور پر مردم شماری کا بنیادی مقصد آبادی اور رہائشی مکانات سے متعلق معلومات جمع کرنا رہا ہے، تاکہ ان اعداد وشمار کی بنیاد پر عوامی پالیسیوں کی تشکیل اور منصوبہ بندی میں مدد مل سکے۔ لیکن مردم شماری 2027 اس دائرے سے آگے بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ اس بار شہریوں سے ان کی شناخت سے متعلق ایسی تفصیلات بھی طلب کی جا رہی ہیں، جو ان کی نجی زندگی، سرکاری نگرانی اور شہریوں کے ڈیٹا میں حکومت کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کے حوالے سے سنگین خدشات پیدا کرتی ہیں۔ مردم شماری ایکٹ 1948 کی دفعہ 8(1) کے تحت 14 اگست 2026 کو جاری کیے گئے نوٹیفکیشن میں گھر گھر سروے کے لیے 40 سوالات مقرر کیے گئے ہیں، جبکہ 2011 کی مردم شماری میں سوالات کی تعداد 29 تھی۔ ان میں زیادہ تر سوالات معمول کی نوعیت کے ہیں، مثلاً عمر، مذہب، زبان، تعلیم، پیشہ اور نقل مکانی سے متعلق معلومات۔ تاہم مردم شماری 2027 میں بعض اضافی تفصیلات بھی طلب کی جا رہی ہیں، جو ایک تشویش ناک تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہیں۔ سوال نمبر 35 سے 40 تک شہریوں سے ان کے بینک اکاؤنٹس کی تعداد، موبائل نمبر، آدھار نمبر، ای پی آئی سی (ووٹر شناختی کارڈ) نمبر، پاسپورٹ نمبر اور ڈرائیونگ لائسنس نمبر دریافت کیے گئے ہیں۔ 'ڈاؤن ٹو ارتھ' کے مطابق 1872 سے 2011 تک ہندوستان کی کسی بھی مردم شماری میں دستاویزات کے نمبر نہیں مانگے گئے تھے۔ اس کے علاوہ سوال نمبر 34 میں یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ کسی شخص نے کووڈ 19 کی ویکسین کہاں لگوائی تھی۔ سوال یہ ہے کہ مردم شماری کے بنیادی مقاصد کے لیے اس معلومات کی کیا ضرورت ہے؟ ان ذاتی معلومات کی مدد سے مردم شماری کے ریکارڈ کو براہ راست سرکاری اور نجی ڈیٹا بیس سے جوڑا جا سکتا ہے۔ ان میں آدھار، ووٹر لسٹ، پاسپورٹ ریکارڈ، موبائل کنکشن اور بینکنگ نظام شامل ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکل سکتا ہے کہ مردم شماری محض آبادی کے گنمام اعداد وشمار جمع کرنے کا عمل نہ رہے، بلکہ ہر شہری کی تفصیلی پروفائل تیار کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ ماہر معاشیات دیپا سنہا کے مطابق یہ مردم شماری کے بنیادی تصور ہی کے منافی ہے۔ ان کا کہنا ہے، ''مردم شماری کا مقصد لوگوں کو گننا ہے، ان کی شناخت کرنا نہیں۔'' سوال یہ ہے کہ دستاویزات کے یہ نمبر جمع کرنے سے آخر کون سا شماریاتی مقصد پورا ہوگا، جبکہ ان نمبروں کا براہ راست تعلق کسی شخص کی شناخت سے ہے؟ مردم شماری ایکٹ 1948 اور اقوام متحدہ کے مردم شماری سے متعلق بنیادی اصولوں میں واضح کیا گیا ہے کہ کسی فرد سے متعلق مردم شماری کے اعداد وشمار خفیہ رہنے چاہئیں۔ ایکٹ کی دفعہ 15 مردم شماری کے ریکارڈ کو عوامی معائنے سے تحفظ فراہم کرتی ہے اور ایسے ریکارڈ کو عدالتی کارروائی میں بطور ثبوت استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ڈیٹا کو گمنام ہی رکھنا ہے تو پھر شہریوں کے شناختی دستاویزات کے نمبر جمع کرنے کی ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے؟ گھریلو معلومات کے لیے مقرر کردہ سوالنامے میں والدین کے نام، ان کا مذہب اور جائے پیدائش بھی پوچھی گئی ہے۔ جائے پیدائش کی تفصیل گاؤں کی سطح تک طلب کی جا رہی ہے۔ شادی شدہ افراد سے ان کے شریک حیات کے بارے میں بھی معلومات مانگی جا رہی ہیں۔ ڈیجیٹل حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کا کہنا ہے کہ نسل در نسل خاندانوں سے متعلق ایسی تفصیلات موجودہ آبادی کی گنتی کے بنیادی مقصد سے کہیں آگے جاتی ہیں۔ ان معلومات کے ذریعے حکومت خاندانوں کی تفصیلی پروفائل تیار کر سکتی ہے اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کی صلاحیت حاصل کر سکتی ہے۔ معاملہ صرف یہ نہیں ہے کہ حکومت کو قانونی طور پر ایسی معلومات طلب کرنے کا اختیار حاصل ہے یا نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا شہریوں کو معلوم ہے کہ ان سے حاصل کی جانے والی معلومات کس مقصد کے لیے استعمال ہوں گی؟ ان تک کن اداروں اور افراد کی رسائی ہوگی؟ یہ ڈیٹا کتنے عرصے تک محفوظ رکھا جائے گا؟ اور کیا مستقبل میں اسے دوسرے سرکاری ڈیٹا بیس کے ساتھ منسلک کیا جا سکتا ہے؟ شہریت اور این پی آر-این آر سی کے نظام کے حوالے سے ماضی میں ہونے والی بحثوں کے تناظر میں دیکھا جائے تو اتنی تفصیل سے ذاتی معلومات جمع کرنے کی کوشش اور ان کے استعمال کی واضح حدود کا فقدان سنگین تشویش پیدا کرتا ہے۔ شہریوں کے پاس معلومات فراہم کرنے سے انکار کا اختیار بھی نہیں ہے، کیونکہ مردم شماری میں حصہ لینا قانونی طور پر لازمی ہے۔ جب لوگوں کو قانونی کارروائی کے خدشے کے تحت اپنی نجی، مالی اور خاندانی تفصیلات فراہم کرنی پڑیں تو ان کی رضامندی محض رسمی کارروائی بن کر رہ جاتی ہے۔ انٹرنیٹ فریڈم فاؤنڈیشن (آئی ایف ایف) کا کہنا ہے کہ جب معلومات فراہم کرنا لازمی ہو تو حکومت کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ ڈیٹا جمع کرنے کے دائرے اور اس کے استعمال کو کم سے کم رکھے۔ موجودہ مردم شماری کا طریقہ کار ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے اس کا مقصد اعداد وشمار کی گنمامی ختم کرنا ہو۔ ہندوستان کے سابق ڈپٹی رجسٹرار جنرل کے نارائن اونی کا کہنا ہے، ''ایسا لگتا ہے کہ حکومت اس ڈیٹا کو 2011 میں تیار کیے گئے قومی آبادی رجسٹر (این پی آر) کو اپ ڈیٹ کرنے یا اسے نئے سرے سے تیار کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہتی ہے۔'' ذاتی معلومات جمع کرنے کے حوالے سے خدشات اس وقت مزید بڑھ جاتے ہیں جب حکومت مردم شماری کے لیے امریکی کمپنی ایسری (Esri) کا تیار کردہ 'آرک جی آئی ایس' (ArcGIS) سافٹ ویئر استعمال کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس سافٹ ویئر کا استعمال نقشے تیار کرنے، مردم شماری کے بلاکس کی تشکیل اور آبادی سے متعلق اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے کے لیے کیا جائے گا۔ ہندوستان کے رجسٹرار جنرل کے دفتر نے اس مقصد کے لیے 96 لائسنس 39.14 کروڑ روپے میں خریدے ہیں۔ امریکی سائبر سکیورٹی کمپنی ریلیا کویسٹ کے محققین نے ایک ایسے واقعے کی تفصیلات پیش کی ہیں جس میں چین سے منسلک ایک سرکاری ہیکر گروپ نے آرک جی آئی ایس سرور کو ہیک کر لیا تھا۔ محققین نے اس گروپ کی شناخت '

این سی پی اقلیتی شعبہ میں عہدے اور اختیارات پر گھمسان

سراج مہدی نے نسیم صدیقی کے خلاف شرد پوار کو خط لکھ کر کارروائی کا مطالبہ کیا





ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چند پوار) کے آل انڈیا اقلیتی شعبہ میں تنظیمی اختیارات اور عہدے پر تنازع شدت اختیار کرتا نظر آرہا ہے۔ اقلیتی شعبہ کے قومی صدر اور سابق رکن قانون ساز کونسل سراج مہدی نے 14 نومبر 2026 کو پارٹی کے قومی صدر شرد پوار کو خط لکھ کر نسیم صدیقی کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ سراج مہدی نے اپنے خط میں الزام عائد کیا ہے کہ نسیم صدیقی کسی مجاز عہدے یا تنظیمی اختیار کے بغیر پارٹی کارکنوں کے نام ان کے خلاف خطوط جاری کررہے ہیں۔ انہوں نے 12 نومبر 2026 کو جاری کیے گئے ایک خط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس میں ان کے استعفے کو منظور کیے جانے کا ذکر کیا گیا ہے، جبکہ ان کا دعویٰ ہے کہ قومی صدر شرد پوار نے ان کا استعفیٰ منظور نہیں کیا ہے۔ سراج مہدی کے مطابق، سپریہ سلے نے پارٹی کی ایک میٹنگ میں بھی واضح کیا تھا کہ ان کا استعفیٰ قبول نہیں کیا گیا ہے اور وہ آل انڈیا اقلیتی شعبہ کے قومی صدر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں بدستور انجام دیتے رہیں گے۔ خط میں سراج مہدی نے مزید الزام لگایا ہے کہ نسیم صدیقی اب پارٹی کے ترجمان بھی نہیں ہیں، اس کے باوجود وہ خود کو ترجمان ظاہر کرتے ہوئے خطوط جاری کررہے ہیں، جس سے پارٹی کارکنوں میں الجھن اور غلط فہمیاں پیدا ہورہی ہیں۔ سراج مہدی نے شرد پوار سے معاملے میں مداخلت کرکے ضروری کارروائی کرنے اور تنظیمی صورت حال واضح کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس خط کی نقول سپریہ سلے، تمام ریاستی صدور اور قومی عہدیداران کو بھی روانہ کی گئی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ پارٹی قیادت اس تنازع پر کیا موقف اختیار کرتی ہے اور اقلیتی شعبہ کے عہدے اور تنظیمی اختیارات سے متعلق صورت حال کب تک واضح ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ خبر سراج مہدی کی جانب سے 14 نومبر کو شرد پوار کو لکھے گئے خط میں عائد کردہ الزامات اور دعوؤں پر مبنی ہے۔

مسلم ودلت سماج میں ایک بی جے کی شکست تو دوسرہ فتح میں الجھے: ڈاکٹر ایوب

سنت کبیر نگر (پریس ریلیز): بیس پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ مسلم و دلت سماج اپنی ترقی کی سیاست کرنے کے برعکس ایسی سیاسی لڑائی میں الجھے ہوئے ہیں، جہاں ایک بی جے پی کی شکست تو وہیں دوسرہ بی جے پی کی فتح میں الجھے ہوئے ہیں، مگر کسی کو اپنے روشن سیاسی مستقبل کی فکر نہیں ہے۔ دلت پچھڑے سماج کے لوگ مسلم سماج کے خلاف جاکر بی جے پی کی فتح دلانے میں مصروف ہیں۔ جبکہ دونوں سماج اپنے اصل ایشو سے بھٹک گئے ہیں۔ انہوں نے مسلم، دلت و پچھڑے سماج کی منفی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے مذکورہ خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ دلت و پچھڑے سماج کی چار چار مرتبہ زیر اقتدار رہی، لیکن اب انہیں اقتدار حاصل کرنا بہت مشکل ہے، کیونکہ بی جے پی جو ہندوتوا کا کھیل کھیل رہی ہے، یہ ملک کے لئے بہتر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی منفی سیاست سے مسلم، دلت و پچھڑے اگر منفی سیاست سے اجتناب نہ کیا تو مستقبل میں یہ سبھی طبقات خسارے میں ہوں گے۔ دلت و پچھڑوں کی اس سیاسی نمائش کے سبب آج بی جے پی ان کی ترقی کے برعکس انہیں مسلم سماج کے خلاف بھڑکا رہی ہے۔ جبکہ مسلم سماج آج بی جے پی کی شکست کا نعرہ دیتے دیتے خود شکست کی جانب گامزن ہے۔ سماجوادی پارٹی و بی ایس پی نے اپنے دورے اقتدار میں جہاں سبھی دلت و پچھڑے سماج کی فلاح بہبود کے برعکس صرف اپنے سماج کی ترقی تک محدود رہی ہے، اور آج مسلمانوں کی طرح دیگر دلت و پچھڑے پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح مسلم سماج مبینہ سیکولر پارٹیو کو ووٹ کرتے کرتے آج خود کسی قابل نہیں رہ گئے ہیں، اسی طرح دیگر دلت و پچھڑہ سماج بھی آج بی جے پی کا نعرہ لگاتے لگاتے خود ایسی حالات میں پہنچ گیا ہے کہ اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ جب تک یہ سماج سیاسی طور پر مضبوط نہیں ہوں گے، ان کے حالات بہتر ہونے والے نہیں ہے۔ ڈاکٹر ایوب نے کہا کہ مسلم سماج جب تک سیاسی بیداری و غور فکر کے ساتھ اپنی سیاسی قیادت کو ترجیح نہیں دیں گے، ان کا سیاسی مستقبل بہتر ہونے والے نہیں ہیں۔ جبکہ مبینہ سیکولر پارٹیاں بڑی چالاکی سے مسلمانوں سے بی جے پی کی شکست کی بات کرتی ہیں، جبکہ اپنے طبقے کے سامنے کبھی بھی بی جے پی کی شکست کی بات نہیں کرتی۔ آج بی جے پی کا سب سے بڑا دشمن مسلم سماج ہے، اور ہدف نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بی جے پی کی دلت و پچھڑوں کے ووٹوں پر نظر تو ہے، مگر ان کی فلاح بہبود کے لئے کچھ نہیں کر رہی ہے۔ انہوں نے مسلم سماج کا انتباہ کیا کہ شکست و فتح کی سیاست کو ترک کرکے اپنے سیاسی مفاد کے لئے پیس پارٹی کے شانہ بشانہ آکر اپنی کامیابی کی راہ ہموار بنائیں۔

انجمن ترقی اردو ہند (شاخ) گلبرگہ کے زیر اہتمام بہ ضمن یومِ اردو توسیعی خطابات کا کامیاب انعقاد



گلبرگہ: 16 / نومبر: (ای میل): اردو زبان کی بقا اور فروغ کے لیے محض جذباتی وابستگی کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے عملی اقدامات، معیاری تعلیم اور نئی نسل کو اردو سے جوڑنے کی سنجیدہ کوششیں ناگزیر ہیں۔ اردو زبان کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے جدید ذرائع ابلاغ اور ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کرنا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف شاعر و ادیب ڈاکٹر اکرم نقاش صدر انجمن نے انجمن ترقی اردو (شاخ) گلبرگہ کے زیر اہتمام یومِ اردو کے ضمن میں 15 نومبر 2026ء کو منعقدہ توسیعی خطاب کے دوران کیا۔ انھوں نے ''اردو زبان کی موجودہ صورتِ حال'' کے عنوان سے اپنے معلومات افزا خطاب میں اردو کو درپیش مسائل، اس کے امکانات اور فروغِ زبان کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

اجلاس کے دوسرے توسیعی خطاب میں جناب حافظ عبد الرحیم نے ''عہدِ حاضر میں کلامِ اقبال کی معنویت'' کے موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ علامہ اقبال کا فکری و شعری سرمایہ محض کسی ایک عہد کی ترجمانی نہیں کرتا، بلکہ اس میں ہر زمانے کے انسان کے لیے رہنمائی کے امکانات موجود ہیں۔ اقبال کا تصورِ خودی، شاہین کا استعارہ، عملِ پیہم، بلند نگہی اور ملت کے اجتماعی شعور کا پیغام آج بھی اپنی پوری معنویت کے ساتھ ہمارے سامنے ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اقبال کے فکری اور عملی پیغام کو سمجھتے ہوئے اسے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔

صدرِ اجلاس جناب ولی احمد نے اپنے صدارتی کلمات میں دونوں مقررین کے خطابات کو فکر انگیز اور معلومات افزا قرار دیتے ہوئے کہا کہ یومِ اردو کے موقع پر اس نوعیت کی علمی و ادبی نشستیں اردو زبان و ادب کے مسائل پر غور و خوض اور اس کے روشن امکانات کی تلاش کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ انھوں نے اردو ذریعۂ تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مادری زبان میں تعلیم بچوں کی فکری نشوونما، بہتر تفہیم اور علمی استعداد کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اردو ذریعۂ تعلیم کو مستحکم بنانے کے لیے معیاری نصابی مواد کی فراہمی، تعلیمی اداروں کو درپیش مسائل کا حل ناگزیر ہے۔ انھوں نے اس ضرورت پر بھی زور دیا کہ اردو ذریعۂ تعلیم کے تحفظ و فروغ کے لیے تعلیمی، سماجی اور ادبی حلقے مشترکہ طور پر مسلسل اور بامقصد جدوجہد کریں۔ خواجہ بندہ نواز ایوانِ اردو، انجمن کامپلیکس، اسٹیشن روڈ، گلبرگہ میں منعقدہ اس اجلاس کا آغاز مولوی مظہر احمد گرمٹکالی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ انجمن کے معتمد ڈاکٹر انیس صدیقی نے خیر مقدم کیا اور مہمانانِ گرامی کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں مہمانان اور صدرِ اجلاس کی گل پوشی و شال پوشی کے ذریعے تہنیت پیش کی گئی۔ اجلاس کی نظامت ڈاکٹر اسما تبسم، شریک معتمد انجمن نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی، جب کہ جناب خواجہ پاشاہ انعام دار نائب صدر نے اظہارِ تشکر کے فرائض انجام دیے۔ اس موقع پر ادبا، شعرا، اساتذہ اور محبانِ اردو نے شرکت کی۔ یومِ اردو کے ضمن میں منعقدہ یہ اجلاس اردو زبان کی موجودہ صورتِ حال اور علامہ اقبال کے فکری پیغام سے استفادے پر سنجیدہ مکالمے کے حوالے سے ایک بامقصد اور کامیاب اجلاس ثابت ہوا۔

آزادی کے بعد آنے والی حکومتوں نے ہمارے قبائلی ہیروز کی قربانیوں اور خدمات کو فراموش کردیا: موہن یادو



بھوپال، 16 نومبر (ہ س)۔ مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو نے کہا کہ عظیم مجاہدِ آزادی اور عوامی رہنما بھگوان برسا منڈا سمیت متعدد قبائلی ہیروز نے ملک کی آزادی کے لیے قبائلی علاقوں میں بیداری کی شمع روشن کی، لیکن آزادی کے بعد برسرِ اقتدار آنے والی حکومتوں نے ہمارے قبائلی عظیم رہنماؤں کی خدمات اور قربانیوں کو فراموش کردیا۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر یادو بیر کے روز ضلع شہڈول کے بیاوہاری میں منعقدہ جن جاتیہ گورو ہفتہ کی ریاستی سطح کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی رہنما برسا منڈا نے محض 25 سال کی عمر میں اپنی جدوجہد کے ذریعے اس وقت کی برطانوی سلطنت کو چیلنج کیا۔ وہ جل، جنگل اور زمین کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد اور خدمات کی بدولت عوام کے لیے قابلِ احترام بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ بہادر رہنما بھگوان برسا منڈا نے ملک اور سماج کے لیے اپنی جان قربان کردی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے دورِ حکومت میں ملک بھر میں برسا منڈا کے یومِ پیدائش کو قومی جن جاتیہ گورو دیوس کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ اب 15 نومبر کا دن قومی وقار کی علامت بن چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے دھرتی آبا بھگوان برسا منڈا کے مجسمے کی نقاب کشائی کی اس سے قبل وزیر اعلیٰ نے دھرتی آبا بھگوان برسا منڈا کے مجسمے کی نقاب کشائی اور روایتی آدی پوجا کے ساتھ تقریب کا افتتاح کیا۔ انہوں نے ضلع شہڈول کو 357.71 کروڑ روپے کے 82 ترقیاتی کاموں کا تحفہ دیا۔ ان میں 64.8 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہونے والے 10 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح کیا گیا، جب کہ 07.349 کروڑ روپے کی لاگت سے ہونے والے 72 ترقیاتی کاموں کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ ریاستی سطح کی اس تقریب میں ملک کی 8 سے 10 ریاستوں سے کول سماج کے مرد و خواتین بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ راجندر شکلا، علاقے کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر راجیش مشرا سمیت دیگر عوامی نمائندے بھی موجود تھے۔

فوج نے پونچھ کے ساوجیاں سیکٹر میں مشتبہ نقل وحرکت دیکھے جانے کے بعد فائرنگ کی

جموں 16 نومبر (ہ س) جموں و کشمیر کے سرحدی ضلع پونچھ کے ساوجیاں سیکٹر میں لائن آف کنٹرول (ایل او سی) کے قریب گزشتہ شب مشتبہ نقل و حرکت دیکھے جانے کے بعد فوج نے احتیاطی طور پر فائرنگ کی، جس کے بعد علاقے میں تلاشی آپریشن شروع کردیا گیا۔ ذرائع کے مطابق ایل او سی پر تعینات فوجی اہلکاروں نے فارورڈ ایریا میں مشتبہ نقل و حرکت محسوس کی، جس پر کسی ممکنہ خطرے کے پیش نظر فائرنگ کی گئی۔ واقعے کے بعد سیکورٹی فورسز نے علاقے میں تلاشی مہم شروع کی تاکہ مشتبہ نقل و حرکت کی حقیقت کا پتہ لگایا جاسکے۔

بھارت اور مصر کے تجارتی معاہدے میں اسٹارٹ اپس کو ایک دوسرے کے بازاروں تک رسائی دینے پر ہوگی بات چیت: پیوش گوئل



نئی دہلی، 16 نومبر (ہ س)۔ مرکزی وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل نے کہا ہے کہ بھارت اور مصر کے درمیان مجوزہ تجارتی معاہدے کے تحت دونوں ممالک کے اسٹارٹ اپس کو ایک دوسرے کے بازاروں میں داخلے کے مواقع فراہم کرنے پر تفصیلی بات چیت کی جائے گی۔ مصر کے سرکاری دورے پر موجود پیوش گوئل نے پیر کو قاہرہ میں بھارت۔مصر اسٹارٹ اپ فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے اپنے اسٹارٹ اپس کو متعدد مواقع فراہم کیے ہیں اور ان میں سے کئی کمپنیاں براہ راست صارفین کے ساتھ کام کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے افسران کو مل کر یہ طے کرنا ہوگا کہ اسٹارٹ اپس کو ایک دوسرے کی منڈیوں میں کاروبار کرنے اور باہمی تعاون کے کیا مواقع دیے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سرکاری خریداری میں انہیں موقع دینے اور مختلف پلیٹ فارمز پر اپنے خیالات پیش کرنے کی سہولت فراہم کرنے پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔ گوئل نے بتایا کہ بھارت اور مصر کے درمیان مستقبل میں ترجیحی تجارتی معاہدے یا آزاد تجارتی معاہدے کے امکانات پر بھی غور کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدت اور اختراع تنہا فروغ نہیں پاسکتی، اس کے لیے باہمی تعاون اور خیالات کا تبادلہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیل سے گنگا تک بھارت اور مصر کی تجارتی شراکت داری ایک نئے باب میں داخل ہورہی ہے۔

طالبات شوشل میڈیا کے غلط استعمال سے پرہیز کریں: صبوحی علوی

زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن کے ماڈل کمیونٹی سینٹر کے تحت خصوصی لکچر و اعزازی تقریب کا انعقاد



لکھنؤ: (سعید ہاشمی) زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن (ZCF) کے زیر اہتمام چلنے والے ماڈل کمیونٹی سینٹر کی جانب سے سینٹ میری پبلک انٹر کالج، عنبر گنج میں ''ابلاغ اور گفتگو کی مہارت'' کے موضوع پر ایک خصوصی لکچر اور اس کے بعد اعزازی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام میں 150 سے زائد طالبات کے علاوہ مہمانان خصوصی، خواتین شرکاء، اساتذہ اور سرپرستوں نے شرکت کی۔

خصوصی لکچر سے خطاب کرتے ہوئے ماہر تعلیم سمیرا فاطمہ نے مؤثر ابلاغ، توجہ سے سننے، جسمانی حرکات و سکنات (باڈی لینگویج) اور خود اعتمادی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بالخصوص ہندوستانی خواتین، خصوصاً مسلم خواتین کی متعدد سماجی و گھریلو ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کے لیے اپنی ضروریات کو سمجھنا، اپنی ترجیحات متعین کرنا اور مناسب مواقع پر انکار کرنا سیکھنا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے خواتین کو اپنی ذات کے احترام اور صحت مند سماجی حدود کے تعین کی اہمیت سے بھی آگاہ کیا۔ صبوحی علوی نے اپنے خطاب میں سوشل میڈیا کے بے جا استعمال سے پیدا ہونے والے مسائل، بالخصوص بچوں اور والدین پر اس کے اثرات کو اجاگر کیا۔ انہوں نے اسکرین ٹائم میں کمی لانے اور اس کے بجائے بچوں کو تخلیقی، تعمیری اور بامقصد سرگرمیوں کی طرف راغب کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

اس موقع پر تسنیم رحمان نے زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن کے ماڈل کمیونٹی سینٹر کے اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ تعلیم کے ساتھ عملی اور پیشہ ورانہ مہارتوں کا حصول بھی ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہنرمندی پر مبنی تربیت خواتین کو بااصلاحیت، خودکفیل اور عملی زندگی کے مختلف مواقع سے فائدہ اٹھانے کے قابل بناتی ہے۔

پروگرام کے دوسرے حصے میں مہندی اور سلائی کے مقابلوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی طالبات کی حوصلہ افزائی کی گئی اور کامیاب شرکاء میں اسناد و انعامات تقسیم کیے گئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد محترمہ افشاں نور نے استقبالیہ کلمات پیش کیے، جبکہ ڈاکٹر آفرین عثمان نے زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن اور اس کے تحت جاری ماڈل کمیونٹی سینٹر کی سرگرمیوں کا تعارف پیش کیا۔

پروگرام کی نظامت محترمہ حنا جعفری نے انجام دی۔ اس موقع پر طالبات ضیا اور ارتقاء نے بھی اپنے تجربات بیان کیے۔ عائشہ محمود نے اظہار تشکر کیا، جبکہ پروگرام کا اختتام فرح دیبا کی دعا پر ہوا۔ اس موقع پر اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ خواتین کی تعلیم، شخصی نشوونما اور ہنرمندی کے فروغ کے لیے کمیونٹی کی سطح پر ایسے پلیٹ فارمز کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے، جو انہیں سیکھنے، اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور عملی زندگی میں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کریں۔ زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن اپنے ماڈل کمیونٹی سینٹر کے ذریعے تعلیم، پیشہ ورانہ تربیت، خود اعتمادی اور عملی مہارتوں کے فروغ کے لیے کوشاں ہے، تاکہ خواتین کو بااختیار بنانے کے ساتھ انہیں خود کفالت کی راہ پر گامزن کیا جاسکے۔

سدلگٹہ تعلقہ کے تالابوں کی حالت زار، حکومت کا حکم کوڑے دان میں- تالابوں کی ترقیاتی اتھارٹی کہاں ہے؟



سدلگٹہ، 16 نومبر (تیم پاشاہ) تالابوں کے تحفظ کے لیے حال ہی میں ریاستی حکومت نے حکم جاری کیا تھا، لیکن وہ حکم صرف کاغذ تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے، اس پر عمل نہیں ہوا ہے۔ کولار اور چکبالا پور اضلاع جو ریشم کی کاشت، دودھ کی پیداوار، پھولوں، پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار کے ساتھ ساتھ ثقافتی اور سماجی طور پر بھی ترقی یافتہ ہیں لیکن جڑواں اضلاع میں مستقل آب پاشی کی سہولت نہیں ہے آبی وسائل یعنی تالابوں کا تحفظ بہت ضروری ہے۔ ریاست میں سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی ایس ایم کرشنا کے دور میں کولار ضلع کے انچارج وزیر وی۔ منی اپا کی خصوصی کوشش سے اس وقت کے ضلع کے تالابوں کی تجدید کے لیے خصوصی منصوبہ بنایا گیا۔ عالمی بینک کی مدد سے آبی تحفظ منصوبے کے ذریعے ریاست میں 2000 سے زیادہ تالاب، ان میں اس وقت کے ضلع کے 1024 تالابوں کو منتخب کرکے ان تالابوں میں مٹی نکال کر ترقی دینے کی کوشش کی گئی مگر افسوس وہ اور اسکیم کارگر ثابت نہ ہوسکی۔ کسان تنظیم یونین فیڈریشن کے کنوینر سی وی لوکیش گوڑا نے کہا ہے کہ چکبالا پور ضلع کے سدلگٹہ شہر سے ملے ہوئے گوڑنکیرے اور امانکیرے تالابوں کی حالت افسوسناک ہے۔ آبی وسائل کے تالابوں کو بچانے اور ترقی دینے والے تالاب ترقیاتی اتھارٹی کے افسران گہری نیند میں ہیں تالابوں پر غیر قانونی طور پر قبضہ جات دن بدن بڑھ رہے ہیں مگر اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ ضلع میں بارش کی مقدار کم ہونے کی وجہ سے لوگوں اور مویشیوں کو پینے کے پانی کے لیے پریشانی ہورہی ہے۔ ایسے وقت میں آبی وسائل کے تالابوں کا تحفظ کرکے انہیں ترقی دینے کی ذمہ داری رکھنے والے تعلقہ اور ضلعی انتظامیہ نے تالابوں کے تحفظ کے معاملے میں لاپرواہی برتی ہے۔

چھٹھ ورتیوں کی خدمت میں پیش پیش رہا شری کرشن سنگھ فاؤنڈیشن کا خدمت گاہ

کچہری گھاٹ پر پوجا کا سامان، بچوں کے لیے دودھ، غذائی اشیاء اور طبی سہولیات کا کیا گیا انتظام



پٹنہ، 15 نومبر: لوک آستھا کے عظیم تہوار چھٹھ کے موقع پر شری کرشن سنگھ فاؤنڈیشن کی جانب سے ہر سال کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس سال بھی پٹنہ کے کچہری گھاٹ پر خدمت گاہ قائم کیا گیا، جہاں چھٹھ ورتیوں اور عقیدت مندوں کی خدمت کے لیے مختلف سہولیات فراہم کی گئیں۔ اس خدمت گاہ کا مقصد گنگا گھاٹ پہنچنے والے عقیدت مندوں کو ضروری اشیاء اور سہولیات مہیا کرانا تھا۔ خدمت گاہ کا افتتاح انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن (آئی ایم اے)، بہار کے صدر ڈاکٹر للت موہن سنگھ اور مگدھ کینسر سینٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ردو کمار شرما نے مشترکہ طور پر کیا۔ اس موقع پر چھٹھ ورتیوں کے درمیان پوجا کے سامان کے طور پر کوسیا (کول سوپ)، ناریل اور دیگر ضروری اشیاء تقسیم کی گئیں۔ وہیں چھوٹے بچوں کے لیے دودھ، عقیدت مندوں کے لیے غذائی اشیاء اور چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ عقیدت مندوں کی صحت اور سلامتی کے پیش نظر طبی سہولیات، ابتدائی طبی امداد اور ضروری ادویات بھی دستیاب کرائی گئیں، تاکہ کسی بھی ہنگامی صورت حال میں فوری مدد فراہم کی جا سکے۔ اس موقع پر ڈاکٹر للت موہن سنگھ اور ڈاکٹر ردو کمار شرما نے فاؤنڈیشن کی اس پہل کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ چھٹھ محض عقیدت اور عبادت کا تہوار نہیں۔

طلبہ وطالبات کی ذہنی وفکری ذہن سازی ناگزیر، خالد رشید، عمدہ تعلیم معاشرے مؤثر تبدیلی کا اہم ذریعہ، وریندر چودھری



لکھنؤ۔ (سعید ہاشمی) ASMA گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کی جانب سے گومتی نگر واقع اردو اکادمی آڈیٹوریم میں تعلیمی و ثقافتی پروگرام کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر تعلیم، تہذیب اور تربیت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے طلبہ وطالبات نے مختلف تعلیمی اور ثقافتی پروگراموں کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا اور حاضرین و مہمانانِ گرامی سے خوب داد و تحسین حاصل کی۔ پروگرام کا آغاز ادارے کے منیجر اور معزز مہمانوں کے ہاتھوں شمع روشن کرکے کیا گیا۔ اس کے بعد طلبہ و طالبات نے نعتِ پاک، تقریر، مباحثہ اور مختلف ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ محمد نے نعتِ پاک پیش کی، جبکہ اریبہ گروپ نے مہمانوں کے استقبال میں خوش آمدیدی پروگرام پیش کیا۔ ہاجرہ اور شفا نے والدین کی اہمیت کے موضوع پر مباحثہ پیش کیا۔ فاطمہ نسیم نے 'استاد کا مقام' کے عنوان سے اپنی تقریر میں استاد کے احترام اور معاشرے میں ان کے اہم کردار کو اجاگر کیا۔ وہیں عائشہ نوشاد اور لویزہ ارشاد نے 'ترانۂ اسما' پیش کرکے پروگرام میں جوش و خروش کی فضا قائم کردی۔

پروگرام کے مہمانِ خصوصی مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت، اخلاق اور اعلیٰ انسانی اقدار پر خصوصی توجہ دینا بے حد ضروری ہے۔ طلبہ میں یہ جذبہ پیدا کیا جانا چاہیے کہ وہ اپنی تعلیم اور صلاحیتوں کے ذریعے ملک، معاشرے اور پوری انسانیت کی خدمت کرسکیں۔ اتر پردیش کانگریس قانون ساز پارٹی کے رہنما چودھری ویریندر سنگھ نے کہا کہ تعلیم ہی معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ بالخصوص استحصال کا شکار، محروم اور پسماندہ طبقات کو سماج کے مرکزی دھارے سے جوڑنے میں تعلیم کا اہم کردار ہے۔ انہوں نے ASMA گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کے طلبہ وطالبات کی ثقافتی پیشکشوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی شاندار کارکردگی ادارے میں تعلیم کے معیار، نظم وضبط اور طلبہ کی صلاحیتوں کا ثبوت ہے۔ انہوں نے ادارے کی جانب سے تعلیم کے فروغ کے لیے کی جانے والی کوششوں کو بھی سراہا۔ ایرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہدی نے طلبہ کو مثبت سوچ اپنانے کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ منفی ماحول میں مثبت طرزِ فکر ہی بہتر مستقبل کی بنیاد بن سکتا ہے۔ کوئی بھی کام اس وقت تک مشکل نہیں ہوتا جب تک ہم اسے مشکل نہ سمجھیں۔ طلبہ کو کبھی ہمت نہیں ہارنی چاہیے، بلکہ تمام رکاوٹوں اور چیلنجز کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے مقصد کی جانب مسلسل آگے بڑھتے رہنا چاہیے۔ ڈاکٹر طارق صدیقی نے تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ علم کو کسی ایک دائرے یا خانے میں محدود کرکے نہیں دیکھنا چاہیے۔ انسان کو ہر طرح کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دینی اور دنیاوی تعلیم کو ایک دوسرے سے الگ سمجھنے کے بجائے دونوں کو بہتر شخصیت اور بہتر معاشرے کی تعمیر کی اہم بنیاد تسلیم کرنا چاہیے۔ اسما انٹر کالج کے بانی ڈاکٹر عبد الوحید قاسمی نے اپنے صدارتی خطاب میں قرآنِ کریم کے حوالے سے تعلیم کے تین اہم مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کا اصل مقصد انسان کو اپنے رب کی پہچان کرانا، اسے اپنی ذات اور صلاحیتوں سے آگاہ کرنا اور اس کائنات کو سمجھنے کے قابل بنانا ہے۔ الفاروق اکیڈمی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر فخر الدین وحید قاسمی نے دینی اور جدید، دونوں طرح کی تعلیم پر یکساں توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔

رشتوں کی خاموشی اور سکون کی تلاش

نیاز احمد

انسانی زندگی میں گھر کو ہمیشہ سے ایک منفرد اہمیت حاصل رہی ہے۔ یہ صرف گارے، پتھروں اور اینٹوں سے اٹھائی گئی عمارت نہیں کہلاتی، بلکہ الفت، اپنائیت، بھروسے، خلوص اور آپسی تعلقات کا ایک حسین گہوارہ ہوتی ہے۔ پورے دن کی تھکاوٹ، مشقت اور ذہنی الجھنوں کے بعد جب انسان اپنے مسکن کی طرف لوٹتا ہے، تو اس کے دل میں یہی تمنا ہوتی ہے کہ اب اسے چین، چاہت اور قلبی سکون میسر آئے گا۔ گھر والوں کی موجودگی، ان کی قربت، دل کی بات کہنا، اپنے حالات بتانا اور دوسروں کی سننا جینے کے لطف کو دوگنا کر دیتا ہے۔ مگر گھریلو زندگی کا یہ خوب صورت منظر تیزی سے ماضی کا حصہ بنتا جا رہا ہے۔ مکان بھی آباد ہیں اور لوگ بھی موجود ہیں، مگر وہ مخلصانہ قربت، بے تکلفی اور خونی رشتوں کی گرم جوشی اب ناپید ہوتی جا رہی ہے جو کبھی ہمارے گھروں کا خاصہ تھی۔ ایک زمانہ تھا جب سورج ڈھلتے ہی گھر کے سبھی لوگ ایک دائرے میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔ کوئی اپنے دن بھر کے احوال سناتا، کوئی کام کی باتیں کہتا، کوئی رہنمائی مانگتا اور کوئی اپنی خوشی یا غم سب کے آگے رکھ دیتا۔ ان بیٹھکوں میں کبھی گہرے موضوعات پر بات چھڑتی، کبھی ہلکے پھلکے قہقہے گونجتے اور کبھی بزرگوں کے تجربات سے نئی راہیں پھوٹتی تھیں۔ چھوٹے اپنے بڑوں کی باتیں سن کر اور ان کے تجربات سے سیکھتے تھے۔ جبکہ بڑے بھی نئی نسل کے شوق، الجھنوں اور مزاج سے آگاہ رہتے تھے۔ یہ رونقیں دیکھنے میں عام سی لگتی تھیں، مگر دراصل یہی چیزیں خاندانی رشتوں کو مضبوط بناتی تھیں اور فضا کو معطر بناتی تھیں۔ اب اس کے برعکس ہر طرف ایک الگ ہی تصویر نظر آتی ہے۔ ایک ہی چھت تلے بسیرا کرنے والے سبھی لوگ اب اپنی اپنی تنہا دنیا میں گم ہیں۔ کسی کی انگلیوں میں موبائل فون پھنسا ہے، کوئی سوشل میڈیا کی بھول بھلیوں میں کھویا ہوا ہے، کوئی سکرین پر تصویری مناظر دیکھنے میں مگن ہے اور کوئی انٹرنیٹ کی دنیا سے دل بہلانے کا سامان ڈھونڈ رہا ہے۔ جسمانی طور پر تو سب ایک ہی کمرے میں ہوتے ہیں، مگر دل اور سوچ کے اعتبار سے میلوں دور بیٹھے ہیں۔ جو قیمتی گھنٹے کبھی اپنوں کے نام لکھے جاتے تھے، وہ اب مختلف ڈیوائسز اور بے کار کاموں کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ٹیکنالوجی کی وجہ سے ہماری زندگی کافی حد تک آسان ہو چکی ہے۔ اب دنیا کے ایک کونے میں موجود انسان سے رابطہ کرنا چند لمحوں کا کھیل بن گیا ہے۔ معلومات تک رسائی میں تیزی آئی ہے اور اب گھر بیٹھے ہی متعدد کام نمٹائے جا سکتے ہیں۔ تاہم، اس سہولت کے ساتھ ایک ایسا منفی رجحان بھی ابھرا ہے جس نے گھریلو رشتوں کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ اب انسان دور دراز بیٹھے لوگوں سے تو جڑا رہتا ہے، مگر اپنے قریب موجود اپنوں کے لیے اس کے پاس بات کرنے کا وقت نہیں بچا۔ یہ بڑی عجیب سی حقیقت ہے کہ انسان کو دنیا بھر کے لوگوں کی خبریں تو ہوتی ہیں، لیکن اپنے ہی گھر کے کسی فرد کی ذہنی کیفیت کا اسے ذرا بھی علم نہیں ہوتا۔ وہ اجنبیوں کی خوشی اور غم پر فوری ردعمل دیتا ہے، مگر اپنے گھر کے کسی فرد کے دل کی بات جاننے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔ جو شخص سوشل میڈیا پر گھنٹوں گزار دیتا ہے، وہ اکثر اپنے والدین کے پاس خاموشی سے بیٹھنے کے چند منٹ بھی نہیں نکال پاتا۔ یہ منظر نامہ ہمیں اس بات پر غور کرنے پر اکساتا ہے کہ کیا ہم ڈیجیٹل رابطوں کے اس جال میں اتنے الجھ گئے ہیں کہ حقیقی اور خلوص پر مبنی رشتوں کو وقت دینا ہی چھوڑ بیٹھے ہیں؟

گھر کے اندر ہونے والی بات چیت صرف وقت کاٹنے کا ڈھنگ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک دوسرے کو جاننے، اعتماد بحال کرنے اور جذباتی لگاؤ کو گہرا کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے۔ جب کوئی فرد اپنے دن بھر کے معمولات گھر والوں سے شیئر کرتا ہے، تو وہ محض قصے نہیں سنا رہا ہوتا بلکہ اپنے جذبات بھی ان کے سامنے کھول کر رکھ رہا ہوتا ہے۔ بالکل ایسے ہی، جب گھر کا کوئی دوسرا فرد اس کی بات دھیان سے سنتا ہے، تو بولنے والے کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اس کی ذات، اس کے مسائل اور اس کی خوشیاں باقی سب کے لیے بھی معنی رکھتی ہیں۔ لیکن گھریلو مکالمہ ختم ہو جائے تو باہمی فہم کے مواقع خود بخود سکڑ جاتے ہیں۔ لوگ اپنی ذہنی الجھنوں کو دل میں چھپانے لگتے ہیں، معمولی نوعیت کی غلط فہمیاں پنپنے لگتی ہیں اور کبھی کبھار معمولی اختلاف بھی گہرے تفرقے کا روپ لے لیتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ باہمی وقت کی کمی کی وجہ سے کوئی بھی کسی کے جذبات، مزاج اور حالات کا درست ادراک نہیں کر پاتا۔ اس طرح ایک ہی چھت تلے زندگی بسر کرنے والے اجنبیوں کی سی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

باہمی مشورے اور احساسِ ذمہ داری کا خاتمہ

خاندانی نظام کا ایک اہم پہلو یہ بھی تھا کہ گھر کے افراد اپنے مسائل اور اہم فیصلوں میں ایک دوسرے سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ خاندان کے بزرگوں کے تجربات کو اہمیت دی جاتی تھی، نوجوان بلا جھجک اپنی رائے پیش کرتے تھے اور بچوں کو بھی اپنی بات کہنے کا موقع ملتا تھا۔ اس طرح ہر فرد خود کو خاندان کا ایک اہم حصہ سمجھتا تھا اور اسے یہ احساس رہتا تھا کہ اس کی رائے اور باتوں کی بھی قدر کی جاتی ہے۔ آج کے دور میں اکثر گھرانوں میں یہ اقدار تیزی سے دم توڑ رہی ہیں۔ ہر فرد اپنے روزمرہ کے کاموں اور ذاتی ترجیحات میں اس قدر ڈوبا ہوا ہے کہ خاندانی نشستوں اور مشوروں کے لیے وقت نکالنا محال ہو گیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ گھریلو امور میں تعاون اور مشاورت کا رجحان زوال پذیر ہے۔ نئی پود بزرگوں کی کہی ہوئی باتوں سے فیض یاب نہیں ہو پاتی اور بزرگ بھی نوجوانوں کے بدلتے ہوئے رجحانات سے بے خبر رہ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نسلوں کے درمیان دوری بڑھتی جا رہی ہے، اور اس فاصلے کو کم کرنے کے لیے وقت دینے اور کھل کر بات چیت کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ گھر کا امن محض اس خلوت کا نام نہیں کہ وہاں کوئی شور نہ مچے یا سب خاموش بیٹھے ہوں۔ اصل چین تو اس یقین کا محتاج ہے کہ بندہ اپنے گھر میں کھل کر بات کر سکے، اس کے دکھ سنے جائیں، اس کی خوشیوں میں سب شریک ہوں اور دکھ سکھ میں اپنوں کا کندھا میسر ہو۔ جب یہ یقین ڈگمگانے لگے تو گھر کی تمام تر دنیوی آسائشیں بھی وہ قلبی سکون دینے سے قاصر رہتی ہیں جس کی انسان کو تلاش ہوتی ہے۔

آج کل کثرت سے آسائشیں ہونے کے باوجود، گھروں میں جدید ترین آلات رکھے ہیں اور آرام کے تمام سامان موجود ہیں، مگر اس سب کے باوجود ذہنی بے چینی اور تنہائی کا احساس دن بدن پھیلتا جا رہا ہے۔ اس صورتحال کی ایک بڑی وجہ آپس کے رشتوں میں بڑھتی ہوئی دوری ہے۔ صرف مادی چیزیں انسان کی ضرورت نہیں پوری کرتیں، بلکہ اسے خلوص، توجہ، محبت اور دل سے اپنائے جانے کا احساس بھی چاہیے۔ یہ بنیادی ضرورتیں گھر کی چھت تلے نہ ملیں تو پھر گھر کا اصل مقصد ختم ہونے لگتا ہے۔

مریمؑ کی مقدّس نسبت سے غزہ کی مظلوم ماں تک!

مسعود محبوب خان (ممبئی)

دنیا میں بعض تصاویر محض تصویریں نہیں ہوتیں، بلکہ وہ اپنے اندر ایک پوری تاریخ، ایک تہذیب کا کرب، انسانی المیوں کی داستان اور ایسے سوالات سموئے ہوتی ہیں جن کا جواب وقت کے حکمرانوں، طاقت ور ریاستوں اور عالمی ضمیر کو دینا پڑتا ہے۔ بعض اوقات ایک تصویر وہ حقیقت بیان کر دیتی ہے جسے ہزاروں صفحات کی تحریریں بھی پوری طرح اجاگر نہیں کر پاتیں۔ فن اور تخلیق کی اصل قوت بھی یہی ہے کہ وہ خاموش رہ کر بھی بولتے ہیں، بے زبان ہو کر بھی سوال اٹھاتے ہیں اور ایک لمحے میں انسان کو ایسی حقیقت سے روبرو کر دیتے ہیں جس سے وہ برسوں نظریں چراتا رہا ہو۔ اٹلی کے شہر نیپلز میں سامنے آنے والا ایک منفرد فن پارہ بھی اسی نوعیت کا ہے، جس نے مذہبی علامت، انسانی ہمدردی اور فلسطینی ماؤں کے ناقابلِ بیان کرب کو ایک ہی منظر میں سمو کر دنیا کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے۔ اطلاعات کے مطابق، اٹلی کے شہر نیپلز میں واقع پاپا کوڈا چیپل (Papacoda Chapel) میں بدھ کے روز ایک غیر معمولی فن پارے کی رونمائی کی گئی، جو فوٹو گرافر اور فنکار ایڈوارڈو کاسٹالڈو (Eduardo Castaldo) کی تیار کردہ نمائش "ہولی مدرز آف غزہ" (Holy Mothers of Gaza) کا حصّہ ہے۔ اس فن پارے کی انفرادیت یہ ہے کہ اس میں حضرت مریمؑ کی ایک تصویر کو تہہ در تہہ تصویری انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ بظاہر دیکھنے والے کو حضرت مریمؑ کی تصویر دکھائی دیتی ہے، لیکن جب اس تصویر کے اوپری حصّے کو پھاڑا یا ہٹایا جاتا ہے تو اس کے نیچے غزہ کی ایک فلسطینی ماں کا چہرہ اور اس کی گود میں سمٹا ہوا معصوم بچّہ نمایاں ہو جاتا ہے۔ یوں ایک مقدّس مذہبی علامت کے پس منظر سے ایک ایسی ماں کا درد ابھر کر سامنے آتا ہے جس کی زندگی جنگ، تباہی، خوف، محرومی اور اپنے بچّوں کی سلامتی کے اندیشوں نے اجیرن کر رکھی ہے۔ یہ محض تصویروں کو ایک دوسرے کے اوپر چسپاں کرنے کا فنّی تجربہ نہیں، بلکہ اپنے اندر ایک گہرا انسانی، اخلاقی اور تہذیبی پیغام رکھتا ہے۔ اس فن پارے کا بنیادی تصور یہ ہے کہ اگر ہم مذہبی تقدّس، روایتی علامتوں اور تاریخی عقیدتوں کے ظاہری پردوں سے آگے بڑھ کر دیکھیں تو ہمیں ہر دور کی مظلوم ماں کے چہرے میں ایک مشترک انسانی کرب دکھائی دے گا۔ حضرت مریمؑ کی ذات مسیحی روایت میں پاکیزگی، صبر، مادری محبت، قربانی اور روحانی عظمت کی ایک نمایاں علامت ہے۔ ان کی تصویر کے نیچے غزہ کی ایک ماں کو دکھانا دراصل اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا ہے کہ ماں کی ممتا کسی مذہب، نسل، قومیت یا جغرافیائی سرحد کی پابند نہیں ہوتی۔ ماں کا آنسو ہر زبان میں ایک ہی معنی رکھتا ہے، بچّے کی بے بسی ہر معاشرے میں یکساں درد پیدا کرتی ہے اور اولاد کو کھونے کا خوف ہر ماں کے لیے ناقابلِ برداشت ہوتا ہے۔ اس فن پارے میں حضرت مریمؑ کی تصویر کو پھاڑ کر اس کے نیچے غزہ کی ماں کو نمایاں کرنے کا عمل بھی غیر معمولی علامتی معنویت رکھتا ہے۔ گویا فنکار یہ سوال اٹھا رہا ہے کہ کیا ہم مذہبی مقدسات کے احترام اور ان سے وابستہ جذبات کو تو اہمیت دیتے ہیں، لیکن اپنے عہد کی زندہ ماؤں کے آنسوؤں، ان کے بچّوں کی چیخوں اور ان کے گھروں کے ملبے تلے دبے خوابوں کو دیکھنے سے قاصر ہیں؟ کیا ہم مقدّس ماؤں کی تصویروں کے سامنے عقیدت سے سر جھکا سکتے ہیں، لیکن ان ماؤں کی بے بسی پر خاموش رہ سکتے ہیں جن کے بچّے جنگ کی آگ میں جھلس رہے ہیں؟ یہ سوال کسی ایک مذہب یا معاشرے کے خلاف نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے اجتماعی ضمیر کے سامنے رکھا گیا ایک اخلاقی سوال ہے۔ اس فن پارے کی ایک اور اہم خصوصیت اس کا تخلیقی طریقۂ اظہار ہے۔ نمائش میں ایک تصویر کے اوپر دوسری تصویر اس انداز سے چسپاں کی گئی ہے کہ اوپری تصویر کو ہٹانے یا پھاڑنے سے اس کے نیچے چھپی ہوئی حقیقت سامنے آتی ہے۔ یہ تہہ در تہہ تصویری ساخت محض فنّی جدت نہیں، بلکہ ایک گہرا فکری استعارہ بھی ہے۔ بسا اوقات طاقت ور سیاسی بیانیے، ذرائع ابلاغ کی ترجیحات، سفارتی مصلحتیں اور نظریاتی تعصّبات کسی انسانی المیے کی اصل حقیقت کو پردوں میں چھپا دیتے ہیں۔ ظاہری منظر کے پیچھے ایک دوسری دنیا آباد ہوتی ہے؛ ایسی دنیا جس میں مائیں اپنے بچّوں کو سینے سے لگائے پناہ کی تلاش میں بھٹک رہی ہوتی ہیں، بچے اپنے گھروں، اسکولوں اور کھیل کے میدانوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور خاندان اپنی زندگی بھر کی جمع پونجی چند لمحوں میں کھو بیٹھتے ہیں۔ فنکار کا یہ تجربہ گویا ان پردوں کو ہٹانے اور دنیا کو اس حقیقت کا سامنا کرنے کی دعوت دیتا ہے جسے دیکھنے سے اکثر لوگ گریز کرتے ہیں۔ اس تصویر میں دکھائی دینے والی فلسطینی ماں اور اس کے بچّے کی اصل تصویر فلسطینی فوٹو گرافر عمر القطاعہ (Omar Al-Qattaa) نے کھینچی ہے۔ ان کی فوٹو گرافی غزہ میں اسرائیلی فضائی حملوں کے بعد پیدا ہونے والے انسانی المیے، عوامی بے بسی، اجتماعی سوگ اور تباہ شدہ زندگیوں کی عکاسی کرتی ہے۔ ان کی تصاویر محض جنگی مناظر کی دستاویز نہیں، بلکہ ان انسانوں کی خاموش گواہی ہیں جن کی زندگیاں مسلسل عدمِ تحفّظ، نقل مکانی، خوف اور محرومی کی زد میں ہیں۔ ایک فوٹو گرافر جب اپنے کیمرے کے ذریعے کسی ماں کو اپنے بچّے سے لپٹے ہوئے دکھاتا ہے تو وہ صرف ایک لمحے کو محفوظ نہیں کر رہا ہوتا، بلکہ اس لمحے کے اندر پوشیدہ خوف، محبت، بے یقینی اور امید کی آخری کرن کو بھی تاریخ کے حوالے کر رہا ہوتا ہے۔ غزہ کا المیہ محض زمین کے ایک ٹکڑے پر جاری عسکری تصادم یا سیاسی تنازعے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا انسانی بحران ہے جس نے نسلوں کی زندگیوں کو متاثر کیا ہے۔ یہاں جنگ نے صرف عمارتیں، سڑکیں، اسپتال، تعلیمی ادارے اور بنیادی ڈھانچے ہی تباہ نہیں کیے، بلکہ انسانی زندگی کے معمولات، خاندانی رشتوں، اجتماعی تحفّظ اور مستقبل کے تصورات کو بھی شدید نقصان پہنچایا ہے۔ ایک فلسطینی ماں کے لیے اپنے بچّے کو جنم دینا اور اس کی پرورش کرنا اب صرف فطری اور جذباتی ذمّہ داری نہیں رہا، بلکہ ایک مسلسل آزمائش بن چکا ہے۔ اسے یہ فکر لاحق رہتی ہے کہ بچّے کو کھلانے کے لیے غذا کہاں سے آئے گی؟ بیمار ہونے کی صورت میں علاج کہاں میسر ہوگا؟ رات کے اندھیرے میں بمباری کا خطرہ کس سمت سے آئے گا؟ اور اگر گھر چھوڑنا پڑے تو بچّوں کو کہاں لے کر جائے گی؟ جنگ کے حالات میں ماں کی سب سے بڑی خواہش اپنے بچّے کو محفوظ دیکھنا ہوتی ہے، لیکن غزہ کی مائیں ایک ایسے ماحول میں زندگی گزار رہی ہیں جہاں تحفّظ کا تصور ہی مسلسل سوالیہ نشان بنا ہوا ہے۔ وہ اپنے بچّوں کو خوف سے بچانے کی کوشش کرتی ہیں، حالاں کہ خود ان کے دل بھی خوف سے لرز رہے ہوتے ہیں۔ وہ بچّوں کے سامنے حوصلے کا مظاہرہ کرتی ہیں، حالاں کہ ان کے اپنے اندر بے شمار اندیشے اور اضطراب جنم لیتے ہیں۔ وہ بچّوں کو تسلی دیتی ہیں کہ سب ٹھیک ہو جائے گا، لیکن خود نہیں جانتیں کہ آنے والی صبح ان کے لیے کیا پیغام لے کر آئے گی۔ یہی وہ انسانی کرب ہے جسے اس فن پارے نے ایک ماں اور بچے کی تصویر میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ غزہ کی ماں کی یہ تصویر ہمیں اس حقیقت کی طرف بھی متوجہ کرتی ہے کہ جنگوں کی اصل قیمت صرف میدانِ جنگ میں موجود فوجیں ادا نہیں کرتیں۔

شاخ گل کا کھلتا ہوا پھول مفتی محمد عامر مظہری



مظفر احسن رحمانی

زندگی کی کٹھن راہوں میں بے شمار ایسے نشیب و فراز آتے ہیں جو انسان کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روک دیتے ہیں اور کامیابی کی منزلیں طے کرنے میں بڑی رکاوٹ بن جاتے ہیں؛ لیکن انہی دشوار گزار راستوں میں بعض ایسے جانباز بھی ہوتے ہیں جو راہ کے پتھروں کو اپنی منزل کا سنگ میل سمجھتے ہوئے آگے بڑھتے رہتے ہیں وہ مشکلات سے گھبرانے کے بجائے انہیں اپنی قوت ارادی کا امتحان سمجھتے ہیں اور بالآخر عزم و حوصلے کے ساتھ کامیابی کی بلند فضا میں پرواز کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں

آپ نے بے شمار کامیاب لوگوں کی کہانیاں پڑھی ہوں گی ان میں بعض ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنی راہیں خود ہموار کی ہوں گی اور اپنی محنت و جفاکشی سے کامیابی کے چراغ روشن کیے ہوں گے، جب کہ بعض کی زندگی میں کامیابی کے مواقع پہلے ہی سے میسر آ گئے ہوں گے لیکن آج میں آپ کو ایک ایسی داستان سنانے جا رہا ہوں جس میں معصومیت بھی ہے، محرومی بھی، تربیت بھی، محنت بھی، عزم و استقلال بھی اور کردار و عمل کا ایسا حسین امتزاج بھی، جسے سن کر یقیناً آپ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ دارالعلوم سبیل الفلاح جالے میں بحیثیت مدرس میری تقرری کو ابھی دو ہفتے بھی نہیں گزرے ہوں گے۔ طلبہ سے زیادہ شناسائی نہیں ہوئی تھی۔ ہر جماعت میں بیس سے زائد طلبہ ہوتے تھے اور ظاہر ہے کہ کسی نئے ماحول میں طلبہ سے مانوس ہونے میں کچھ وقت تو لگ ہی جاتا ہے چند دن گزرے تو طلبہ مجھ سے مانوس ہونے لگے اور مجھے بھی ان سے ایک خاص انسیت محسوس ہونے لگی

اسی دوران جماعت اول اردو کبیر کے ایک طالب علم سے تعارف ہوا چھوٹا سا معصوم بچہ، عمر کوئی آٹھ نو سال ہوگی صاف ستھرا رنگ، من موہنی صورت، کھڑی ناک، سر پر اجلی ٹوپی اور مدرسے کا صاف ستھرا یونیفارم وہ روزانہ پابندی سے مدرسے آتا، اپنی مقررہ جگہ پر بیٹھتا اور خاموشی و یکسوئی کے ساتھ اپنا سبق یاد کرنے اور سنانے میں مشغول رہتا نہ شور و غل، نہ غیر ضروری باتیں، نہ ادھر ادھر کی دلچسپی؛ بس اپنے تعلیمی کام سے کام اس کا یہ انداز مجھے بہت اچھا لگتا اور میں دل ہی دل میں اس کی سلیقہ مندی پر رشک کرتا ایک دن میں نے محبت سے اس سے چند سوالات کیے

آپ کا کیا نام ہے؟

کہاں رہتے ہو؟

والد صاحب کا نام کیا ہے اور وہ کیا کرتے ہیں؟ اس نے گردن جھکائی اور دھیمی آواز میں جواب دیا: میرا نام محمد عامر مظہری ہے میرا گھر جالے ہی کے قاضی محلہ میں ہے میرے والد کا نام محمد رافع صاحب تھا وہ راوڑ قلعہ میں کاروبار کرتے تھے، لیکن اب وہ اس دنیا میں نہیں رہے ہم چار بھائی اور دو بہنیں ہیں بڑے بھائی کے علاوہ ہم سب بہن بھائی اسی مدرسے میں پڑھتے ہیں والدہ ہم سب کا بہت خیال رکھتی ہیں اور ہمارے سارے ماموں بھی ہم پر بہت مہربان ہیں، ہمارا بہت خیال رکھتے ہیں

یہ کہتے کہتے اس کی آواز بھرا گئی، چہرے پر اداسی چھا گئی اور آنکھیں بھیگ گئیں وہ خاموشی سے اٹھا، اپنا بستہ اٹھایا اور گھر چلا گیا

مجھے ایسے بچے جن کے سروں سے والد کا سایہ اٹھ چکا ہو، فطری طور پر بہت عزیز ہوتے ہیں شاید یہی وجہ تھی کہ عام سے بھی مجھے ایک خاص قسم کی محبت ہوگئی میں اس کا خصوصی خیال رکھنے لگا سبق یاد نہ ہوتا تو اسے اپنے پاس بٹھا کر یاد کرواتا، تعلیمی کمزوری محسوس ہوتی تو توجہ دیتا اور اس کی حوصلہ افزائی کرتا لیکن اس کی تربیت اور گھریلو ماحول کا ایک پہلو مجھے خاص طور پر متاثر کرتا تھا اگر کبھی میں اسے کوئی چیز دینا چاہتا تو وہ صاف کہہ دیتا کہ امی نے کسی سے کوئی چیز لینے سے منع کیا ہے اس کے اس جواب سے مجھے اندازہ ہوا کہ اس بچے کی تربیت ایک نہایت باوقار اور محتاط ماحول میں ہو رہی ہے

وقت گزرتا رہا دو تین سال بعد میں حاجی مہتدی صاحب کے گھر سے منتقل ہو کر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم کے گھر، قاضی محلہ میں مستقل طور پر رہنے لگا یہاں قیام کے دوران محلے کے کئی گھروں سے محبت و اپنائیت کے رشتے قائم ہوئے انہی میں ایک گھر اس ننھے طالب علم کا بھی تھا

اس کی والدہ کبھی کبھی مکمل پردے کا اہتمام کرتے ہوئے تشریف لاتیں، میری خیریت دریافت کرتیں اور اپنی اولاد کی تعلیم کے حوالے سے خصوصی تاکید کرتے ہوئے کہتیں کہ فائزہ غزل، عامر اور فرحان کی تعلیم پر توجہ دیجیے گا اس کے بعد خاموشی سے واپس چلی جاتیں شاید وہ میری حالت کو سمجھتی تھیں کہ دیار غیر سے آیا ہوا یہ مولوی صاحب بھی ہم سب کی محبتوں اور عنایتوں کا محتاج ہے کبھی کبھار میرے لیے کھانے پینے کی کوئی چیز بھی لاتیں اور میری اہلیہ کے حوالے کر کے چلی جاتیں پوچھنے پر معلوم ہوتا کہ باجی دے کر گئی ہیں

اس خاندان کا حضرت مولانا سے تعلق اور میری ان سے وابستگی بھی ایک سبب تھا کہ میں ان کی محبتوں کو نظر انداز نہیں کر پاتا تھا افسوس کہ وہ شفیق خاتون دو سال قبل اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئیں اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے آمین

وقت اپنی رفتار سے آگے بڑھتا رہا عامر نے جماعت دوم عربی تک کی تعلیم مکمل کر لی اس وقت دارالعلوم سبیل الفلاح جالے میں جماعت دوم عربی تک ہی تعلیم کا نظم تھا اب اس کی مزید تعلیم کے لیے کسی بہتر ادارے کا انتخاب ضروری تھا میرے ذہن میں علاقے کے تین مدارس کے نام تھے مدرسہ اشرف العلوم کنہواں، سیتامڑھی، مولانا عبدالمنان صاحب کا مدرسہ اور جامعہ اسلامیہ قاسمیہ بالاساتھ

بالاساتھ کے کئی اساتذہ دارالعلوم سبیل الفلاح جالے میں بھی تدریسی خدمات انجام دے رہے تھے حضرت مولانا عبدالحنان رحمہ اللہ سے بھی اس ادارے کا تعلق رہا تھا اس لیے مشورے اور غور و فکر کے بعد یہ طے پایا کہ عامر کی آئندہ تعلیم کے لیے جامعہ اسلامیہ قاسمیہ بالاساتھ زیادہ موزوں رہے گا چنانچہ وہ اپنی علمی پیاس بجھانے اور تعلیمی سفر کو آگے بڑھانے کے لیے بالاساتھ روانہ ہو گیا

وہاں اس نے حضرت مولانا حسین احمد قاسمی، مولانا عزیز احمد قاسمی، مفتی ثناء اللہ قاسمی، حضرت مولانا قاضی عمران صاحب قاسمی، ماسٹر فیاض احمد صاحب بھاگلپوری، ماسٹر نصر عالم بھاگلپوری اور دیگر اساتذہ سے خوب استفادہ کیا ان اساتذہ کی علمی و تربیتی توجہ نے اس کی تعلیمی صلاحیتوں کو مزید نکھارا جماعت ہفتم عربی کی تکمیل کے بعد اس نے دارالعلوم دیوبند کا رخ کیا اور وہاں سے دورۂ حدیث کی تکمیل کی



اس کے بعد اس کے علمی سفر نے ایک نئی منزل کی طرف قدم بڑھایا اور وہ ہندوستان کے ممتاز علمی و تربیتی ادارے المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد پہنچا جہاں انہیں مولانا شاہد قاسمی مفتی عمر عابدین قاسمی مدنی مفتی اشرف علی قاسمی مفتی اعظم ندوی کے علاوہ حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم کی خصوصی تربیت اور سرپرستی نے اس کی زندگی کو ایک نئی سمت عطا کی اس کی فکر و نظر میں وسعت پیدا ہوئی، تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کا حوصلہ ملا اور زندگی کو سلیقے اور ذمہ داری کے ساتھ گزارنے کا شعور حاصل ہوا

معہد سے فراغت کے بعد حضرت مولانا نے اسے اپنے قائم کردہ ادارے دارالعلوم سبیل الفلاح جالے بھیج دیا، جہاں اس کی تقرری بحیثیت مدرس عمل میں آئی یہ اس کے لیے ایک غیر معمولی سعادت تھی کہ جس ادارے کی درس گاہوں میں کبھی وہ خود ایک خاموش اور معصوم طالب علم کی حیثیت سے بیٹھا کرتا تھا، آج اسی ادارے میں ایک استاد کی حیثیت سے طلبہ کی علمی و اخلاقی تربیت کی ذمہ داری اس کے سپرد تھی

اپنے مادر علمی میں اس نے تعلیمی ترقی کے لیے خوب محنت کی طلبہ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی اور تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ انتظامی امور میں بھی دلچسپی لینے لگا چنانچہ جب مولانا محمد اسلم سبیلی صاحب کی مدت ذمہ داری مکمل ہوئی تو حضرت مولانا نے اسے تعلیمی امور کی ذمہ داری سونپ دی۔ یہاں رہتے ہوئے اسے ماسٹر ابرار احمد صاحب مرحوم کے انتظامی کاموں کو قریب سے دیکھنے، سمجھنے اور پرکھنے کا موقع ملا ان کے ساتھ رہ کر اس نے حساب و کتاب اور دیگر انتظامی امور انجام دینے کا سلیقہ سیکھا بعد ازاں جب ماسٹر امتیاز حیدر صاحب بالاساتھ رخصت ہوئے تو تعلیمی امور کے ساتھ انتظامی ذمہ داریاں بھی اس کے سپرد کر دی گئیں اس نے ان تمام ذمہ داریوں کو جس محنت، تندہی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا، اس کا اعتراف حضرت مولانا اپنی گفتگو میں ہمیشہ فرماتے رہتے ہیں

اس کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ وہ مدرسے کے تعلیمی و انتظامی نظام تک خود کو محدود نہیں رکھتا، بلکہ سماجی اور ملی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے محلے میں کسی کی شادی ہو یا کسی کا انتقال، خوشی کا موقع ہو یا غم کی گھڑی، وہ ہر موقع پر پیش پیش رہتا ہے لوگوں کے کام آنا، ان کے دکھ درد میں شریک ہونا اور اجتماعی ذمہ داریوں کو اپنا فرض سمجھنا اس کی طبیعت کا حصہ بن چکا ہے

دینی تعلیم کے ساتھ اس نے عصری تعلیم کے میدان میں بھی دلچسپی لیا اور اس طرح بی اے اردو اور ایم اے اردو کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی سے ماس کمیونی کیشن کی ڈگری بھی حاصل کی اس طرح اس نے دینی و عصری تعلیم کے حسین امتزاج کے ذریعے اپنی علمی استعداد اور عملی صلاحیتوں میں مزید اضافہ کیا

۱۵ اگست ۱۹۸۹ء کو جالے کے قاضی محلہ میں جنم لینے والے اس نوجوان عالم کی زندگی کا یہ سفر محض ایک شخص کی تعلیمی ترقی کی داستان نہیں، بلکہ عزم و استقلال، حسن تربیت، اساتذہ کی شفقت، سرپرستوں کی توجہ اور مسلسل جدوجہد کی ایک روشن مثال ہے توجہ طلب بات یہ ہیکہ وہ بچہ جس نے کم سنی میں والد کا سایہ کھو دیا، جس کی آنکھوں میں اپنے والد کا ذکر کرتے ہوئے نمی اتر آتی تھی، جس نے ابتدائی تعلیم کے زمانے میں خاموشی، سلیقہ مندی اور یکسوئی کو اپنا شعار بنایا، آج اسی ادارے میں اساتذہ کی صف میں کھڑا ہے جہاں کبھی وہ خود ایک طالب علم کی حیثیت سے تعلیم حاصل کیا کرتا تھا آج وہ نہ صرف طلبہ کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہے بلکہ ادارے کے اہم تعلیمی و انتظامی امور بھی بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے یہ سفر ہمیں بتاتا ہے کہ زندگی کی کامیابی کے لیے صرف سازگار حالات ہی ضروری نہیں ہوتے، بلکہ حوصلہ، محنت، صحیح تربیت اور مخلص رہنمائی بھی انسان کو بلندیوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اللہ سلامت رکھے

خیبر پختونخوا کے پانچ اضلاع میں ایک ماہ کے لیے دفعہ 144 نافذ



پشاور، 16 نومبر (ہ س) پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے پانچ اضلاع بنوں، باجوڑ، لکی مروت، صوابی اور ٹانک کی انتظامیہ نے امن و امان کی موجودہ صورتِ حال کے پیش نظر اتوار کے روز ایک ماہ کے لیے دفعہ 144 نافذ کردی ہے۔

ان پانچ اضلاع میں بنوں، باجوڑ اور ٹانک ان 12 اضلاع میں شامل ہیں جہاں سکیورٹی کے سنگین مسائل کے باعث خصوصی ہنگامی اقدامات کیے گئے ہیں۔

روزنامہ ڈان کی رپورٹ کے مطابق، باجوڑ کی ضلعی انتظامیہ نے 30 روز کے لیے ہر قسم کے سیاسی اجتماعات، ریاست مخالف نفرت انگیز تقاریر اور اسلحے کی نمائش پر پابندی عائد کردی ہے۔ ڈپٹی کمشنر باجوڑ عدنان فرید آفریدی نے امن و امان کی صورتِ حال کے پیش نظر ان پابندیوں کی منظوری دی۔ ان کا کہنا تھا کہ شہریوں کی جان و مال کے تحفظ اور امن برقرار رکھنے کے لیے اضافی اقدامات ضروری ہیں۔

حکم نامے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو کسی بھی ناخوشگوار واقعے کی روک تھام کے لیے مزید چوکس رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ضلع میں داخلے اور باہر نکلنے کے راستوں پر سکیورٹی سخت کرنے اور عوامی مقامات پر غیر مجاز اجتماعات روکنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

یہ پابندیاں 15 نومبر سے نافذ العمل ہوں گی اور 15 دسمبر تک جاری رہیں گی۔ حکم نامے کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 188 کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

واضح رہے کہ اکتوبر میں بھی سکیورٹی خدشات کے پیش نظر باجوڑ میں موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر 10 روز کے لیے پابندی عائد کی گئی تھی۔ بنوں میں گاڑیوں کے شیشوں پر سیاہ فلم لگانے پر بھی پابندی ہے۔ ایک الگ حکم نامے کے تحت بنوں میں بھی اسی مدت کے لیے دفعہ 144 نافذ کردی گئی ہے۔

دوسری جانب صوابی میں ڈپٹی کمشنر نصر اللہ خان نے فوری طور پر ایک ماہ کے لیے عوامی اجتماعات، ریلیوں، جلوسوں، مارچ اور احتجاجی مظاہروں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ تاہم پابندی کے باوجود جمعیت علمائے اسلام (ف) کے کارکنوں نے کرنل شیر خان چوک پر احتجاجی مظاہرہ کیا۔

لکی مروت میں بھی موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر شاہد رفیق نے ضلع بھر میں عوامی اجتماعات، جلوسوں، ریلیوں، جلسوں اور مارچ پر ایک ماہ کے لیے پابندی کا حکم جاری کیا ہے۔ یہ اقدامات ضلعی پولیس افسر کی درخواست پر کیے گئے ہیں۔

ادھر ٹانک میں ڈپٹی کمشنر جمشید خان نے ایک نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے عوامی اجتماعات، ریلیوں اور جلوسوں پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

دریں اثنا، بنوں کے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے شمالی وزیرستان بھر میں انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحانات ملتوی کر دیے ہیں۔ واضح رہے کہ خیبر پختونخوا طویل عرصے سے دہشت گردانہ حملوں اور سکیورٹی چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔ گزشتہ ماہ باجوڑ میں دہشت گردوں نے ایک پولیس چوکی پر حملہ کیا تھا، جس کے نتیجے میں ایک پولیس اہلکار شہید ہو گیا تھا۔ دوسری جانب جمعہ کے روز پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) نے بتایا تھا کہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر کیے گئے مختلف آپریشنز کے دوران 74 دہشت گرد ہلاک کر دیے گئے ہیں۔

ایران کے ساتھ کشیدگی کے درمیان امریکہ نے تیسرا طیارہ بردار بحری جہاز مشرق وسطی روانہ کیا



واشنگٹن (امریکہ)، 16 نومبر (ہ س) امریکہ نے ایران کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان اپنا تیسرا طیارہ بردار بحری جہاز یو ایس ایس تھیوڈور روزویلٹ مشرق وسطی بھیجا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مشرق وسطی میں تین امریکی طیارہ بردار اسٹرائیک گروپ تعینات کیے گئے ہیں۔ اس سے مشرق وسطی میں امریکی فوجی موجودگی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ سی بی ایس نیوز اور الجزیرہ کی رپورٹوں کے مطابق روزویلٹ اتوار کو یو ایس آرمی سنٹرل کمانڈ کے علاقے میں پہنچے۔ دو امریکی طیارہ بردار بحری جہاز پہلے ہی اس علاقے میں کام کر رہے تھے۔ اب تھیوڈور روزویلٹ کی آمد کے ساتھ ان کی تعداد بڑھ کر تین ہو گئی ہے۔ طیارہ بردار بحری جہاز سمندر میں ایک بڑے فوجی اڈے کی طرح ہوتا ہے۔ یہ لڑاکا طیاروں کو اڑان بھرنے اور فوجی کارروائیاں کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ اس کے ساتھ جنگی جہازوں کا ایک گروپ بھی ہے جسے کیریئر اسٹرائیک گروپ کہا جاتا ہے۔ تھیوڈور روزویلٹ کو امریکہ نے ایک ایسے وقت میں بھیجا ہے جب ایران کے ساتھ اس کی کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ ایران نے ہفتے کے آخر میں دعویٰ کیا کہ اس نے بحرین میں امریکی فوجی اڈوں پر حملہ کیا ہے۔ ایران نے جمعہ کو دعویٰ کیا کہ اس نے بحرین میں امریکی ابتدائی انتباہی ریڈار سسٹم کو نشانہ بنایا۔ تاہم امریکی فوج نے ریڈار سسٹم کو نقصان پہنچنے کے ایران کے دعوے کو مسترد کر دیا۔ امریکہ نے کہا کہ اس کی فوج نے بحرین کی طرف جانے والے دو ایرانی ڈرون کو روک لیا ہے۔ اس تیسرے طیارہ بردار بحری جہاز کی آمد کی تصدیق کے باوجود، امریکی محکمہ دفاع (پینٹاگون) اور یو ایس سنٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے اس کی تعیناتی کی ٹائم لائن کے بارے میں سرکاری معلومات نہیں دی ہیں۔ سینٹکام مشرق وسطی میں امریکی فوجی کارروائیوں کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ امریکہ اپنے تین طیارہ بردار بحری جہازوں کو خطے میں کب تک تعینات رکھے گا۔ یو ایس ایس جارج ایچ ڈبلیو بش اور یو ایس ایس جارج واشنگٹن اب تھیوڈور روزویلٹ کے ساتھ مشرق وسطی میں ہیں۔ ایران کے نائب وزیر خارجہ برائے قانونی اور بین الاقوامی امور قاسم غریب آبادی کا کہنا ہے کہ تہران "امریکہ کے پہلے حملہ کرنے کا انتظار نہیں کرے گا"۔ انہوں نے یہ بھی اشارہ کیا کہ واشنگٹن ایک اور حملے کی تیاری کے لیے سفارت کاری کے ذریعے وقت حاصل کر رہا ہے۔

بالیندر شاہ کے دورہ ہندوستان سے قبل فضائی راستوں پر نئی سفارتی پہل





کاٹھمنڈو، 16 نومبر (ہ س)۔ نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ کے مجوزہ دورہ ہندوستان سے قبل دونوں ممالک کے درمیان فضائی راستوں (ایئر روٹس) کے معاملے پر ایک نئی سفارتی پہل ہوئی ہے۔ نیپال طویل عرصے سے ہندوستان سے بین الاقوامی پروازوں کے لیے چار اضافی فضائی راستوں کی اجازت مانگتا رہا ہے۔ اس دوران پہلی بار ہندوستان نے بھی نیپال کے سامنے اپنی فضائی حدود سے متعلق دو فضائی راستوں کی اجازت طلب کی ہے۔ ہندوستان نے رکسول اور باگڈوگرا کے لیے نیپالی فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت مانگی ہے۔

دونوں ممالک کے درمیان فضائی راستوں کے معاملے پر باہمی اتفاقِ رائے ہو سکے گا۔ بھیرہوا بین الاقوامی ہوائی اڈے کے لیے گورکھپور-بھیرہوا فضائی راستے کو اہم سمجھا جا رہا ہے۔ نیپال کا ماننا ہے کہ اس راستے کی اجازت ملنے سے بھیرہوا ہوائی اڈے کا بین الاقوامی استعمال بڑھے گا اور ہندوستانی و دیگر غیر ملکی سیاحوں کی آمد و رفت آسان ہو جائے گی۔ دوسری جانب ہندوستان نے سفارتی بات چیت کے دوران پہلی بار نیپال سے رکسول اور باگڈوگرا کے لیے اپنی فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ ہندوستانی فریق کی تجویز ہے کہ باگڈوگرا اور رکسول سے آنے اور جانے والی بین الاقوامی پروازوں کو نیپالی فضائی حدود استعمال کرنے کی سہولت فراہم کی جائے۔

رہا ہے۔ نیپال چار فضائی راستوں کی اجازت کا مطالبہ کرتا رہا ہے۔ ان میں بنیسا-مہندر نگر، گورکھپور-بھیرہوا، سیتامڑھی-جنک پور اور باگڈوگرا-چندرگڑھی فضائی راستے شامل ہیں۔ ان کی اجازت ملنے سے نیپال کے مغربی، وسطی اور مشرقی علاقوں میں بین الاقوامی پروازوں کا آپریشن زیادہ آسان کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ نیپال فی الحال باگڈوگرا فضائی راستے کے لیے اپنی فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت دینے پر آمادہ نظر آ رہا ہے۔ اس کے بدلے ہندوستان بھی اتراکھنڈ سے متصل نیپالی سرحد کے راستے بین الاقوامی طیاروں کو نیپال میں داخلے کی اجازت دینے کے معاملے پر مثبت رویہ اختیار کرتا دکھائی دے

بنگلہ دیش میں بی این پی رہنماؤں کے گھروں، دفاتر اور تجارتی مراکز میں توڑ پھوڑ اور آتش زنی



ڈھاکہ (بنگلہ دیش)، 16 نومبر (ہ س)۔ بنگلہ دیش کے گوپال گنج ضلع کے تنگی پاڑہ میں اتوار کے روز بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) اور اس سے وابستہ تنظیموں کے کئی رہنماؤں اور حامیوں کے گھروں، پارٹی دفاتر اور تجارتی مراکز میں توڑ پھوڑ کی گئی اور انہیں آگ لگا دی گئی۔ بی این پی رہنماؤں کا الزام ہے کہ دوپہر سے ذیلی ضلع کے مختلف علاقوں میں پابندی عائد عوامی لیگ، یوتھ لیگ اور اسٹوڈنٹ لیگ کے کارکنوں نے یہ حملے کیے۔ ڈھاکہ ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، دوپہر تقریباً 2 بجے ڈومور یا یونین کے پاکوریتا بازار میں عوامی لیگ اور اس سے وابستہ تنظیموں کے کارکنوں نے ایک جلوس نکالا۔ اس کے بعد انہوں نے پاکوریتا مدرسے کے قریب بی این پی حامیوں کے دو تجارتی مراکز کو آگ لگا دی۔ دوپہر تقریباً 3:30 بجے ایک اور جلوس نکالا گیا۔ اس دوران پاٹگاتی بازار میں یوتھ دل کے دفتر میں توڑ پھوڑ کرنے کے بعد اسے آگ لگا دی گئی۔ اطلاعات کے مطابق، شام تقریباً 4 بجے حملہ آوروں نے شری رام کنڈی میں ذیلی ضلع یوتھ دل کے سابق کنوینر جسیم شیخ کے گھر کو آگ لگا کر جلا دیا۔ اس کے ایک گھنٹے بعد گورڈانگا کے چورنگی چوک پر بی این پی حامی محمود بسواس کی ایک دکان کو آگ لگا دی گئی۔ اسی دوران تنگی پاڑہ بازار میں شہری بی این پی کے تنظیمی سکریٹری ابوجعفر خان کے ایک تجارتی مرکز میں بھی توڑ پھوڑ کی گئی۔ اسکے بعد رات تقریباً 8 بجے پاٹگاتی بازار میں شہری بی این پی کے صدر امداد ملا کے گھر میں توڑ پھوڑ کی گئی اور اسے آگ لگا دی گئی۔ اسی وقت شہری بی این پی کے تنظیمی سکریٹری گوپال سرکار کے گھر میں بھی توڑ پھوڑ کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق، رات تقریباً 8:30 بجے پابندی عائد اسٹوڈنٹ لیگ کے کارکنوں نے پاٹگاتی مدھیہ پاڑہ گاؤں میں شہری اسٹوڈنٹ دل کے کنوینر یمین منشی کے گھر میں توڑ پھوڑ کی۔ اس کے بعد رات تقریباً 9 بجے تنگی پاڑہ کے پاٹگاتی علاقے میں گرامین بینک کی ایک شاخ کو آگ لگا دی گئی۔ تنگی پاڑہ شہری بی این پی کے صدر امداد ملا نے کہا، ''بنگلہ دیش ایک جمہوری ملک ہے۔ یہاں ہر کسی کو سیاست کرنے کا حق حاصل ہے۔ کیا صرف اس لیے کہ ہم بی این پی کے رکن ہیں، پابندی عائد تنظیموں کے کارکن ہمارے گھروں میں توڑ پھوڑ کریں گے اور انہیں آگ لگا دیں گے؟ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان واقعات کے ذمہ دار افراد کو سزا دی جائے۔''

جے شاہ مسلسل دوسری بار بلا مقابلہ آئی سی سی کے صدر منتخب، بورڈ نے اعتماد کا اظہار کیا



نئی دہلی، 16 نومبر (ہ س)۔ بین الاقوامی کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے جے شاہ کو مسلسل دوسری بار اپنا صدر مقرر کیا ہے۔ بالی میں منعقدہ آئی سی سی بورڈ کے اجلاس کے دوران ڈائریکٹرز کی تجویز کے بعد جے شاہ کو بلا مقابلہ دوسری مدت کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس فیصلے سے عالمی کرکٹ کی قیادت میں تسلسل برقرار رہے گا۔ آئی سی سی بورڈ کا یہ فیصلہ جے شاہ کی قیادت پر اس کے اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ کرکٹ کی عالمی سطح پر توسیع، شائقین کی تعداد میں اضافے اور تجارتی ترقی کے اعتبار سے یہ کھیل کے لیے ایک اہم دور ہے۔ کرکٹ لاس اینجلس اولمپکس 2028 میں واپسی کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آئی سی سی نے مقابلوں کے طویل مدتی شیڈول میں توسیع کا بھی اعلان کیا ہے، جس سے مزید کھلاڑیوں کو شرکت اور ترقی کے مواقع حاصل ہو سکیں گے۔ بورڈ نے کرکٹ کی بنیاد مضبوط کرنے، خواتین کی کرکٹ کی ترقی میں تعاون دینے، ایسوسی ایٹ اراکین کے لیے مواقع بڑھانے، بین الاقوامی کرکٹ کی ساکھ برقرار رکھنے اور کھیل کے طویل مدتی مستقبل کے لیے پائیدار تجارتی مواقع پیدا کرنے کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔ دوسری مدت کے لیے مقرر ہونے پر جے شاہ نے آئی سی سی کے حوالے سے کہا، "آئی سی سی بورڈ نے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے، اس سے میں خود کو انتہائی قابلِ فخر محسوس کر رہا ہوں۔ تمام ڈائریکٹرز کے مسلسل اعتماد اور تعاون کے لیے میں دل سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آئی سی سی کے صدر کی حیثیت سے کام کرنا میرے لیے اعزاز کے ساتھ ساتھ ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ میں دنیا بھر میں کرکٹ کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے اپنے اراکین کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے پرعزم ہوں۔" انہوں نے کہا، "ہم اپنے کھیل کی تاریخ کے سب سے اہم اور دلچسپ دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ لاس اینجلس اولمپکس 2028 میں کرکٹ کی واپسی ہمارے کھیل کو نئے شائقین تک پہنچانے اور کھلاڑیوں و مداحوں کی نئی نسل کو متاثر کرنے کا ایک غیر معمولی موقع ہے۔" جے شاہ نے کہا، "ہماری ذمہ داری صرف کامیاب مقابلوں کے انعقاد تک محدود نہیں ہے۔ ہمیں شائقین، کھلاڑیوں، تجارتی شراکت داروں اور دیگر اہم متعلقہ فریقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کھیل کے لیے ایک زیادہ مضبوط اور پائیدار مستقبل تیار کرنا ہوگا۔ میرا ہمیشہ سے ماننا رہا ہے کہ لوگوں کو متحد کرنے کی صلاحیت ہی کرکٹ کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ بورڈ اور اپنے اراکین کے تعاون سے ہماری توجہ اپنے عزائم کو عملی اقدامات میں تبدیل کرنے اور ایسی ترقی کو یقینی بنانے پر ہوگی، جس کا فائدہ آنے والی نسلوں کو بھی حاصل ہو۔" انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ کے چیئرمین رچرڈ تھامسن نے جے شاہ کی دوبارہ تقرری پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا، "جے کی قیادت ایسے وقت میں جاری رہے گی، جب بین الاقوامی کرکٹ ایک اہم دور سے گزر رہی ہے۔ کھیل تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ ایسے میں ضروری ہے کہ ہم بین الاقوامی شیڈول کو مضبوط بنائیں، دوطرفہ کرکٹ کی اہمیت اور مسابقت برقرار رکھیں اور بڑے مقابلوں کو کھیل کے مستقبل کا مرکزی حصہ بنائیں۔" انہوں نے کہا، "آنے والے برسوں میں کرکٹ کی روایات اور جدت، نئے شائقین اور بدلتے ہوئے تجارتی منظرنامے سے پیدا ہونے والے مواقع کے درمیان توازن قائم کرنا اہم ہوگا۔ آئی سی سی کا کردار اراکین کو ایک ساتھ لانے، بین الاقوامی کرکٹ کے مستقبل کی سمت طے کرنے اور اسے پائیدار بنانے میں انتہائی اہم ہے۔ میں جے کو ان کی دوبارہ تقرری پر مبارک باد دیتا ہوں اور کھیل کے اس اہم اگلے مرحلے میں ان کے ساتھ اور دیگر اراکین کے ساتھ کام کرنے کا منتظر ہوں۔"

دوحہ عالمی چمپئن شپ میں ہندوستان نے تاریخ رقم کی

2028 اولمپکس کے لیے پہلے ہی مقابلے میں تین کوٹہ حاصل کیے



نئی دہلی، 16 نومبر (ہ س)۔ ہندوستانی نشانہ بازوں نے دوحہ میں منعقدہ انٹرنیشنل شوٹنگ اسپورٹ فیڈریشن (آئی ایس ایس ایف) عالمی چیمپئن شپ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لاس اینجلس اولمپکس 2028 کے لیے تین کوٹہ حاصل کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان نے کم از کم گزشتہ پانچ اولمپک سائیکلز میں اپنی بہترین ابتدائی اولمپک کوالیفکیشن میں کامیابی درج کی ہے۔

لندن اولمپکس 2012 سے لے کر لاس اینجلس اولمپکس 2028 تک کے مسلسل پانچ اولمپک سائیکلز میں یہ پہلا موقع ہے، جب ہندوستانی نشانہ بازوں نے پہلے ہی کوالیفائنگ ٹورنامنٹ میں تین کوٹہ حاصل کیے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ یہ تینوں کوٹہ رائفل، پسٹل اور شاٹ گن کے مقابلوں میں عالمی چمپئن شپ کے تمغے جیت کر حاصل کیے گئے ہیں۔ جے پال مالویہ نے مردوں کے 10 میٹر ایئر پسٹل مقابلے میں چاندی کا تمغہ جیت کر ہندوستان کا کھاتہ کھولا۔ اس کے بعد نیرج کمار نے مردوں کے 50 میٹر رائفل تھری پوزیشن مقابلے میں کانسہ کا تمغہ حاصل کیا، جبکہ ویوان کپور نے مردوں کے ٹریپ مقابلے میں چاندی کا تمغہ جیت کر ہندوستان کو تیسرا اولمپک کوٹہ دلایا۔

ہندوستانی نیشنل رائفل ایسوسی ایشن (این آر اے آئی) کے صدر کالیکیش نارائن سنگھ دیو نے اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایک سرکاری بیان میں کہا، "اولمپک سائیکل کے آغاز میں ہی پہلی عالمی چیمپئن شپ میں تین کوٹہ حاصل کرنا اس سے وابستہ تمام لوگوں کے لیے بہت بڑی حوصلہ افزائی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ رائفل، پسٹل اور شاٹ گن تینوں مقابلوں میں تمغے حاصل ہوئے ہیں۔ عام طور پر اس طرح کی رفتار حاصل کرنے میں کئی عالمی کپ مقابلے لگ جاتے ہیں۔ ایسے میں اتنی جلدی تین کوٹہ حاصل ہونے سے ٹیم پر دباؤ کافی کم ہوگا اور ہمارے کوچنگ اسٹاف کو لاس اینجلس کی تیاری کے لیے منصوبہ بندی کرنے میں واضح سمت ملے گی۔"

مِرا آندریوا نے ڈبلیو ٹی اے فائنلز کا ٹائٹل جیت لیا؛ شاراپووا کے بعد سب سے کم عمر چیمپئن بن گئیں

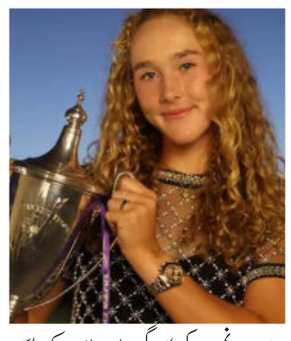

انڈین ویلز، 16 نومبر (ہ س) 19 سالہ روسی ٹینس کھلاڑی مِرا آندریوا نے اپنی پہلی ہی شرکت میں ڈبلیو ٹی اے فائنلز کا ٹائٹل اپنے نام کر لیا ہے۔ اتوار کو کھیلے گئے چیمپئن شپ میچ میں، انہوں نے یوکرین کی ایلینا سویتولینا کو 5-7، 6-3، 6-3 سے شکست دے کر ٹرافی جیتی۔ اس فتح کے ساتھ ہی، آندریوا 2004 میں ماریا شاراپووا کے بعد ڈبلیو ٹی اے فائنلز جیتنے والی سب سے کم عمر کھلاڑی بن گئی ہیں۔ ایک گھنٹے اور 48 منٹ تک جاری رہنے والے اس میچ میں آندریوا نے اسٹریٹ سیٹس (مسلسل سیٹس) میں کامیابی حاصل کی۔ وہ پورے ٹورنامنٹ کے دوران ایک بھی سیٹ ہارے بغیر چیمپئن بنیں۔ اس شاندار کارکردگی کی بدولت یہ بھی یقینی ہو گیا ہے کہ وہ سال کا اختتام عالمی درجہ بندی میں دوسرے نمبر پر کریں گی۔ اب ان کے پاس 2027 کے سیزن کے آغاز میں دنیا کی نمبر ایک کھلاڑی بننے کا موقع ہوگا۔ آندریوا نے 2026 کے سیزن کا اختتام شاندار کارکردگی کے ساتھ کیا، جس میں انہوں نے ٹور لیول پر 55 فتوحات حاصل کیں اور چار ٹائٹل اپنے نام کیے۔ ڈبلیو ٹی اے فائنلز کے علاوہ، انہوں نے ایڈیلیڈ، لنز اور فرنچ اوپن میں بھی ٹائٹل جیتے تھے۔ پہلے سیٹ میں آندریوا اور سویتولینا کے درمیان سخت مقابلہ دیکھنے میں آیا، جہاں دونوں کھلاڑیوں نے شروع میں ہی ایک دوسرے کی سروس (serve) توڑ دی۔ بعد ازاں، آندریوا نے دوبارہ سویتولینا کی سروس توڑ کر 5-3 کی برتری حاصل کر لی۔ اگرچہ وہ 5-4 کے اسکور پر سیٹ اپنے نام نہ کر سکیں، لیکن انہوں نے تیسری بار سویتولینا کی سروس توڑتے ہوئے اپنی دوسری کوشش میں 7-5 سے سیٹ جیت لیا۔ دوسرے سیٹ میں، فرنچ اوپن چیمپئن آندریوا نے اپنی رفتار اور تسلسل کو برقرار رکھا۔ انہوں نے آخری دو گیمز میں حریف کو صرف دو پوائنٹس لینے دیے اور 6-3 سے سیٹ جیت کر ٹائٹل اپنے نام کر لیا۔ اس فتح کے ساتھ ہی انہیں 3.37 ملین امریکی ڈالر کی انعامی رقم بھی ملی۔

ساف چیمپئن شپ: پاکستان کے خلاف خطابی مقابلے میں ہندوستان کی نظریں تاریخی ہیٹ ٹرک پر



ڈھاکہ، 16 نومبر (ہ س)۔ دفاعی چیمپئن ہندوستانی فٹ بال ٹیم منگل کو یہاں نیشنل اسٹیڈیم میں پاکستان کے خلاف ساف چیمپئن شپ کے فائنل میں میدان میں اترے گی۔ ہندوستانی ٹیم کی نظریں مسلسل تیسری بار خطاب جیت کر تاریخ رقم کرنے اور اپنا دسواں خطاب حاصل کرنے پر ہوں گی۔

ہندوستان اب تک ریکارڈ نو بار ساف چیمپئن شپ کا خطاب جیت چکا ہے۔ ٹیم نے 1993، 1997، 1999، 2005، 2009، 2011، 2015، 2021 اور 2023 میں یہ کامیابی حاصل کی ہے۔ تاہم ہندوستانی ٹیم اب تک مسلسل تین ایڈیشن میں خطاب نہیں جیت سکی ہے۔ آل انڈیا فٹ بال فیڈریشن کی ویب سائٹ کے مطابق، ہندوستان نے 15 ایڈیشن میں سے 14 میں ٹاپ دو میں جگہ بنائی ہے۔ صرف 2003 میں ٹیم فائنل تک نہیں پہنچ سکی تھی۔ دوسری جانب پاکستان پہلی بار ساف چیمپئن شپ کے فائنل میں پہنچا ہے۔ اس سے پہلے ٹیم چار مرتبہ سیمی فائنل تک پہنچی تھی، جس میں آخری بار 2018 میں اسے یہ کامیابی ملی تھی۔ ہفتہ کو کھیلے گئے سیمی فائنل میں پاکستان نے میزبان بنگلہ دیش کو 1-0 سے شکست دے کر پہلی بار خطابی مقابلے میں جگہ بنائی۔ عبدالصمد نے 86ویں منٹ میں فیصلہ کن گول کیا۔

ہندوستانی ٹیم کے ہیڈ کوچ نوشاد موسیٰ نے فائنل میں پہنچنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کھلاڑیوں اور معاون عملے کی اجتماعی کوششوں کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا، "اب تک ٹیم کے سفر کو دیکھ کر میں بہت خوش ہوں۔ ایک اور فائنل میں پہنچنا کھلاڑیوں اور معاون عملے کی سخت محنت، عزم اور اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس دوران ہمیں کئی طرح کے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، لیکن کھلاڑیوں نے اپنے کردار، حوصلے اور مقابلہ کرنے کی مضبوط خواہش کا مظاہرہ کیا۔ ہر مقابلہ سیکھنے اور بہتری کا موقع رہا ہے اور اب ہمیں ایک اور اہم قدم اٹھانا ہے۔" ہندوستان اور پاکستان کے درمیان فائنل مقابلہ گروپ بی میں 5 نومبر کو ہونے والے میچ کا اعادہ ہوگا۔ اس مقابلے میں ہندوستان نے پاکستان کو 2-3 سے شکست دی تھی۔ سہیل احمد بھٹ نے دو گول کیے تھے، جبکہ منگلین تھانگ کھگن نے ایک گول داغا تھا۔ ہندوستانی ٹیم نے 0-3 کی برتری حاصل کر لی تھی، لیکن پاکستان نے انجری ٹائم میں دو گول کر کے مقابلے کو دلچسپ بنا دیا تھا۔ اس کے باوجود ہندوستان نے کامیابی حاصل کی تھی۔

پاکستان نے اس کے بعد مالدیپ کو 3-0 سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنائی اور پھر بنگلہ دیش کو بھی مات دی۔ ناک آؤٹ مقابلوں سے قبل بیرون ملک کھیلنے والے کئی کھلاڑیوں کے ٹیم سے جڑنے کے بعد پاکستان کی ٹیم اب گروپ مرحلے میں ہندوستان کے خلاف کھیلنے والی ٹیم سے مختلف نظر آ رہی ہے۔

نئے ارکان عوامی توقعات پر کھرا اتریں: ڈاکٹر پرمیشور

ایوان کے چار نومنتخب اراکین نے لیا حلف، قانون ساز کونسل کے وقار اور جمہوری اقدار کے تحفظ کی تلقین



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک قانون ساز کونسل کے گریجویٹ اور اساتذہ کے حلقوں سے منتخب ہونیوالے چار نئے ارکان نے پیر کے روز حلف اٹھا لیا۔ وکاس سودھا کے کانفرنس ہال میں منعقدہ تقریب میں قانون ساز کونسل کے نو منتخب ارکان ششیل ناموشی، پروفیسر ایس وی سنکنور، کے ایم سریش اور اے پی رنگناتھ کو کونسل کے رکن کی حیثیت سے حلف دلایا گیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر جی پرمیشور نے نئے ارکان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان سے امید ظاہر کی کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری سنجیدگی اور دیانت داری کے ساتھ انجام دینگے۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ اور گریجویٹس معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نئے منتخب ارکان کو چاہیے کہ وہ ان طبقات کی امنگوں اور مسائل کو قانون ساز کونسل میں موثر انداز میں پیش کریں۔ بالخصوص تعلیمی شعبے کی ترقی، اساتذہ کے مسائل کے حل اور نوجوان گریجویٹس کیلئے بہتر مواقع پیدا کرنے پر توجہ دیں۔ ڈاکٹر پرمیشور نے مزید کہا کہ نئے ارکان قانون ساز کونسل کے وقار اور جمہوری اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے ریاست کی تعلیمی اور سماجی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ حلف برداری کی اس تقریب میں قانون ساز کونسل کے چیئرمین سلیم احمد، ڈپٹی چیئرپرسن اما شری، قانون ساز کونسل میں اپوزیشن لیڈر چلوادی نارائن سوامی، قانون ساز اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر آر اشوک اور قانون ساز کونسل کے رکن این روی کمار سمیت دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔

عالمی سرمایہ کاروں اور اسٹارٹ اپس کا سنگم بنے گی بنگلور ٹکنالوجی سمٹ



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) بنگلور میں 29 ویں بی ٹی ایس 2026 کا انعقاد 17 سے 19 نومبر تک بی آئی ای سی میں عمل میں آئیگا۔ تین روزہ اس عالمی کانفرنس کا افتتاح وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار کرینگے۔ اس سال سمٹ کا مرکزی موضوع مصنوعی ذہانت اور اس سے آگے رکھا گیا ہے جس کے تحت مصنوعی ذہانت سمیت جدید ٹیکنالوجی کے مختلف شعبوں میں ہونیوالی پیش رفت، اختراعات اور مستقبل کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا جائیگا۔ ریاستی محکمہ الیکٹرانکس، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور بایو ٹیکنالوجی نے ایس ٹی پی آئی کے اشتراک سے اس عالمی سمٹ کا اہتمام کیا ہے۔ ریاستی وزیر پریانک کھرگے نے کانفرنس سے قبل منعقدہ پریس کانفرنس میں بتایا کہ اس سال کے سمٹ میں دنیا کے 65 سے زائد ممالک کے نمائندے شرکت کرینگے۔ دس ہزار سے زائد مندوبین، 700 سے زیادہ مقررین اور 1500 سے زائد نمائش کنندگان کی شرکت متوقع ہے جبکہ تین روز کے دوران مجموعی طور پر 50 ہزار سے زیادہ افراد کی آمد کا امکان ہے۔ کانفرنس کے دوران 16 موضوعاتی شعبوں اور 13 مختلف پلیٹ فارمز پر 140 سے زائد علمی و معلوماتی سیشن منعقد کیے جائینگے انہوں نے بتایا کہ سویڈن اس سمٹ کا شراکت دار ملک ہوگا، جبکہ آسٹریلیا، پولینڈ اور اٹلی معاون ممالک کی حیثیت سے شرکت کرینگے ہندستان کے 100 شہروں سے تعلق رکھنے والے ایک ہزار سے زائد اسٹارٹ اپس بھی اس عالمی پلیٹ فارم پر اپنی ٹیکنالوجی اور اختراعات پیش کرینگے ان اسٹارٹ اپس کا تعلق 30 سیزائد ٹیکنالوجی اور صنعتی شعبوں سے ہے۔ وزیر کے مطابق اس سال کا موضوع مصنوعی ذہانت اور اس سے آگے موجودہ دور میں ٹیکنالوجی کی تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا کی عکاسی کرتا ہے۔ مصنوعی ذہانت مختلف شعبوں میں نئے امکانات پیدا کر رہی ہے اور مستقبل کی معیشت، صنعت اور روزمرہ زندگی پر اس کے اثرات نمایاں ہونگے افتتاحی تقریب میں فرانس کے علاقے الی دے فرانس کی ریجنل کونسل کی صدر والیری پیکریس، مائیکروسافٹ انڈیا کے صدر پونیت چندوک، مائیکروون انڈیا کے مینجنگ ڈائریکٹر آنند رام مورتی، کرناٹک ویژن گروپ کے صدر ایس گوپال کرشنن، ڈاکٹر کرن مجومدار شا، پرشانت پرکاش اور ڈاکٹر اے ایس کرن سمیت کئی اہم شخصیات شرکت کریں گی۔

قومی یوم صحافت کے موقع پر سمینار کا انعقاد

نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر جی پرمیشور نے کیا افتتاح، ممتاز صحافیوں اور اعلیٰ سرکاری عہدیداروں کی شرکت



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) قومی یوم صحافت کے موقع پر کرناٹک میڈیا اکیڈمی اور محکمہ اطلاعات و تعلقات عامہ کرناٹک کے اشتراک سے وارث بھون کے سلوچنا آڈیٹوریم میں صحافت: مقبولیت یا ذمہ داری؟ کے موضوع پر ایک خصوصی سمینار منعقد کیا گیا جس کا افتتاح ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر جی پرمیشور نے انجام دیا۔ اس موقع پر خطاب کے لیے سینئر صحافی اور سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے سابق مشیر مواصلات پنکج پچوری، وجے کرناٹک اخبار کے چیف ایڈیٹر سدرشن چنتنگیلی، ڈیکن ہیرالڈ کے سبکدوش شدہ اسسٹنٹ ایڈیٹر رام کرشنا شکارپور، رکن قانون ساز کونسل ڈاکٹر کے گووند راجو اور ریاست کی چیف سکریٹری شالنی رجنیش سمیت کئی اہم شخصیات موجود تھیں۔ علاوہ ازیں محکمہ اطلاعات کے سکریٹری جے منجوناتھ، انچارج کمشنر شرت بی، کرناٹک میڈیا اکیڈمی کی صدر عائشہ خانم اور کرناٹک ورکنگ جرنلسٹس یونین کے صدر و میڈیا اکیڈمی کے رکن شیواند تنگڈور سمیت متعدد سینئر صحافیوں نے شرکت کی۔ سمینار میں صحافت کے بدلتے ہوئے رجحانات، عوامی مقبولیت کے مقابلے میں صحافتی ذمہ داری اور صحافت کے بنیادی اصولوں جیسے اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

کیب اور آٹو ڈرائیوروں کے مفادات کا تحفظ اولین ترجیح: بیرتی سریش



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک کے وزیر ٹرانسپورٹ بیرتی سریش نے واضح کیا ہے کہ ویتام کی کمپنی گرین ایس ایم کی الیکٹرک گاڑیوں کو فی الحال بنگلور و شہر میں تجارتی طور پر چلانے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی کمپنی کی جانب سے انتہائی کم کرایہ مقرر کیے جانے سے مقامی کیب اور آٹو ڈرائیوروں کے روزگار اور مفادات متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ اس معاملے میں وزیر اعلیٰ سے بات چیت کے بعد حتمی فیصلہ کیا جائیگا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر نے بتایا کہ گرین ایس ایم کمپنی نے فی کلومیٹر 8 روپے کرایہ مقرر کیا ہے جس سے مقامی ٹیکسی اور آٹو ڈرائیوروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ مقامی ڈرائیوروں نے بھی حکومت سے اپیل کی ہے کہ کمپنی کو شہر میں خدمات انجام دینے کی اجازت نہ دی جائے۔ کمپنی کے نمائندوں نے ان سے ملاقات کر کے ای وی کیب سروس شروع کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ وزیر کے مطابق، اطلاعات تھیں کہ کمپنی نے بنگلور میں اپنی خدمات شروع کرنے کیلئے 10 ہزار ٹیکسیاں لائی ہیں تاہم جانچ کے دوران معلوم ہوا کہ شہر میں تقریبا 2 ہزار ٹیکسیاں لائی گئی ہیں۔ ان میں سے فی الحال صرف 100 ٹیکسیوں کو اجازت دی گئی ہے۔ انہوں نے ٹرانسپورٹ کمشنر کو ہدایت دی ہے کہ بڑی تعداد میں ٹیکسیوں کو اجازت نہ دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوئی بھی غیر ملکی کمپنی بیرون ملک سے ڈرائیور لا کر یہاں خدمات انجام نہیں دے سکتی۔ حکومت اس بات کا جائزہ لے گی کہ گرین ایس ایم کمپنی مقامی ڈرائیوروں کو کیا سہولتیں فراہم کر یگی اور ان کے مفادات کا تحفظ کس طرح ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ سے مشاورت کے بعد ہی اس سلسلے میں آئندہ کا فیصلہ کیا جائیگا۔ بیرتی سریش نے کہا کہ کمپنی کی کچھ گاڑیاں بنگلورو لا کر کھڑی کر دی گئی ہیں، تاہم باقاعدہ اجازت ملنے تک انہیں سڑکوں پر چلانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ حکومت ٹیکسیوں میں میٹر کی پابندی بھی لازمی قرار دینے پر غور کر رہی ہے۔ ان کے مطابق، ایپ کے ذریعے ٹیکسی بک کیے جانے کی صورت میں بھی کرایہ میٹر کے حساب سے وصول کیا جانا چاہیے اور محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے مقرر کردہ کرایہ ہی نافذ ہونا چاہیے۔ وزیر نے واضح کیا کہ حکومت کا مقصد مقامی ڈرائیوروں کے روزگار اور حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے نئی ٹرانسپورٹ خدمات کے حوالے سے مناسب پالیسی مرتب کرنا ہے۔

ہبلی میں بے سہارا و مستحق خواتین کو خود کفیل بنانے کی احسن پہل

صفایت المال کی جانب سے 100 سلائی مشینوں کی تقسیم



ہبلی (شعیب احمد مرزا) معاشرے کے کمزور، بے سہارا اور ضرورت مند طبقات کو معاشی طور پر خود کفیل بنانے کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے شہر کے معروف رفاہی ادارے صفایت المال شاخ ہبلی کی جانب سے 100 مستحق اور بیوہ خواتین میں مفت سلائی مشینیں تقسیم کی گئیں۔ آج شہر میں اس حوالے سے ایک تقریب کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مقامی معززین، سماجی کارکنان اور صفایت المال کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ دورانِ تقریب صفایت المال کی فلاحی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ بیان کیا گیا کہ اس اقدام کا مقصد محض ضرورت مند خواتین کو وقتی سہارا دینے کے بجائے انہیں ہنر اور روزگار کے ذرائع فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ باعزت روزگار کے مواقع حاصل کر کے اپنے خاندان کی کفالت بہتر انداز میں کر سکیں اس موقع پر صدر صفایت المال ہبلی، عارف راجپوت نے بتایا کہ ان 100 سلائی مشینوں کی تقسیم کا بنیادی مقصد غریب گھرانوں کی مستورات اور بیوہ خواتین کو باعزت روزگار کے مواقع فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ اپنے گھروں میں رہتے ہوئے سلائی کڑھائی کے ذریعے حلال روزی کما سکیں اور اپنے اہلِ خانہ کی کفالت بہتر انداز میں کر سکیں انہوں نے مزید کہا کہ مستحقین کے انتخاب میں مکمل شفافیت برتی گئی ہے اور سروے کے بعد حقیقی حق دار خواتین تک یہ امداد پہنچائی گئی ہے۔ اس موقع پر صفایت المال کے ذمہ داران، جن میں انجمن کے سابق صدر محمد اسلم، ڈاکٹر آزاد، عبدالمجید، علی قاضی اور دیگر معززین و ذمہ دارانِ تنظیم کے کارکنان حاضر تھے۔

طلبہ کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے پرتیبھا کرنجی



وجیاپورہ (عبدالمعید) گروپن مٹھ قبا محلّہ میں واقع سرکاری اردو۔انگریزی ہائر پرائمری اسکول میں سی آر سی اردو کلسٹر سطح پر تعلیمی سال 27-2026 کے تحت پرتیبھا کرنجی پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام میں کلسٹر کے مختلف اسکولوں کے طلبہ و طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ اس موقع پر طلبہ نے تلاوتِ قرآن پاک، حمد باری تعالیٰ، نعت شریف، ڈرائنگ، نظم اور دیگر ثقافتی سرگرمیوں میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ پروگرام کے دوران مختلف مقابلوں میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو اول، دوم اور سوم انعامات کے ساتھ سرٹیفکیٹ تقسیم کیے گئے۔ اسکول ایس ڈی ایم سی کمیٹی کے صدر عبدالمعید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پرتیبھا کرنجی جیسے پروگرام طلبہ کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ غیر نصابی اور ثقافتی سرگرمیوں میں حصہ لینا بھی بچوں کی ہمہ جہت ترقی کیلئے ضروری ہے انہوں نے طلبہ کو تعلیم کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور ہر میدان میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ اس موقع پر سی آر پی کرشنا رام نے بھی خطاب کرتے ہوئے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ اس طرح کے پروگرام بچوں کی تعلیمی، ثقافتی اور تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو مختلف سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ اس موقع پر اسکول کی میر معلم شمسیہ بیگم، الگ الگ اسکولز کے اساتذہ، ایس ڈی ایم سی اراکین، حافظہ، انتیفا، کوثر، بابا جان، ابرار، نیاز، نثار، مدثر اور طلبہ موجود تھے۔

مہاراج ویر بھدر یشور کا سالانہ جاترا و میلہ جوش و خروش سے منایا گیا



بیدر (سید یداللہ حسینی) موضع چٹنلی میں مہاراج ویر بھدر یشور جی کے سالانہ جاترا اور میلے کا نہایت جوش و خروش اور عقیدت و احترام کے ساتھ انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر کانگریس کے نوجوان تنویر احمد خان نے خصوصی شرکت کی۔ وہ بگدل حلقہ ضلع پنچایت سے کانگریس کے متوقع امیدوار بھی ہیں اس موقع پر مندر کمیٹی اور گاؤں کے عوام کی جانب سے تنویر احمد خان کی شاپوشی اور گلپوشی کرتے ہوئے انہیں اعزاز سے نوازا گیا۔ تنویر احمد خان نے اس موقع پر مدعو کیے جانے اور محبت و حوصلہ افزائی سے نوازنے پر مندر کمیٹی اور تمام اہلِ چٹنلی کا دلی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس تقریب کا سب سے خوبصورت اور قابلِ ستائش پہلو یہ رہا کہ ہندو، مسلمان، عیسائی سمیت تمام مذاہب اور طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد نے بلا کسی امتیاز کے ایک خاندان کی طرح مل جل کر اس تہوار کی خوشیاں منائیں۔ آخر میں تنویر احمد خان نے مندر کمیٹی اور تمام اہلِ چٹنلی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ عوام کی محبت، دعائیں اور شفقت ہمیشہ اسی طرح قائم و دائم رہیں۔

صحتمند زندگی کیلئے کھانے پینے میں احتیاط ضروری: وزیر صحت



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) ریاستی وزیر صحت یوٹی قادر نے کہا ہے کہ چینی اور نمک کا ضرورت سے زیادہ استعمال صحت کے متعدد مسائل کا سبب بن رہا ہے۔ خوراک اور طرز زندگی میں تبدیلی کے باعث ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر جیسی بیماریاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ اس لیے عوام کو اپنے کھانے پینے کی عادات میں احتیاط برتنے اور صحت مند طرز زندگی اپنانے کی ضرورت ہے۔ وہ انیکل تعلقہ میں ہسکور کے قریب واقع اے پی ایم سی فروٹ منڈی میں بنگلورو فروٹ کمیشن ایجنٹس ایسوسی ایشن کے تعاون سے تعمیر کردہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام پرائمری ہیلتھ سینٹر کا افتتاح کرنے کے بعد خطاب کر رہے تھے۔ وزیر صحت نے پھلوں کے تاجروں کو مشورہ دیا کہ وہ بازار میں فروخت کیلئے آنیوالے پھلوں کے معیار پر خصوصی توجہ دیں اور ان پر نقصان دہ کیمیکلز کا غیر ضروری چھڑکاؤ کرنے سے گریز کریں۔ انہوں نے کہا کہ کیمیکلز سے متاثرہ پھلوں کی فروخت صارفین کی صحت کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لیے تاجروں کو ایسے پھلوں کی خرید و فروخت کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر جیسی بیماریاں کئی سنگین طبی مسائل کا سبب بن سکتی ہیں، تاہم اگر ان کی ابتدائی مرحلے میں تشخیص کر لی جائے اور مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں تو صحت کو بہتر رکھا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کیلئے عوام اور منڈی میں کام کرنے والے مزدوروں کو ہر تین ماہ میں کم از کم ایک مرتبہ بلڈ پریشر اور شوگر کی جانچ کروانی چاہیے۔ انہوں نے دکانداروں سے اپیل کی کہ اے پی ایم سی میں کام کرنیوالے مزدوروں کے باقاعدہ طبی معائنے کا بھی انتظام کریں۔ اس موقع پر انیکل کے رکن اسمبلی بی شیوانانے کہا کہ عوام کو اپنی صحت کے تئیں زیادہ بیدار اور محتاط رہنا چاہیے۔ ہسکور اے پی ایم سی فروٹ منڈی میں پرائمری ہیلتھ سینٹر کے قیام سے یہاں کام کرنیوالے مزدوروں اور مقامی عوام کو طبی سہولتیں حاصل ہوں گی۔ انہوں نے بھی سے باقاعدگی کے ساتھ صحت کی جانچ کروانے کی اپیل کی۔ تقریب میں بائیوکون فاؤنڈیشن کی ڈاکٹر انو پما شیٹی، ڈسٹرکٹ ہیلتھ سینٹر کے ڈاکٹر سید سراج الدین مدنی، بنگلورو فروٹ کمیشن ایجنٹس ایسوسی ایشن کے صدر سید متین آغا، نائب صدر ڈی گووندراج، جوائنٹ سکریٹری مبارک پاشا، اکرم پاشا اور اے آر ایوب شریف سمیت دیگر معززین موجود تھے۔

شاہ فتح اللہ جد شریف القادری الملتانی المعروف دادا پیر کا 606 واں سالانہ عرس

بیدر (سید یداللہ حسینی) بیدر شریف کی مشہور و معروف بارگاہ شاہ فتح اللہ جد شریف القادری الملتانی المعروف حضرت دادا پیر قدس سرہ العزیز کا 606 واں سالانہ عرس شریف 18 اور 19 نومبر 2026ء بروز چہارشنبہ و جمعرات کو عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جائیگا۔ یہ روحانی تقریب شیونگر، پاناس روڈ، محمد آباد، بیدر میں واقع بارگاہ شریف میں منعقد ہوگی۔ 18 نومبر بروز چہارشنبہ بعد نمازِ مغرب۔ شاہ سجاد محی الدین قادری الملتانی و چشتی، صدر سجادہ نشین و متولی سلسلہ قادریہ عالیہ صندل مالی کی جملہ رسومات انجام دینگے۔ گلہائے عقیدت فاتحہ سلام و نیاز کے تقسیم تبرکات بدست سجادہ نشین ہونگے۔ بعد نماز عشاء لنگرِ طعام کا ہر خاص و عام کیلئے اہتمام رہیگا۔ طعام کے بعد محفلِ سماع منعقد ہوگی۔ ممتاز قوال ساز پر نعتیہ، منقبتی اور عرفانی کلام قبل از نماز فجر پیش کرینگے۔ اسی طرح 19 نومبر بروز جمعرات بعد نمازِ فجر ختم کلام پاک مسجد درگاہ حضرت ممدوح، فاتحہ خوانی، چادر وگل کی پیشکش اور درود و سلام کی محفل منعقد ہوگی۔

کمارا کرپا کی تاریخی شناخت برقرار: وزیر اعلیٰ



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا ہے کہ سرکاری مہمان خانے کمارا کرپا کو اب گنگا کے نام سے سرکاری رہائشگاہ میں تبدیل کیا گیا ہے، تاہم عمارت کی تاریخی اور روایتی اہمیت کو برقرار رکھتے ہوئے اس میں صرف 10 فیصد تبدیلی اور تزئین کاری کی گئی ہے۔ سرکاری رہائشگاہ گنگا کے قریب صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ان کی سابقہ سرکاری رہائش گاہ چھوٹی تھی جبکہ کمارا کرپا گیسٹ ہاؤس استعمال میں نہیں تھا۔ اسی وجہ سے اسے وزیر اعلیٰ کی سرکاری رہائشگاہ میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ انہوں نے آج یہاں نجی طور پر پوجا بھی انجام دی ہے 90 فیصد فرنیچر ذاتی، گرینائٹ پر بھی کم خرچ تزئین کاری پر ہونیوالے اخراجات کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس منصوبے میں زیادہ رقم حفاظتی انتظامات اور سڑکوں کی سہولتوں پر خرچ ہوئی ہے، جبکہ تقریبا 90 فیصد فرنیچر ان کا ذاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گرینائٹ کیلئے بھی کم قیمت والے پتھر استعمال کیے گئے ہیں جن کی قیمت تقریبا 60 سے 80 روپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اخراجات پر تنقید کے اندیشے کے پیش نظر انہوں نے اپنے ذاتی گھر اور کمارا کرپا میں پہلے سے موجود پرانے فرنیچر ہی کو استعمال میں رکھا ہے۔ اس سلسلے میں بعض افراد نے آر ٹی آئی کے تحت بھی معلومات طلب کی ہیں تاریخی عمارت میں تبدیلی کے اپوزیشن کے الزامات سے متعلق سوال پر انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کا کام تنقید کرنا ہے، وہ اسے اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ انہیں بھی افتتاحی تقریب میں مدعو کیا جائیگا تاکہ وہ خود آ کر عمارت کا مشاہدہ کر سکیں۔ عوامی ملاقاتوں کیلئے الگ ہال کی تعمیر عوام کیلئے ملاقات کی سہولت سے متعلق سوال پر ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ گنگا میں ارکان اسمبلی اور سرکاری افسران کے ساتھ ملاقاتوں اور تبادلہ خیال کا انتظام ہوگا، جبکہ عوام سے ملاقات کیلئے قریب واقع کرشنا میں ایک علیحدہ ہال تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس کام کی تکمیل میں مزید ایک سے دو ماہ لگ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی شخص کسی عہدے پر مستقل نہیں رہتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ وزیر اعلیٰ کی سرکاری رہائشگاہ کے طور پر اس عمارت کا بہتر استعمال ہو اور مہمان خانے کی جگہ بے کار نہ پڑی رہے۔ اسی مقصد کے تحت اسے سرکاری رہائشگاہ میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

کنڑ زبان کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہی اس کی بقا کی ضمانت: سدلنگا بلگی



الکل (سلیمان چوپدار) شہر کے جونیئر کالج میں کنز ساہتھی رائٹر اسوسیشن اور ایس ار کے فاؤنڈیشن میموریل زیر اہتمام میں لیٹر بری فیسٹیول کا انعقاد اور سنگم ایوارڈس کا پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں مہمان خصوصی سینیئر رائٹر سدلنگا بلگی اپنے خطاب میں کہا کہ کنڑ زبان کی شناخت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ یہ زبان یہ زبان یقینی طور پر زندہ رہے گی۔ اس موقع پر یہ بھی کہا مرحوم سابق وزیر ایس ار کاشپنور فاؤنڈیشن کے دورہ یہ کوی گوشٹی کا انعقاد رائٹرز کو مصنف کو ایک ساتھ پلیٹ فارم میں لانا کاشپنور زندگی میں ہوئے کامیابیاں شاعروں کے ذریعے زندگی کے ہر خلاصہ کو اس پروگرام کے تحت لانے کی کوشش کی ہے جو قابل تعریف ہے ایک سیاسی معروف لیڈر ہونے کے باوجود مرحوم کاشپنور کہ زندگی کے یادگار لمحے اس مصنف اور رائٹرز نے اپنے اپنے ڈھنگ سے اپنے اپنے قلم سے اس کتاب میں خیالات اظہار کیے وہ قابل تعریف ہے سابق رکن اسمبلی گورمہ کاشپنور، پربھانکا بر جدار، خواجہ حسین شولاپور۔ اور کئی صحافی رائٹرز مصنف اس پروگرام میں شریک رہے اخر میں اعزاز گل پوشی لیس ارکے فاؤنڈیشن کے دورہ کیا گیا۔

وظائف کی بروقت اجرائی، ہاسٹلوں میں سہولتوں کی فراہمی اور خالی آسامیوں پر تقرریوں کا معاملہ زیر غور



میسور (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک ریاستی کمیشن برائے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے چیئرمین ڈاکٹر مورتی ایل نے کہا ہے کہ میسور یونیورسٹی میں ایس سی اور ایس ٹی طلبا کو درپیش مختلف مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل کیلئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائیگی۔ یہ کمیٹی ہر تین ماہ میں اجلاس منعقد کرتے ہوئے طلبا کے مسائل کا جائزہ لے گی اور اپنی رپورٹ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور کمیشن کو پیش کریگی ڈاکٹر مورتی ایل نے میسور یونیورسٹی کا دورہ کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر لوک ناتھ این کے، رجسٹرار پروفیسر ایس جے منجوناتھ اور کمیشن کے سکریٹری ڈاکٹر ایچ ایس شیوارامو سمیت دیگر عہدیداروں کے ساتھ اجلاس منعقد کیا۔ اس موقع پر طلبا اور اساتذہ کو درپیش مسائل، یونیورسٹی میں دستیاب بنیادی سہولتوں اور تعلیمی انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ بعد ازاں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر مورتی ایل نے بتایا کہ خصوصی کمیٹی یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور ضلع پنچایت کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کی قیادت میں تشکیل دی جائیگی۔ اجلاس میں ہاسٹلوں میں بنیادی سہولتوں کی کمی، عمارتوں کی دیکھ بھال، پی ایچ ڈی کے ریسرچ اسکالرس کو فیلوشپ گرانٹس کی اجرائی میں تاخیر، لیپ ٹاپ کی تقسیم اور ہنرمندی کی تربیت جیسے اہم مسائل زیر بحث آئے انہوں نے بتایا کہ تعلیمی سال 27-2026 کے دوران یونیورسٹی کے ہاسٹلوں میں مجموعی طور پر 3,192 طلبا قیام پذیر ہیں، جن میں 1,888 ایس سی، 497 ایس ٹی اور 812 عام زمرے کے طلبا شامل ہیں۔ انہوں نے ہاسٹلوں میں رہائشی سہولتوں کی کمی اور بنیادی ضروریات کی عدم دستیابی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ مانسا گنگوتری کیمپس کے بعض ہاسٹلوں میں ایک کمرے میں 10 سے 12 طلبا رہنے پر مجبور ہیں۔ ڈاکٹر مورتی ایل نے کہا کہ پرانی ہاسٹل عمارتوں کی مرمت کے ساتھ نئی عمارتوں کی تعمیر بھی ضروری ہے جس کیلئے تقریبا 100 کروڑ روپے کی گرانٹ درکار ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کو تجویز پیش کی جائے گی۔ انہوں نے یونیورسٹی میں تدریسی عملے کی خالی آسامیوں اور بھرتیوں میں تاخیر کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ ان کے مطابق بیک لاگ آسامیوں پر تقرریاں نہ ہونے اور سرکاری ضوابط کے مطابق بھرتی کا عمل مکمل نہ کیے جانے سے تعلیمی سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں، جبکہ آٹ سورسنگ کے بڑھتے رجحان پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی ترقی کیلئے مختص سرکاری گرانٹس کی مکمل اجرائی نہیں ہو رہی ہے۔ بالخصوص ای بی ایل کے تحت تقریبا 5 کروڑ 27 لاکھ روپے کی رقم جاری کرنے کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔ وظائف کے مسئلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر مورتی ایل نے کہا کہ اسکالرشپ کی رقم طلبا کے بینک کھاتوں میں براہ راست جمع ہونے کے باوجود انہیں امتحانی اور داخلہ فیس ادا کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ ایس سی اور ایس ٹی طلبا کو وظائف کی رقم سے فیس ادا کرنی پڑ رہی ہے، جبکہ دیگر زمرے کے طلبا کیلئے بھی فیس یکساں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وظائف کی بروقت اجرائی نہ ہونا ایک اہم مسئلہ ہے اور اس سلسلے میں سماجی بہبود کے وزیر کو مکتوب روانہ کرتے ہوئے فوری کارروائی کی درخواست کی جائیگی۔ انہوں نے یونیورسٹی کے خواتین ہاسٹلوں سمیت مختلف مقامات پر ذات پات کی بنیاد پر امتیازی سلوک اور مظالم کی شکایات پر بھی تشویش ظاہر کی اور کہا کہ ایسے معاملات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ان کے تدارک کیلئے اقدامات ضروری ہیں۔ ڈاکٹر مورتی ایل نے بتایا کہ کمیشن کی جانب سے ریاست کے تقریبا 20 اضلاع کا دورہ کیا جا چکا ہے اور اب تک مجموعی طور پر 4,850 مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

غیر قانونی ریت کے کاروبار میں ملوث ہونے کا الزام، سب انسپکٹر سمیت تین اہلکار معطل



کولار (ایوب خان) کولار ضلع کے ملباغل تعلقہ میں غیر قانونی طور پر ریت نکالنے اور اس کاروبار میں ملوث افراد کی مبینہ سرپرستی کرنے کے الزام میں ننگلی پولیس تھانے کی سب انسپکٹر سمیت تین پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ معطل کیے گئے اہلکاروں میں سب انسپکٹر ودیا شری کے علاوہ پولیس اہلکار پروین اور کمار شامل ہیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ملباغل پولیس تھانے کی خاتون سینئر پولیس افسر منیشا کو ننگلی پولیس تھانے کی کارکردگی کا اچانک جائزہ لینے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی اور خفیہ طور پر کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی ریت کے کاروبار میں ملوث افراد اور انہیں مبینہ طور پر تحفظ فراہم کرنے والے پولیس اہلکاروں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ تحقیقات کے دوران رات کے وقت ننگلی اور اس کے اطراف کے تالابوں سے غیر قانونی طور پر ریت نکال کر ٹرکوں کے ذریعے منتقل کیے جانے کا انکشاف ہوا۔ ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے ریت لے جانے والے ٹرکوں کو ضبط کیا اور ان میں موجود ریت دوبارہ متعلقہ تالابوں میں ڈلوائی۔ بتایا گیا کہ رات کی گشتی پولیس کو اطلاع دینے کے باوجود موقع پر کوئی اہلکار نہیں پہنچا، جس سے پولیس اہلکاروں کی مبینہ غفلت اور غیر قانونی کاروبار میں ملوث افراد کو تحفظ فراہم کرنے کا معاملہ سامنے آیا۔ خاتون پولیس افسر منیشا کے مطابق معاملہ صرف غیر قانونی ریت کے کاروبار تک محدود نہیں تھا